اِن اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی

…ازندہ کاف و نون کا احسان کہ عین تمنا کے موافق یہ دومی دیوان نتیجۂ فکر رسا منشی محمد سخاوت حسین

…احب سخا مدح نگار حبیب کبریا متوطن قصبہ ڈبائی ضلع بلند شہر

موسوم بہ

نگارستان نعت ہے

باجازت منشی

…محمد آغا جان لکھنوی مالک مطبع حسب فرمایش جناب منشی رضا حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ

…محکمہ پیمایش ریاست گوالیار ساکن آنولہ ضلع بریلی بحسن انتظام کارپردازان مطبع سنہ ۱۸۹۱ء

مطبع وکٹوریہ بمقام بدایوں لباس طبع یافت

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی

[illegible] ضلع بلند شہر موسوم بہ ❀ نگارندہ کاف و نون کا جہان [illegible]

نعت نگارستان

۱۳۰۲ھ

در مطبع وکٹوریہ پریس واقع بدایون مطبوع شد

تقریظ مصنف

احسان اوس خداے عزوجل کا کہ جس نے مجھہ ایسی گندہ بندہ کو انسان نام دیکر اپنی حبیب پاک کی امت بنایا - اور اوسی اپنی محبوب کی زبان سے خلق الانسان فی احسن تقویم سنایا - یا ایہا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیماہ کی تعمیل ہر فرد بشر پر فرض عین ہی - اللہم صل علی سیدنا محمد ہے اور محمد سخاوت حسین ہے - اب وہ کہتا ہون جو واجب الاظہار ہے - نہ شاعر ہون نہ شعر گوئی میرا شعار ہے - مکروہات دنیا جب ستاتے ہین - بیساختہ نعتیہ مضمون کچھہ زبان پر آتے ہین - حصول ثواب کی غرض سے اونکا قلم بند کرنا ضرور ہوگیا ہے - سخا اپنا تخلص مشہور ہوگیا ہے - واضح ہو کہ تسوید فی اس دیوان دوم کی سنہ ۱۳۰۳ھ نبوی مین جلوہ ظہور کا دکھلایا - اس بنا پر نام تاریخی اس کا نگارستان لغت قرار پایا - اور بتمامہ کچھہ اضافہ کے ساتھہ مع متعلقات سنہ ۱۳۰۶ھ مین مرقوم ہوا - لہذا باظہار سال تاریخ دلائل الخیرات سی موسوم ہوا

شعر

یارب سدا ذریعہ یاد سخا ہو یہہ -	منظور بارگاہ حبیب خدا ہو یہہ

آغاز دیوان
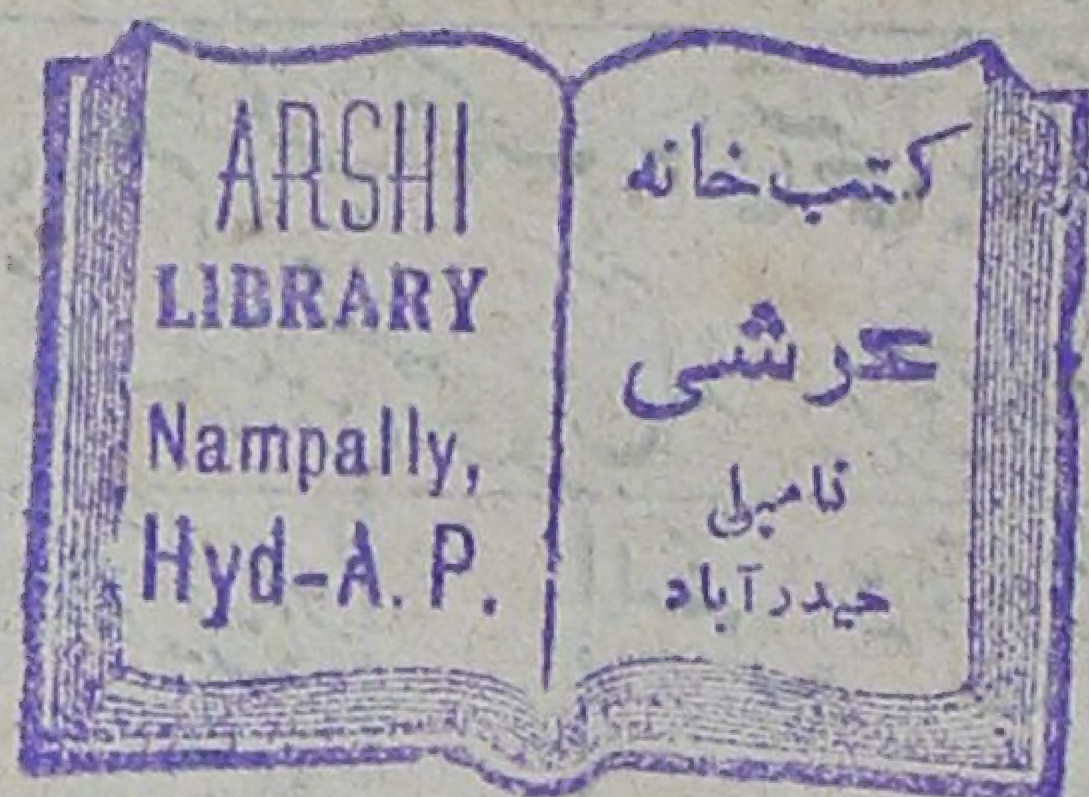
بسم اللہ الرحمن الرحیم

خورشید جہانتاب نیا چرخ پہ چمکا
مطلع ہی یہ اوّل مرے دیوان دوم کا

خالق کو محبت ہی خلائق کو عقیدت
اے صلّ علیٰ حسن رخ ماہ عجم کا

مین سخت سیہ کار ہون وہ عین رحیم
عادی ہین گناہونگا وہ خوگر ہے کرم کا

اسرار نگاہو مین ہی سرخم شدگا نکے
وابستگیٔ گیسوئی پرپیچ کے خم کا

تم عالم ہستی کی ہدایت کے لیئے ہو
سایہ جو نہین تم مین وہ رہبر ہی عدم کا

پھیلی ہوئی خوشبو ہی زمانہ مین تمہاری
جو اوس سی مشرف نہو نقصان ہی شم کا

آیا ہی یہ قرآن مین کہ یعطیک فترضیٰ
قائل ہی زمانہ ترے اعزاز و حشم کا

کیونکر ترے اوصاف لکھون حسب تمنّا
ہی تنگ بہت حوصلہ قرطاس و قلم کا

کی بند جہان آنکھ کھلا باب تمنّا
اس آنکھ کی پتلی مین تماشا ہی حرم کا

اب دولت انجم نیا پہ تبرا جسی پاکر
انسان کے مونھ پر ہو اگر لفظ منم کا

ملتا ہے بندہ کو علی قدر ضرورت | یا رب ہون طلبگار زیادہ کا نہ کم کا

مین نام کو کب تک ہون سخا بار الٰہی
کب تک نہین مٹھی مین گذر سیری درم کا

مین طفل بھی جوان بھی ہوا اور مسن ہوا | لیکن نہ آج تک بھی ذرا مطمئن ہوا
باعث ہی یہ کہ روز تولد ہے آپکا | موسوم پیر سے جو دوشنبہ کا دن ہوا
نام خدا عجیب رسالت ہی آپکی | فرمان پذیر آپکا ہر انس و جن ہوا
منکر نکیر آئے تو کچھ بھی نہ بن پڑی | سب بے چین کیا کہون کہ مین کیا آپ بن ہوا

سمجھے بعید کیا ہی تریسٹھ نصیب ہو
پنجاہ کے قریب سخا جبکہ سن ہوا

کہان کہان یہ گیا اور اک زمانہ ملا | خیال کو نہ مگر تیرا آستانہ ملا
سفر کے قصد سے شوال بھی رہا خالی | خیال مین ہی ہر اک قافلہ روانہ ملا
ہم اس خیال کی قربان بندہا جو گیسو مین | ہم ایسے گیسو کے صدقے کہ تا بہ شانہ ملا
تمہاری نام سی حسنین تک وظیفہ ہے | خدا کے فضل سی کیا شغل پنجگانہ ملا
ہم اوسکی بندہ نوازی کی کیون نہ قائل ہون | جہان گئی وہین موجود آب و دانہ ملا
دوا دوش تو بہت دور تک خیال نی کی | ملے ہزار مگر کوئی آپ سا نہ ملا
خلیل مطبخ عالی کے مہتمم ٹھہرے | خضر کو آپکا گر آبدارخانہ ملا

ملے سخا کو کہین ایسی لطف کا سایہ
کہ جسکے رہنے کو محبوب حق کا شانہ ملا

غم غبث کھاتا مین یہان سے جانیکا | مقتضا ہی یہ آب و دا[illegible]

کیا نئے ہین حوادث دنیا — طور آنکھون مین ہی زمانے کا
کچھ بہانہ بھی چاہیئے آخر — آنسوؤن کے لیئے بہانے کا
ہمسے سایہ گریز کرتا ہے — چرخ کے کہنہ شامیانے کا
حال ابتر ہے قبلۂ عالم — متمنی آستانے کا
کوئی لیتا ہی چٹکیان دلمین — ہے کسیکو مزا ستانے کا
مونھ کھلے ہین شکایتون کی لیئے — زور ہے زور آزمانے کا
اے کرم دستگاہ خذ بیدی — تو ہے مشکلکشا زمانے کا
یہ نیا حال بھی ملاحظہ ہو — اپنے خادم کا اور پرانے کا
ناتوانون کے ساتھ ہوتا ہی — مشغلہ زور آزمانے کا

چار دن کی بہار ہی یہ سماں
رُخ خزان پر ہی ہر خزانے کا

گر اذن باریابیٔ کاشانہ ملگیا — تنخواہ ملگئی ہمین فصلانہ ملگیا
جو شمع رات محفل مولود مین رہی — وُہ صبح اوسکو نور کا پروانہ ملگیا
اے زلف عنبرین سر عالم فدای تو — محبوب کبریا کا تجھے شانہ ملگیا
جاگے نصیب راتکو سوئی تو خوابمین — اپنے خیال کو ترا کاشانہ ملگیا
مضمون نعت اور زبان قلم نصیب — گویا اوسی یہ منصب شاہانہ ملگیا
ہے آرزو غلام ہنون بارگاہ کا — ملجائے یہ مراد تو بیعانہ ملگیا
معمول اس تصور صادق رہیگا گر — کوئی معین خواہش مستانہ ملگیا
جب آنکھ بند کی تو مدینہ مین ہوگیا — خدام بارگاہ سے روزانہ ملگیا

ملجائے مدعا جو سنخا تو کہین اگر
پھرتا ہوا مدینہ مین دیوانہ ملگیا

سرگرم وصف ابروی محمد مدیر ہوا | قبضہ ہماری نطق کا تلوار پر ہوا
ہر سال انقلاب ہا سد راہ شوق | کیا کیا نہ رشک فرقۂ زوار پر ہوا
آقا دم مدد ہی ترحم کا وقت ہے | عسرت کا زور شور نمکخوار پر ہوا
ظاہر ہی آپ ہی کو کرم کی امید ہے | آمادہ مین جو وعدہ کی اظہار پر ہوا
چاہین اگر حضور تو ادنی سی بات ہے | مشروط جسقدر ہے مرا اقرار پر ہوا
ذرے تمہاری راہ کے تارے ہین عرش کے | ثابت ہزار بار یہ سیار پر ہوا
یہ حسن یہ خدا کی توجہ کہ کچھ نہ پوچھ | خوبی کا ختم مصحف رخسار پر ہوا

موزون ہوئی جو چشم کی مدحت مین اے سنخا
قدرت کا صاد عین ان اشعار پر ہوا

پھر تصور مین کسیکا رخ تابان آیا | پھر سنخا موسم آرائش ایمان آیا
پھر لکھون نعت کی مضمون کہ فلک پر غل ہو | پھر عطارد لیئے قرطاس و قلمدان آیا
ولولے بیٹھی بٹھائے مجھی پھر اٹھتی ہین | پھر وہ یاد آئی کہ جنکی لئی قرآن آیا
پھر مری فکر رسا عرش بریں تک پہنچی | پھر تصور مین مدینہ کا بیابان آیا
پھر وہ دن آئے کہ لبیک زبان پر آئے | پھر وہی موسم افزونئے ایمان آیا
مژدہ اے شوق سفر پھر مہ ذی الحجہ ہے قریب | حج کی مذکور مین پھر لطف دو چندان آیا
قافلے پھر ہوئے تیار زہی بخت او نکلے | پھر کہین اس سفر خیر کا سامان آیا
شوق ہی پھر سر دربار پکار اجاون | آرزو وہی کہون بیساختہ پھر ہان آیا

گرمیٔ بزمِ سخن پھر ہوئی شعلے کے سبب
پھر سخاؔ کو کہا احباب نے سحبان آیا

اللہ رے مصطفیٰ و زہی شان مصطفا
بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر
حق نے کہا ہی آپ کو یعطیک ربک
خدمت گذار یون ہی سلیمان وقت ہے
یارب مری خیال مین شام و سحر رہے
بندہ نواز قبلہ و کعبہ جہان پناہ

عرش برین ہی کرسی ایوان مصطفا
اور بعد آل پاک کے یاران مصطفا
کیا مصطفیٰ کی شان ہی قربان مصطفا
اللہ رے یہ فیض کہ سلمان مصطفا
گیسوے مصطفیٰ رُخ تابان مصطفا
جو کہیے حرف حرف ہی شایان مصطفا

شہر عرب مین ہو یہ تمنا ہی اے سخاؔ
ہے ہند مین بھی ایک ثنا خوان مصطفا

کہیے شوق زیارت ہی سخاؔ کو کس شی کا
الٰہی حاضری بندہ بھی اوس دربار کی پائے
ابھی اونچی نظر سی گھر بنین سونیکے چاندی کے
ابھی ہوتا ہی بیڑا پار خواجہ کو خیال آئے
حضوری خواجۂ اجمیر کی گر ہاتھ آجائے
وہین ملتی ہین مونھ مانگی مرادین اہل حاجت کو

معین الدین چشتی کا معین الدین چشتی کا
جہان خلعت بدون تک کو ملی نیکو سرشتی کا
عبث اے پست ہمت ولولہ تعمیر چشتی کا
کہین گرداب مین آئی ہوئی بندہ کی کشتی کا
نکوکاری لقب ہووے مری فعلونکی زشتی کا
بدلتا ہی وہین نقشہ امور سرنوشتی کا

وہین سے اے سخاؔ محتاج مالامال ہوتی ہین
عجب دربار ہی خواجہ معین الدین چشتی کا

قد ہی الف رسول علیہ السلام کا
اور وہ الف کہ سر ہی خدا کے کلام کا

گیسو ہے میم گاہ مثنیٰ ہی لام کا
جسپر گذر ہی ختم رسالت کے نام کا
ہر صبح ہمکو شوق ہی یثرب کی شام کا
خادم ہی خلد مین تری ادنیٰ غلام کا
لبیک کہہ رہا ہون کہین یہ غضب نہو
کچھ لطف پاچکے ہین کبھی حاملان عرش
بیٹھے تو آکے محفل مولود پاک مین
آقا بتاو کون سخی آپ کے سوا

مضمون ہی آیۂ پاک مین مصحف تمام کا
گو با زبان وہی ہی وہی لب ہے کام کا
نعرہ سُنین حرم مین اتم القیام کا
ہے جو کہ مبتدا خبر فی الخیام کا
خالی رہے ہے سفر سے صینہ صیام کا
خود رفتگی فزا ہی تصور خرام کا
اوٹھے گا خود ہی دیکھنا منکر قیام کا
احوال پُر ملال تمھاری غلام کا

کس کو دگی یہ شان سخاوت دکھائیے
پیسہ نہین گرہ مین سخا ہو نہین نام کا

یہ میم ہے احمد مین رسالت کی سند کا
مین منکر میلاد کے سر توڑ رہا ہون
تقدیر سے دل کا نہ کبھی حوصلہ نکلا
صحرا مین مدینہ مین سمجھ لے مجھی لائق
سلمان سا بنا دیجیئے مجھکو بھی سلیمان
بڑہتا نہین تدبیر سے ہم لاکھ بڑہائین
پھر شان مجھی بندہ نوازی کی دکھاؤ

جلوہ ہے یہان عین ہو اللہ احد کا
کلک و زبان ہی کہ مری ہاتھ مین گدکا
مین ننگ ہوا خلق مین نام اب و جد کا
لے کاش مین طعمہ ہی بنون دام و دد کا
مشتاق ہی بندہ بھی غلامی کی سند کا
رتبہ یہ کمی پر ہے مقدر کے عدد کا
بندہ پہ ہے پھر آج یورش اہل حسد کا

مفہوم بدان را کا ہو معلوم الٰہی
مطلب کوئی بر آئی سخا سے بھی تو بد کا

اللہ رے مرتبہ تری ہر نور عین کا
خاکا شبیہ نخہ رخدا کا ہی بے شبہ
وہم بشر نہ جاوے جہاں تک گئی ہیں آپ
تیری نظر ضرور ہی کچھ پاس ہو نہو
وہ وقت جا چکا کہ نمایش تھی نظر
کس شمکش کے ساتھ بسر ہو رہی ہے آج

ہی فرض عین عشق حسن کا حسین کا
جسم خدا پسند حسن کا حسین کا
اللہ رے عروج شہ مشرقین کا
کیسی تلاش کسکو تردد ہی دین کا
وہ دن گئے کہ شوق تھا زیب و زین کا
پیری کہ عین وقت ہی آرام و چین کا

حضرت سوائے ذات معلی صفات کے
پرساں ہی آج کون سخاوت حسین کا

یارب ہمارے دل کا وہی مہمان بنا
پتھر کو نطق آپ ہی کے ہاتھ سے ہوا
عیسی نے کسکو تیرسی کیئے بولا یا ہے
یثرب کی سمت قافلوں کی ہی روانگی
روزی ہو گر زیارت یثرب تو دیکھنا
خالق کے اے حبیب حضوری طلب ہوں میں

جسکے لیئے زمین بنی آسمان بنا
پتھر میں آپ ہی کے قدم کا نشان بنا
اس معجزہ کو خاص تمہارا دہان بنا
یارب ہمیں بھی گرد رہ کاروان بنا
پیری میں اپنا بخت سر نوجوان بنا
دربار میں مجھے بھی بلا مدح خوان بنا

قرآن تمہاری مدح کے خالق ہے مدح گر
کس موتھ سے یہ کہوں کہ سخا مدح خوان بنا

پابند صوم ہو کہ مقید نماز کا
آگاہ کب ہے کوئی مشیت کے راز کا
محبوبیت کی شان ملی کس رسول کو

کیا ہی نہیں ہی عشق جو شاہ حجاز کا
محمود کو غلام بنا یا ایاز کا
مظہر جہان میں کون ہی ہر امتیاز کا

لب نے مسیح کو سبق قم پڑھا دیا ۔ گیسو سبب ہے خضر کو عمر دراز کا

ہم اور یہ ہر طرف سے دل آزاریوں کی چھیڑ ۔ ہم اور یہ طور کشمکش جان گداز کا

دنیا مین آنکھہ بند رہی جب تلک رہے ۔ احوال ہی کھلا نہ نشیب و فراز کا

اچھا ہی بیٹھہ ہی رہین بیمار بنکے ہم ۔ احسان کیون اٹھائین کسی چارہ ساز کا

ہمسے زمین کو خاک ہوئی پر یہی ہی غبار ۔ ہمکو وہی ہی ڈر فلک سفلہ باز کا

خادم پہ ہو حضور کی الطاف کی نظر ۔ بندہ پہ التفات ہو بندہ نواز کا

گردون پہ فخر کرنے لگی شعر کی زمین ۔ مضمون لکھون براق کی گرم ترک و تاز کا

یثرب کی سمت کان لگاتا ہون جب سخا
سنتا ہون مین جواب سلام نیاز کا

بزم مولود کے ارکانون کا ۔ ہی بیان تک بھی شرف کانون کا

شعر کی شان نہ کیون دونی ہو ۔ وصف گیسو کا ہی اور شانون کا

واہ کیا حق کو تھا معراج کی رات ۔ شوق اور آپ سے مہمانون کا

سنبلستان ارم مین گھر ہے ۔ تیرے گیسو کے پریشانون کا

آج کل تیری توجہ کے سوا ۔ کون حامی ہے مسلمانون کا

ہین تصور مین حسن اور حسین ۔ ناظر ان [illegible] مین قرآنون کا

حق تعالیٰ سے بلا بل لیے نصیب ۔ سلسلہ تیرے ثنا خوانون کا

نام ہو آپ کے دیوانون مین ۔ یہ صلہ ہے میرے دیوانون کا

بیہودہ گرد ہی کہلائے سخا
پر مدینہ کے بیابانون کا

شان خدا حضور کا اندام سب بنا
معجز نمائیوں کے لئے عین لب بنا

آباد بوئے زلف سی سارا ختن ہوا
آئینۂ جمال کا پرتو حلب بنا

اللہ رے فیض مقدم عالی کہ خلقمین
انموذج نعیم سواد عرب بنا

حضرت کے انحراف سے کسکو ملا ہی کچھ
بوجہل بنگیا تو کوئی بولہب بنا

مصحف ہے ماسبق کے صحائف کو طی کیا
یہ علم اور یہ لطف کہ امی لقب بنا

مداح کے خیال مین آیا نکل گیا
مضمون بیان وصف کا گرکچھ عجب بنا

نظارہ جو ہے مصحف رخ کا ہی آج کام
اے آرزوی رویت ماہ رجب بنا

ہونا مدام محفل مولود پاک کا
واجب بنا ضرور بنا مستحب بنا

کسکو نہین نجف کی زمین بوسیونکا شوق
ہمسا ہی چرخ پیر بھی اک باادب بنا

تحریر عرض حال مین ہر حرف مدعا
خود بعد ما یلیق و لیس ما وجب بنا

ہے شکر کا مقام سخا بھی حضور کا
مدحت طراز اور عقیدت طلب بنا

ذرہ اگر حضور کو منظور ہو گیا
بڑھکر وہ آفتاب سے پرنور ہو گیا

دیکھا گیاہ کو تو گل تازہ بنگئے
جس سنگ پر نگاہ ہوئی طور ہو گیا

املاء وصف گیسوے شبگونکا حرف حرف
خال رخ لیالی دیجور ہو گیا

بے زر خیال سی تری بوزر کی بار ہا
زردار اور صاحب مقدور ہو گیا

زوار مین شریک ہم ہوں وہ ذہن مین
شان نزول ینفخ فی الصور ہو گیا

انسان ہا ہی ایک سی حالت مین کبھی
مغموم ہو گیا کبھی مسرور ہو گیا

کس لود گی پہ ناز ہی منعم کو اسقدر
نا بود کار خانۂ تیمور ہو گیا

لازم ہی آدمی کو نظر ہو مآل پر | کیا ہے کہ ہالہ ابھی مشہور ہو گیا

اکثر خیال ساقی کوثر سے ای سخا
جام سفال ساغر بلور ہو گیا

پھر اکرتا ہی گھبرایا ہوا شوق نظارہ کیا
ترقی پر ہی یہ فضل الہی سے وہ کاہش مین
ہماری مے ہی اول سے آخر تک زیادہ بس
شمیم عنبرین گیسو سے پر سارا زمانہ ہے
قمر کو شق کیا ہی فرد معجز دستگاہی مین
مین خود ہی غرق خاموشی ہون گر اونسے مدد چاہا ہو

عرب مین ید کے قابل ہی گل گیا سنگ خارہ کیا
رخ روشن سے ماہ چاردہ کا استعارہ کیا
کلام اللہ کا آغاز کیا اور عم کا پارہ کیا
ختن کیا چین کیا اور سرزمین ملک سارا کیا
تری انگشت اور بر جستہ ہے اوسکا اشارہ کیا
کنارہ کش نہو بحر تردد کا کنارہ کیا

وہان دربار ہی زوار آتے جاتے ہین تھا ہا
تڑپتا ہی رہیگا یان سخا سا ہیچکارہ کیا

قال کا ہے گذر نہ زبان پر اقول کا
مقصود اپنا فیض قصور سے آپکے
بندہ لو از سمع خراشی کا خوف ہے
وقت طلب امور کو آسانیان ملین
سیر گل و چمن سے طبیعت کا سیر آج
اللہ رے انقلاب کہان مین کہان یہ دشت
پیش نظر وہ ملپ کی آرائشین کہان
وہ تازگی کہان وہ برومندیان کہان

بندہ ہے اور شغل فنا فی الرسول کا
منت کش اثر ہے نہ جویا قبول کا
بندہ کا عرض حال مقید ہے طول کا
دیکھون علی الخصوص تماشا وصول کا
پاتا ہے دوڑ دھوپ سے سایہ ببول کا
کوسون یہان نشان ہی نہیں گل کا نہ پھول کا
روشن چراغ ہی تو یہان چشم غول کا
موقع کہان وہ مطلب دل کے حصول کا

پرسان ہی کون آپ سوا ای معین خلق
بندہ سے مضطرب کا سخا سے ملول کا

روزہ کا نمازون کا اذان کا قرآن کا — مکہ مین بہت لطف ہی ماہ رمضان کا
قوسین کا جلوہ ہی جو الیے مکان مین — ادنیٰ یہ پتہ ہی مری حضرت کے مکان کا
وحشت پڑہاتا ہے مدینہ کا تصور — لبیک سکہاتا ہی مجھے شوق وہان کا
پہنچائیگا اے گارڈ مجھے قصد سفر ہے — بے میرے مین کہتا ہون اگر ریل کو ہانکا
مشتاق زمین بوس مدینہ کو ستا کے — ہی پیر فلک ایسا زبردست کہان کا
سنگ در ایوان مبارک ہو یہ سر ہو — شہرہ ہو جہانمین مرے سجدے کے نشان کا
مین محو مدینہ ہون مجھے دق نکرو تم — تپ ہے نہ جنون ہی نہ خلل ہی خفقان کا

رکہتا ہی سخا نعت کے مضمون نظر مین
حفاظ سے رتبہ ہی سوا ناظران خوان کا

احوال لکھونگا فرس عرش گذر کا — خامہ مجھے درکار ہے جبریل کے پر کا
معراج مین کیا کچہ ہوئی سیر و لیکن — جب آئے تو ہلتا تھا وہی حلقۂ در کا
اے شوق مدینہ کا یہ رستہ ہی خبردار — پاؤنگا یہان کام نہین کام ہی سر کا
پیر و تری کیا چیز ہی کتنے ہین جہانکو — قبضہ ہی جنان پر تری ہر دست نگر کا
وہ ہمکو مکان آج ملا ہے کہ نہ پوچھو — جسمین کہ نشان تک نہین دیوار کا در کا
سر کو یہ دبایا ہے سرا سیمگیون نے — زانو سے تفکر سے نہ پایا کبھی سر کا

منعم ہی اگر اہل دول مین بھی سخا ہون
بو زر کا مین پیر دہون ممنوس ہی وہ زر کا

وہ رخ کہ ہی نظارہ طلب ذوالجلال کا
جلوہ دکھا رہا ہے یحب الجمال کا

کحل البصر ہے اہل نظر کی نگاہ مین
مابعد میم عین تجمل یہ دال کا

وابستگان گیسوے اقدس ہین ہوشمار
ہمسر نہی یہ بے سر و پا ہے ہلال کا

گردون کو دیکھیے کہ ہی خود رفتہ ابتلک
شبدیز زیر ران مبارک کی چال کا

اے بادشاہ کون و مکان آپکے سوا
پرسان ہی کون بندہ شکستہ حال کا

ہر لحظہ جس جگہ تردد سے کام ہے
تحصیلدار بھی ہون تو ایسے محال کا

جف القلم یہ اپنا عقیدہ ہی اے سخا
خوف وبا ہے کچھ نہ تردد اکال کا

بیفائدہ گلہ ہے سخا حرف زشت کا
لکھا ہوا مٹا ہے کہین سرنوشت کا

زائر کو تیرے روضۂ اقدس کی سرورا
رہتا نہین ہی شوق ذرا بھی بہشت کا

دانا سمجھ رہا ہی کہ حضرت کے فیض سے
گردونیہ ہی دماغ مدینہ کی کشت کا

پھلتے ہین پھولتے ہین دہان سے ہزارہا
اجمیر مین بہار یہ ہے باغ چشت کا

غافل ہین لوگ تیر گئے قبر سے کہ آج
تعمیر کر رہی ہین مکان سنگ و خشت کا

محمل نشین نشانہ تیر قضا ہوئے
قائل ہون اے قضا وقدر تیری شست کا

دین محمدی سے ہے آباد اے سخا
ہندوستان کہ خاص ہے مظہر کنشت کا

جسنی حق سے تجھے جدا سمجھا
حق تو یہ ہے کہ وہ برا سمجھا

جس نے احمد کو جانا شان احد
میم کا عین مدعا سمجھا

ناظران خوان مصحف رخ نے
خوب مفہوم والضحے سمجھا

دیکھکر خط رخ کتابی پر
رنج دینے لگے ہین غواہ نخواہ
ہم ہین اوس بادشہ کے دست نگر
جس کے قبضہ مین ہے ید اللّٰہی
آج چاہے تو ہمکو شاہی دے

سورۂ نور کو لکھا سمجھا
قرضخواہ ہون نے ہمکو کیا سمجھا
منزلت جسکی کبریا سمجھا
وہ اوسے اپنا پیشوا سمجھا
اورپھر یہ کہے سخا سمجھا

دست بستہ مین اوس سی عرض کرون
ہان خداوند دوسرا سمجھا

ہے کون حبیب کبریا سا
محبوب ہی حق کا انبیا مین
قد سلمہٗ تمہارے قد کا
سنبل بھی ہی ایک میری صورت
اغیار سے چارہ جو نہونگے
کم ظرف بشر کی التجا سے

اللّٰہ کے راز کا شناسا
بتلایئے کون مصطفی سا
القاب تو ہے مگر ذرا سا
وابستہ کاکل دوتا سا
گو ہمکو مرض ہی لا دوا سا
بہتر ہے رہے کوئی پیاسا

آفاق کی دیکھ بھال کرلے
مضطر نہ ملا کوئی سخی سا

بگاڑا کیا ہی ہمنے اس عدو کا
بہت ہمکو دبایا ہی فلک نے
مدینہ کی زمین سے آج شکوہ
وظیفہ تک دفور تشنگی مین

ق

کبھی جو ظلم کرنے سے نہ چوکا
بہت حامی یہ رہتا ہی عدو کا
ارادہ ہی کرین اس جنگجو کا
زبان کا العطش ہو یا گلو کا

مددپانی مخالف سی زبون ہی
نہ عادی ہو بشر اس جستجو کا

ہوئی ہین آج جو لکھہ پڑھہ کی ملان
یہ نقشہ ہو رہا ہے اونکی خو کا

ق

کہو تم شوق سی آئین باتخبر
خلاصہ ہے کسی کی گفتگو کا

رہو تم بزم مولا سے علیحدہ
نتیجہ ہے کسی صاحب کی خو کا

کسی دن شغل مین ہی الی اللیل
کبھی جھگڑہ ہے باہم ففعلو کا

نہ کوئی صوم کا ہے خو گرفتہ
نہ کچھ پابند ہے کوئی وضو کا

سخا اور مدحت موے مبارک
فلک پر غلغلہ ہی سلمو کا

نکلے غبار دیدۂ پُر انتظار کا
جاروب کش بقیع مین ہی کے مزار کا

نیت مین ہی مدینہ سی صاف راہ ہی
پاؤنکو خوف سنگ نہ کھٹکا ہی خار کا

تحریر کر رہی ہین زمین عرب کے وصف
تختہ ہمارے ہاتھ مین ہے لالہ زار کا

دونون جہان مین ایک بلا سی دوچار ہے
جو معتقد نہین ہی ترے چار یار کا

مین اور عزا شاہ شہیدان کربلا
ہر اشک پر گمان ہی دُر شاہوار کا

مد نظر سفر ہے مدینہ کا اندنون
اپنی خزان نے طور دکھایا بہار کا

افراط سے تردد دنیا کی ہو گیا
سیماب پارہ نام دل بیقرار کا

دو یا مدد کیواسطے بوزر کو بھیجدو
آقا فقط معاملہ ہے دو ہزار کا

مشکل ہی یہ کہ پاؤن مین طاقت نہین ذرا
اور قصد ایک منزل مشکل گزار کا

کیون ابلق فلک کو سخا سی ہی کجروی
مداح ہے یہ خسرو دُلدل سوار کا

بندہ بھی حرم کے پاس ہوگا
مقبول یہ التماس ہوگا

یون خوش ہون کہ آپکی نظر سے
جو دور ہین اونکا پاس ہوگا

کوثر سے مجھے بھی میر کوثر
امداد کو لی گلاس ہوگا

کچھ خلد مین اور شکل ہوگی
کچھ اور نیا لباس ہوگا

محشر مین تمہاری مدح گر کو
کچھ خوف نہ کچھ ہراس ہوگا

درکار تری مدد ہے جسدن
ہم اور ہجوم یاس ہوگا

سمجھیگا سخاؔ تو بھی سخن گو
جو آج سخن شناس ہوگا

مژدہ اے شوق کہ مولد کا مہینہ آیا
لو مسلمانو شہنشاہ مدینہ آیا

زیب آفاق ہے پھر ماہ ربیع الاول
پھر وہ دن آئے کہ ہر لب پہ ضعینا آیا

ہر جگہ محفل مولود کی تیاری ہے
ہاتھ پھر خلد مین جانے کا قرینہ آیا

پھر تزئین مجالس ہے زمانہ سرگرم
دیکھ رضوان کو لئے ساغر و مینا آیا

[illegible] مون ہے کام مبارک باشد
صبحدم قند ملا آب شبینہ آیا

[illegible] زمین ہے کیفیت تازہ بالی
بحر موّاج رسالت کا سفینہ آیا

[illegible] یم ہوا خضر صراحی در دست
طشت حلوا بہ سر حور حسینہ آیا

حق پرستی مین بہار آگئی اللہ رے جمال
کنت کنزاً کے معانی کا دفینہ آیا

سر بسر نور تری آنے سے ای نور خدا
سر محفل سر منبر سر زینہ آیا

پھر وہی صل و سلم کی صدائین اٹھین
شرم کے مارے معاند کو پسینہ آیا

پھر سخاؔ بزم مین آبیٹھا یہ پھر شور اٹھا
مدح پرواز شہنشاہ مدینہ آیا

اول ربیع مین ہی تولد حضور کا
آخر ربیع چاند ہی تیرے ظہور کا

اس وجہ سے کہ نسبت اول باآخر ست
جلوہ ہی تیری نور مین احمد کے نور کا

سیّد لقب ہو اہل طریقت کی شیخ ہو
پیران پیر خاص لقب ہے حضور کا

در پر تمہارے ناصیہ فرسا ہین مدام
کیا انس و جن ہے شوق ہے وحش و طیور کا

ہولتے ہو تم معین ذوی الاحتیاج کے
رہتا ہے تمکو پاس مریدان دور کا

سرتاج اولیا تمہین اللہ نے کیا
جیلان کو مقام بنایا ظہور کا

تاریخ اور مہینہ یہ دہی ہوا ظہور
جیلان مین اک خدیو ولایت ظہور کا

بغداد تیری فیض قدم سے ہی وہ جگہ
ہر دم جہان فلک سے ترشح ہی نور کا

یہ شان یہ شکوہ یہ شوکت کہ کچہ نہ پوچہ
گھڑیان ہین رات دنکی کہ تڑکا ہی نور کا

غواص طبع کہتا ہی کچہ اور لکہ سخا
اس بحر سے نہ قصد ابہی ہو عبور کا

ہے عین اشتیاق دل ناصبور کا
آنکہین ہون اور فرش مزار حضور کا

بغداد کے طواف کی خاطر اگر نہ آئین
کہئیے قصور خلد کی حور و قصور کا

بغداد سی کہو کہ ذرا سیپری مین آئے
دیکہے فروغ بزم تولد کے نور کا

بانیئے بزم پاک کی حق مین دعا کرے
خواہان ہے سکی عیش کا اسکی سرور کا

یا رب مین تیرا شکر کرون کس زبان سے
مین اور انتظام ضروری امور کا

عزت بڑہائی صاحب اولاد بہی کیا
موقع دیا بقدر ضرورت سرور کا

یہ بندہ پہ دری ہی کہ پرسان رہا ہی تو
بندہ سے پُر عیوب سراپا قصور کا

یا رب دعا ہماری اثر در بغل رہے
دیکہے ہمارا قصد تماشا ظہور کا

چار دن یہ تیری فضل و کرم کی نظر رہے
چار دن دو چار عیش مین جب تلک رہے
یارب علی حسین ترقی نصیب ہو
زندہ یہ اپنی جد کا کرین نام خلق مین
صدیق میر اعمر طبعی نصیب ہو
یارب بلا کے قرض سے ہمکو نجات دے
دے اسقدر کہ جلد ادا ہو مطالبہ

اور ساتھ ہی خیال ہو عبد الغفور کا
آفاق مین شمار سنین و شہور کا
چھوٹون کو ہاتھ آئے طریقہ شعور کا
ہو پست انسے حوصلہ اہل غرور کا
شمس الضحیٰ حسن بھی پائے ذریعہ سرور کا
اس بحر عنبر سے طور دکھائی عبور کا
مطلب نہین کہ راج ملے جود ہپور کا

بغداد ہو کے چلیئے مدینہ کو اے سخا
کہتا ہے اشتیاق دل ناصبور کا

ہو مبارک کہ ہوی حضرت حیدر پیدا
اہل کعبہ سے نبی نے کہا میلاد کے دن
منحرف کو ہو ارشاد سے جب کرتا ہو
آرزو ہی کہ زمین بوس نجف جب پاؤن
آپکے بعد ولی آپکا ثانی جب ہو
منعکس آپ کرین گر خور و نیسان کا اثر

علم کے شہر کا بس آپسی ہے در پیدا
آج لڑکا ہو اللہ کے اک گھر پیدا
آپکے حکم سے رجعت شہ خاور پیدا
پاؤنکی جا مری ہو جائین وہین سر پیدا
ہو اگر بعد پیمبر کے پیمبر پیدا
بحر سے لعل ہو اور سنگ سے گوہر پیدا

اے سخا مین بھی یہ کہتا ہون کہ بندہ پرور
تیری مدحت کو ہو اتیر اثنا گر پیدا

مژدہ اے دل دلبر خیر النسا پیدا ہوا
نار یونکی بے فروغی کا زمانہ آگیا

ہو مبارک قائم آل عبا پیدا ہوا
دیکھنا چشم چراغ مصطفیٰ پیدا ہوا

بند کلفت سی ملی ہر ایک بندہ کو نجات
ہان جگر بند شہ خیبر کشا پیدا ہوا

چرخ چارم سے نزول حضرت عیسیٰ ہے آج
ہمرد و چار شش جہت کا رہنما پیدا ہوا

دولت ایمان سلامت اسکی دولت رہگئی
نسخۂ اکسیر و علم کیمیا پیدا ہوا

خاتمہ تم پر کیا خلاق نے اخلاق کا
کوئی پیدا ہو نہ کوئی آپ سا پیدا ہوا

تو ہوا ختم ائمہ اے امام ذی وقار
گر نبی دنیا مین ختم الانبیا پیدا ہوا

ایک مدت سے زمانہ گوش بر آواز تھا
آج سنتے ہین کہ وہ کان وفا پیدا ہوا

زمزمہ سازی کو گل کی خلقت بلبل ہوئی
مدح پردازی کو حضرت کی سخا پیدا ہوا

مرتبہ افزون کرون تحریر کا
وصف لکھون حضرت شبیر کا

مصحف رخسار شاہ کربلا
ترجمہ ہے آئینۂ تطہیر کا

روضۂ رضوان بھی قائل ہو گیا
روضۂ شبیر کی تعمیر کا

خاک در خاک شفا مشہور ہے
طور دکھلاتی ہی وہ اکسیر کا

آپ کے انعام کے اوصاف سے
سیکھ لین عامل عمل تکسیر کا

حسب خواہش ہر دنیا یاد ہے
آپکی تدبیر کو تقدیر کا

آپکے خدام کی فہرست مین
نام ہے اجلال کا توقیر کا

تیزی شبدیز حضرت کا بیان
ہوش کرتا ہی ہوا تقریر کا

یا الٰہی جب تلک شاکی رہے — ق
ہر جوان اس آسمان پیر کا

دخل میرے کام مین ہونے نپائے
دیر کا تعویق کا تاخیر کا

آسمان رس ہی تصور اے سخا
ذوالجناح شاہ کی تصویر کا

پرخاش سے عدو کی ہوتا ہی کیا ہمارا
محبوب کبریا ہے حاجت روا ہمارا

سرگرم پیشتر ہے آباد سر بسر ہے
مشکل کشا یون پر مشکل کشا ہمارا

یارب کہان تلک ہین اس گردش فلک مین
مقصد رہین حرمان ہے تا کجا ہمارا

خواہان قبول کی ہی ہر ہر دعا ہماری
جو یا حصول کا ہے ہر مدعا ہمارا

یثرب کا و مین رہی وہ دن بھی ہو الٰہی
اونکی زبان سی سنلون آیا سنجا ہمارا

حرف کا صاف جب جواب ہوا
مطمئن جسے حرف اضطراب ہوا

آپ فرمائین کامیاب ہوا
آرزو ہے کہون جناب ہوا

جب ہے مین تارک خضاب ہوا
عیش و آرام بھی شباب ہوا

بے زری کا وفور اللہ رے
ہمکو سونا خیال و خواب ہوا

للہ الحمد جب گھڑی پیدا
شان محبوبیت مآب ہوا

آسمان بنگئی زمین عرب
اور ہر ذرہ آفتاب ہوا

اس زمین مین کہ وصف یثرب ہے
جو ہوا شعر لاجواب ہوا

جبرئیل امین شب معراج
میرے آقا کی ہم رکاب ہوا

آپ ایسے مقام تک پہونچے
جسکا ادنی سا نام قاب ہوا

خاص دربار مصطفےٰ سے سخا
آج سحبان مرا خطاب ہوا

ہر عضو حق نے خوب ہی فرمایا آپکا
اے مظہر قد بے سایا آپکا

وہ چرخ چار مین یہ گئی آپ تا بعرش
ہرگز نہین مسیح بھی ہمپایا آپکا

سلیمان کو آپ ہی سی سلیمان یہ فخر ہی
سایہ مین کبریا کے ہے ہمسایا آپکا

ذیعقل کوئی طالب ظل ہما نہین
کافی ہی پر ملے بھی کہین سایا آپکا

صلو کہین لکھا ہی کہین سلمو لکھا
قرآن مین ذکر خیر جہان آیا آپکا

جو دن کہ یوم ینفخ فی الصور ہی وہان
ہمسایہ کیا کہ پائیگی ہمسایا آپکا

اوّل بہیج مژدۂ میلاد ہم تلک
اللہ رے نصیب کہ پہر لایا آپکا

ہے آرزو کہ حشر مین بندہ کا ہاتھ ہو
اور دامن عبائے گران مایا آپکا

فرمائی سخا کو دبائے نہ اسقدر
گردون یہ کب نہ حکم بجالایا آپکا

سرمۂ دیدۂ بینا بنتا
کاش مین خاک مدینہ بنتا

شامہ اور ہمہ تن ہم ہوتے
عطر اور اونکا پسینہ بنتا

روح گر تمکو نہ پانی ہوتے
نوح بنتا نہ سفینہ بنتا

شوق کہتا ہی کہ ہر سال تمام
رمضان کا ہی مہینہ بنتا

چرخ کی شان دوبالا ہوتی
آپکے قصر کا زینہ بنتا

نہ سہی گر نہ ملا لطف بہار
مین خزان کا ہی خزینہ بنتا

آرزو ہے کہ گلہ کا ہر لفظ
لب تلک آکے رضینہ بنتا

ایک صورت سی بسر ہو جاتی
موت بنتی نہ یہ جینا بنتا

اسے سخا کسلیے خورشید بنا
بزم ہو تو دمین مینا بنتا

ناپائیدار شے سے کرین ارتباط کیا
دنیا کی کائنات ہی کیا اور بساط کیا

اللہ رے خمار کہ ہمکو نہ کچھ کھلا — کیفیت شباب ہی کیا انحطاط کیا
مکہ مین بود و باش کی نکلی کوئی سبیل — دکھلا رہی ہی شان وہان ہر رباط کیا
معراج کے معاملہ پر غور کیجئے — ہوگا زیادہ اس سے کہو اختلاط کیا

اللہ رے سخا تری مدحت طرازیان
قبضہ مین تیری نظم کا ہی انضباط کیا

پھر رخ دشمن ہی دل ناشاد کا — درد ہے پھر ہمکو یا بغداد کا
پھر زبان پر المدد یا شیخ ہے — پھر مین حاجتمند ہون امداد کا
پھر محی الدین جیلانی کہین — خوف ہی دنیا سے پھر بیداد کا
باز رکھیے پھر جفا سے جور سے — صید کو کھٹکا ہے پھر صیاد کا
پھر مریدی لاتخف فرمائیے — منتظر ہون پھر مین اس ارشاد کا
عین چشم حق نما کی مدح ہے — مستحق یہ شعر ہے پھر صاد کا
پیر گردون ہی جوان بختی نصیب — پھر بنا پیرو تری منقاد کا
پھر ادار خاص پر ہی فیض عام — ق — پھر ہمین موقع ہی استمداد کا
عرض پھر کرلین کہ ای بندہ نواز — گھر کرو آباد خانہ زاد کا
رویت ماہ مبارک پھر ہوئی — غلغلہ ہے پھر مبارکباد کا

پھر ربیع الثانیہ آیا سخا
لطف ہے پھر محفل میلاد کا

برستا ہے ہر سمت انوار سا — مدینہ کا جنگل ہی گلزار سا
مین مرتا ہون اون پر کہ جنکی حضور — مسیحی نظر آئے بیمار سا

نہ گل روئے رنگین کی ہم شکل ہے — نہ سنبل ہی گیسوئے خمدار سا
نہ چلتا ہوا کوئی مضمون ملا — سخن گو کو حضرت کی رفتار سا
ملی جانشین آپکو آپ سے — مجاہد جری متقی پارسا
نہ صدیق ساکوئی گہرا رفیق — نہ مضمون ہی قرانین فی الغار سا
زمانہ مین اپنا گذر کیونکہ ہو — یہ رستہ ہی اک غیر ہموار سا

نہ پرسان ہی اوسکا نہ کوئی رفیق
سخا پھر رہا ہے گنہگار سا

کسی سے نہین کچھ بھی مطلب ہمارا — فنا فی المدینہ ہے مذہب ہمارا
مدینہ کی مدحت سرائی مین ہین — بلندی پہ ہے آج کوکب ہمارا
سدا یا نبی المدد اور زبان — صدا ہائے لبیک او لب ہمارا
مدینہ مین جاتے ہین روزانہ ہم — تصور ہے اک تیز مرکب ہمارا
ہمارے خیالات کس روز بدلے — ارادہ ہوا منفسخ کب ہمارا
ہمین رزق ہوتا ہی ہر روز روزی — بہر حال رزاق ہے رب ہمارا

تمنا ہے پہونچے مدینہ سخا
یہ دیوان بھی ہوکر مرتب ہمارا

مجھکو دکھلا دے لقائے مصطفا — یا الہی از برائے مصطفا
مصطفی ہے محو ذات کبریا — کبریا ہی مبتلائے مصطفا
خلق کا مقصود خالق کا حبیب — مصطفی ہی ہین فدائے مصطفا
مصطفی ہے اور رضا جوئے حق — حق ہے اور صرف رضائے مصطفا

موسنو شان نزول و ضحو | ہے در دولت سرائے مصطفا
جام جم کو ہے حقیقت ایک چیز | جانتا ہے ہر گدائے مصطفا
آج ہر اہل نظر سرمہ بنائے | کاش پائے خاکپائے مصطفا
امتِ عاصی کا پردہ پوش ہے | چاک دامان عبائے مصطفا

یون پکارے جائینگے محشر مین ہم
اے سخا رحمت سرائے مصطفا

لو چراغِ دین حق عالم مین روشن ہو گیا | لو ہویدا مدعائے کنت کنزا ہو گیا
آج وہ پیدا ہوئے جسکی بدولت آدمی | گہ زمین مولد بنا گہ خلد مسکن ہو گیا
آج مکہ قبلۂ اہل بصیرت بنگیا | آج صحرائے مدینہ دشت ایمن ہو گیا
آپکے ارشاد سنکر سب نے آمنا کہا | نام خاموشی کا اب کہیں گفتن ہو گیا
خوب گذریگی جو صحرائے مدینہ مین کہین | طائر روح مقید کا نشیمن ہو گیا
ہم زمین بوس مدینہ ہین بہت پچتائیگا | آسمان یہ کیون ہمارا سخت دشمن ہو گیا

کعبۂ مقصد سخا کو بھی کہین دکھلائیے
تنگ یہ ہندوستان سے قبلہ مین ہو گیا

غور اچھا نہ تامل اچھا | صاف کہیے کہ عرب کل اچھا
جو ہوا خواہ گل عارض ہے | ہے ہزارون مین وہ بلبل اچھا
ہم ہین دل بستۂ گیسوئے حضور | ہو اگر ہے کوئی سنبل اچھا
واجب الورد ہی سارا قرآن | لیکن اخلاص سے اک قل اچھا
مدفنِ خسروِ عالم ٹھہرا | ہے مدینہ مین تحمل اچھا

آدمی بوالہوسی کو چھوڑے — صبر اچھا ہے توکل اچھا

اب سخا پائیگا ہر غمسے نجات
ہاتھ آیا ہے توسل اچھا

کھلے یا الٰہی یہ بندہ ہوا — گہا ستم اسیر کمند ہوا
کہان تک ہون دست آیا حرص — کہانتک ہون پائے بند ہوا
مدینہ مین پہونچون اگر ہو کہین — مرا جسم لاغر پسند ہوا
ہوائے اطاعت مین ہین آپکی — چرندِ زمین و پرند ہوا
تعجب کا موقع ہے بندہ نواز — ہوا خواہ کو اور گزند ہوا
براق نبی سے بھلا ہمسری — کہان کر سکیگا سمند ہوا

الٰہی قناعت کا رستہ بتا
سخا ہے گرفتار بند ہوا

زبان دی اور زبانکو دہب دیا تد طرازی کا — کرے کس منہ سے بندہ شکر اس بندہ نوازی کا
کہان محبوب کو اپنے بلایا کس تجمل سے — خداوند دو عالم کو مزہ ہے پاکبازی کا
مسیحا حاضر چرخ چہارم سے کوئی پوچھے — تجمل در شب معراج سلطان حجازی کا
زمین کیا آپکے صدقہ سے سب اندازآتا ہے — براق بادپا کو آسمان پر ترک و تازی کا
یہ عرض حال گیسو پا ہے بند طول کیو نکر ہو — کہ شانہ سے قدم باہر نہ تھا اوسکی درازی کا
تمہارے قامت موزونکا صدقہ ہم سمجھتے ہین — ملا طوبیٰ کو جنت مین جو خلعت سرفرازی کا

سخا اپنی غزل مرغوب خاطر ہے غزالی کو
مرا ہر شعر ہے محبوب فخر الدین رازی کا

نظم وصفِ خمِ گیسو نہوا
کب ہوا یہ کہ دمِ مدح گری
گرم ہون قد کی ثنا سنجی مین
خلق مین دست خدا ساکوئی
التجا سے ہمین پرہیز رہا

نہوا ایک سر مو نہوا
چرخ پر نعرۂ صلو نہوا
سرو کب سرو لب جو نہوا
آپ کا قوت بازو نہوا
در دمنت کش دارو نہوا

پائے بوسی کے مزے پالیتا
اے سخا خاک عرب تو نہوا

تجھے یہ عز و شرف ہی کہ حق پسند ہوا
قیامت آگئی کھولے گئی عمل نامے
طلوع مہر رسالت کے دن ملک بولے
تمہارے چارون خلیفہ کے عہد دولت مین
حضور کا شب معراج آسمانون پر

مجھے یہ ناز کہ تیرا نیاز مند ہوا
کہان چھپون درِ توبہ بھی آج بند ہوا
زمین کا آج ستارہ بہت بلند ہوا
عروج سلطنت دین کو چار چند ہوا
بغیر زینہ ہوا داخل بے کمند ہوا

سخا کو آپ کی امداد کا بھروسہ ہے
عدو بلا سے اگر درپئے گزند ہوا

ممدوح مدینہ کا بیابان ہی ہمارا
ہم صرف ثنا خوانی محبوب خدا ہین
ہے فخر ہمین آپکے خدام کی خدمت
ہم پیش نظر رکھتے ہین تصویر کی صورت
ہم محفل مولود کے ارکان بجا لائین

فردوس کا تختہ ہی کہ دیوان ہی ہمارا
جبرئیل امین تک بھی ثنا خوان ہی ہمارا
سلمان ہے ہمارا کہ سلیمان ہی ہمارا
حضرت کا تصور ہے کہ قرآن ہی ہمارا
یہ دین ہمارا ہی یہ ایمان ہی ہمارا

اللہ رے مکان ہائے مدینہ کا تقدس
داخل ہون مدینہ مین یہ امید ہی اپنی
اے گیسوئے تاشانہ کی سر بازتصور
بدخواہ اگر برسر پرخاش ہی باشد

جبریل کو کہتے ہین کہ دربان ہی ہمارا
روضہ کی زیارت ہو یہ ارمان ہی ہمارا
احوال بہت آج پریشان ہی ہمارا
اللہ تو حافظ ہے نگہبان ہی ہمارا

پائین نہ سخا داد سخن فہمون سے کیونکر
ہان ہدیۂ احباب یہ دیوان ہی ہمارا

ردیف بائے موحدہ

آپکی ذات سے ہی شان عرب
آپ رونق فزا عرب مین ہین
آسمان ہی اگر عرب کی زمین
ہم ہی کے لیے پسند کرین
آرزو ہے کہ دوسرا دیوان
صاد ہو عین دست اقدس سے

حق تعالے ہی قدر دان عرب
رشک جنت ہی ہر مکان عرب
عرش کو کہئیے آسمان عرب
کاش ہمکو بھی رہروان عرب
خود کرون جاکے ارمغان عرب
متحیر ہون شاعران عرب

شکر کا اور سپاس کا ہی مقام
مین سخا اور مدح خوان عرب

دیکھئیے مدعا بر آئے کب
لب ہو لبیک آشنا کبتک
آسمان بوسیون کی خواہش کو

ہاتھ فیض سلام پائے کب
انظروا اور زبان سنائے کب
دیکھئیے حق عرب دکھائے کب

اس کشاکش سی کب ہو چھٹکارا
گر کہون یا رسول خذ بیدی

ظلم سے چرخ باز آئے کب
تنگدستی مجھے ستائے کب

بیٹھکر آستان دولت پر
کچہ مزہ اور سخا اوٹھائے کب

فیض صحبت ہے پئے ہر صاحب ایمان طبیب
کاش پہونچادی وہانتک ہمکو یہ رماندگی
تندرستی بھی بُری ہی گر نہو پرسان کوئی
درد دوری کا نہو جبتک حضوری کیا علاج

کیون مدینہ مین نہو درماندہ اور حیران طبیب
خاک جس در کی دوای درد ہی درمان طبیب
وہ مریض اچھا ہی جسکا ہو کوئی پرسان طبیب
از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب

کیا سخا نے او نپہ ظاہر کی ہی اپنی سرگذشت
آجکل ہین کسلیئے خود رفتگی سامان طبیب

ردیف تار فوقانی

مین سنون کیا غرض ہی عام کی بات
ورد صلّ علی النبی کا رہے
زور ہی اب زبان درازون کا
کسقدر زور ضعف حافظہ ہے
کہائے خود اور ہر کسیکو کہلائے
آدمی پختہ بات بات مین ہو
کجروی اور سخا سے دیکیئے تو

ہان پیمبر کی اور امام کی بات
اے زبان بس یہی ہی کام کی بات
بادشاہ سے ہے غلام کی بات
صبح کو بھولتا ہون شام کی بات
ذی دول کو یہی ہی کام کی بات
مانتا کوئی بھی ہے خام کی بات
ابلق چرخ بد لگام کی بات

تا چند بگویم کہ چنین است چنان است
ماہ رمضان انزل فیہ القران است

ہر اول شب را تو بگوئی کہ اے اللیل
ہر آخر شب را تو بدانی سحران است

ہر میوہ مہیاست اگر غیر تناول
ہر روز الی آخرہ لطف جنان است

آب لے کے ہر تازہ وضو گشت از و گشت
لطفی کہ بہر بنبگ اذان است اذان است

امرور رہین لب شیرین دہنان نیست
شور نمکین ہای تراویح بخوان است

تسبیح و ثنا شغل دل و زیب انامل
تہلیل و دعا کار لب و کام زبان است

لطف رمضان خواہد و خوش باشی مکہ
در خواہش زمزم کہ سخا زمزمہ خوان است

بزم مولد ہے نشان جنت
سپہری پر ہے گمان جنت

آج وہ مجلس مولد ہے یہان
دہوم ہے جسکی میان جنت

خلد اس مجلس اقدس کی ہی ملک
اور یہہ مجلس ہی اذان جنت

مہتمم ہوتے ہین اس مجلس مین
باوضو لالہ رخان جنت

صرف کیواسطے لاتی ہین یہان
جنتی عنبر و بان جنت

ق
ہم ہین اور مجلس مولود کا ذکر
اور رضوان و بیان جنت

اب خداوند دو عالم سی کہین
کون ہے مرتبہ دان جنت

قابل دید ہے بزم مولود
اے زیارت طلبان جنت

یہہ وہ مجلس ہے جہان آتی ہین
ساکن و دل شدگان جنت

ق
آج پہ چلنے کو ہی جنت کی ہوا
مژدہ اے معتقدان جنت

ساتھہ سبطین کی آتے ہونگے
بزم مولد مین جوان جنت

ہی یہان سامع و قاری کی لیے
عافیت خواہ زبان جنت

یا الٰہی مری خواہش ہو قبول
از پئے نام وران جنت

بانئے بزم رہے باغ و بہار
تا رہے نام و نشان جنت

سیدی ستندی خذ بیدی
مین سخا اور نگران جنت

ردیف ثای مثلثہ

تیرا بندہ اور مضطر الغیاث
بندہ پرور بندہ پرور الغیاث

ضعف تو ہے جسم لاغر المدد
گریہ جو ہے دیدہ تر الغیاث

تشنہ کامی کام پورا کر چکی
ای میرے ساقئ کوثر الغیاث

پاون اور ناطاقتی کی ہاتھہ مین
اور رون بہر کے یہہ جگر المغیاث

یا رسول اللہ اور کتنی کہون
یا کہون میرے پیمبر الغیاث

یہہ سخا یہہ بے رزی کے روز شور
الغیاث آقا لے بو ذر الغیاث

ردیف جیم معجمہ

ہر کہین مجلس مولود ہی آج
جلوہ گر قدرت معبود ہے آج

ہی وہی لطف گذشتہ ظاہر
ہست کے معنو نمین بود ہی آج

خلق ہین ماہ ربیع الاول
للہ الحمد کہ موجود ہے آج

ہے نکوئی سے نہ کوئی خالی
آج وہ دن ہے کہ اللہ اللہ
ہر دعا کی ہے اجابت کو تلاش

بد دلی خلق سے مفقود ہی آج
جوش پر رحمتِ معبود ہی آج
حاصلی نائل مقصود ہے آج

قدر ہے اہل عقیدت کی سخا
بے ادب خلق مین مردود ہی آج

چرخ پہ طرفہ اہتمام ہے آج
چاندنی بچھہ رہی ہے چار طرف
خلد مین ہو رہی ہے آرایش
اپنی خوش قسمتی پہ او رنازان
قل ہو واللہ کے سوا کہتا
بست ہفتم ہے غرہ شوال

آمد خسرو انام ہے آج
عید کی صبح ہے کہ شام ہی آج
شکشف شان فی الخیام ہے آج
عیسیٰ آسمان مقام ہے آج
قلقل شیشہ کو حرام ہی آج
یہ رجب بھی مہ صیام ہی آج

مدح سنجی ہے اور بندہ ہے
اے سخا شکر کا مقام ہی آج

دونون جہان مین دھوم ہی وصلت کی شب آج
صلو علی الرسول کا نغمہ ہے اور زبان
معراج کی بہار کو خالق سے پوچھیے
حضرت کا ذکر خیر ہے حاضر ہین سامعین
مومن خوشی سے شیر وشکر ہون ضرور ہی
تصدیق عین دین ہی تکذیب عین کفر

تاریخ بست وہفتم ماہ رجب ہے آج
لبیک کی صدا ہی تمنا کا لب ہی آج
معشوق بھی خلوص ہی خلوت بھی سب ہی آج
ہندوستان بھی اپنی نظر مین عرب ہی آج
کہائین کہلائین عید کرین مستحب ہی آج
صدیق گو کوئی آج کوئی بولہب ہی آج

کہ اُنکے جلوس کے لیے کرسی ہے عرش پر
ایا براق کسکے سواری کے واسطے

اُسکا مکان دلی فتدلی لقب ہی آج
دربار ذوالجلال مین کسکی طلب ہی آج

حضرت کا یہہ غلام سخا جسکا نام ہی
مضطر ہے بیقرار ہی اور مضطرب ہے آج

ردیف حاے حطی

تیری صدقہ سی ہے ضیاے صباح
خاک یثرب ہی کیمیای صباح

لا یہان تک ہی بوی گیسو کو*
ای نسیم طرب فزاے صباح

ہون زمین بوس بارگاہ کہین
چرخ ہا ہمکو بھی وہ دکہاے صباح

شام سے صبح تک یہہ کہتا ہون
ہای یثرب کی شام ہاے صباح

شام غربت عبث ڈراتی ہے
ورد مین ہی یہان دعای صباح

رمضان مین سحر ہے ہر شب کو
قبل اوس وقت سی کہ اے صباح

شام کو اے سخا دیا جس نے
رزق دیگا وہ ہے براے صباح

ردیف خاے

قرآن سی کم نہین ہی پئے حق پرست رخ
اللہ رے حضور کا قرآن بدست رخ

قرآن سی جنکو مس نہین اور شوق بھی نہین
کیونکر وہ دیکھہ سکتے ہین ہمت کی پست رخ

سارا ختن ہے زلف معنبر کے زیر حکم
کرتا ہی کل حلب کا اگر بند و بست رخ

شمع کے خوان و جلسہ اغیار کیطرف — کرتی نہین ہین جام توکل کی مست رخ

قدرت پہ اپنی شیفتہ حق ہو گیا سخا
دیکھا بنا کے اوسکا جو روز الست رخ

قائل ہے میری شعر کا شعری میان چرخ — آگاہ ہی میرا باعث ایجاد شان چرخ
دیکھو بچشم غور مراتب حضور کے — دیکھا ہی چشم چشم سی ہر ہر مکان چرخ
لکھی گیے ہین روضہ عالی کے مدح مین — اشعار کی زمین کسے ہویدا ہی شان چرخ
شمسہ تمہارے گنبد عالی کا شمس ہے — روضہ کی گرد کی بھی زمین ہی جنان چرخ
ایماسے آپ کے اہی قطب فلک چلے — ٹھہرین تمہاری حکم سی سیارگان چرخ
ہی شاہ راہ خلد تن انگشتری تیری — ہی مدحت زمین عرب نزدبان چرخ

لکھہ اس زمین مین اور بھی اشعار نعتیہ
منت سے کہہ رہی ہین سخا ساکنان چرخ

تیری ہی واسطے ہی زمین کیا زمان چرخ — ای رونق زمین و بلندی رسان چرخ
آغاز مدح یہہ ہے کہ یعطیک ربک — انجام یہہ کہ صل علے اور زبان چرخ
معراج مین حضور کے خدمت گذار تھے — پائی ہوی ہنوز زمین علسے امکان چرخ
ہوتا ہے وہ حضور کی باتون سی انصرام — وہم زمین مین ہو نہ میان گمان چرخ
ہر ہر نوالہ خور کو تیرے خوان فیض کی — خورشید ہی پسند نہ اک ریزہ خوان چرخ
ثابت ہی تیرے در کی زمین بوسیونکا شوق — رکھتی ہین ساتھہ سینہ خم کے سیارگان چرخ
تسلیم مین حضور کی گر کچھہ بھی فرق لاے — گردون نہ سر بلند ہو فرقدان چرخ
یارب عدو کی شان رہی غیرت حضیض — احباب کی شکوہ رہے رشک شان چرخ

فیض رسول پاک سے میرا کلام نعت
پڑھتے ہین کس خوشی سے **سخا** قدسیان چرخ

ردیف دال

یہہ بھی منزل کڑی ہی روزن دیوار بند — سلسلہ اپنی تصور کا نہین زنہار بند
صاف کہلجاتے ہین ہر طلب سورہ والشمس کے — جب خیال رخ مین کرلیتا ہون چشم زار بند
یہہ خیال پُر اثر اور یہہ کسیکا انتظار — خواب مین بھی تو نہین ہوتی ہے چشم زار بند
آپکی صورت کا سودا حضرت یوسف کو ہی — کردیا ملک عرب نے مصر کا بازار بند
بلبلون پر آب زمزم کی فدا ہین بلبلین — گل ترے صدقہ کو لائی ہر چمن ہی کار بند
مدح گوئی مشغلہ ہے کام ہی عرض درود — مدتون سی ہون اسی تعمیل کا مین کار بند
یا محمد المدد جس معرکہ مین کہدیا — کیا عدو کیا اوسکے ہستی ہوگئی تلوار بند
مرد مومن خیز ہی بیشک عرب کی سرزمین — دیکھہ لے یہہ معجزہ جاکر وہان زنار بند
محفل مولود ہی مومن کری دل کہول کر — یاالٰہی ہو کہین یہہ باہمی تکرار بند
سدِ راہ شوق کیون ہی انتظار قافلہ — کربلا جانے سے ہوتی ہین کہین زوار بند
کہل رہی ہین موہنہ برائی پر یہہ کیسی بات ہے — اور زبان بہر ضمیر اذ ہما فی الغار بند
آدمی کو مضطرب ہونا قصور عقل ہے — رزق ہوتا ہی نہین ذی روح کا زنہار بند
یکنظر فرماکہ مستغنی شوم زابنای جنس — کیون وظیفہ ہے ہمارا آجکل سرکار بند
نعت گوئی اور زبان گویا خدا کا کام ہی — بلبل سدرہ نشین تک کی ہی یہان منقار بند

بنعت بند شاعر مشہور کے انداز پہ ؎
مین بھی مدحت گر ہون لکھون ای **سخا** دو چار بند

خالق انس وجان کو ہی آپکی ہر ادا پسند
آپ کی بال بال کو حق نے کہا ہی سلمو
مدح طراز مصطفےٰ مین ہون خدا کی فضل سی
شان کرم ہی اور تو اپنی نظر مین دائما

نام خدا حضور ہی خلق مین ہین خدا پسند
چشم ہے جدا نظر نوک مژہ جدا پسند
اہل سخن کو ہو اگر میری غزل ہی ناپسند
صاحب رز کی التجا ہسکو نہین ذرا پسند

سبھون کہ آرزو ملی جانون کہ مدعا ملا
میری ثنا طرازیان گروہ کرین سخا پسند

خدا ہی سے بہتر ہی نور محمد
سلاطین آفاق سے کم نہین
ہمین آرزو ہے کہ ہمکو ملے
سنائین ہمین والشریو کی صدا

ظہور خدا ہے ظہور محمد
غلامان نزدیک و دور محمد
حضوری بزم سرور محمد ق
کنوئین شراب طہور محمد

مدینہ مین جا کر سخا شوق ہے
پڑھون یہہ غزل مین حضور محمد

لکہون مدحت خط و خال محمد
محمد ہے دانائے رمز خدا
جمیل کی روداد ظاہر ہوئی
خدا کو اداجسکی بہائی وہ ہین
یہہ سیم اور یہہ جا رحطی ملے
میری بات بن فرق کیون آیگا

بنون پیش دست بلال محمد
خدا ہے شناسائے حال محمد
تصور مین آیا جمال محمد
یہہ ابرو ہی رشک ہلال محمد
ہمن عین نور جمال محمد
مددگار ہین ہیم و دال محمد

سخا دل سے اس قول کو مانئیے

خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ

ردیف ذال

آج وہ لکھہ رہی ہین ہم کاغذ
صاف ہی تختۂ ارم کاغذ

فرض تھی تیری گر نہ مدح گری
کیون بنا ہی گرے قلم کاغذ

آب خوردہ نہو غمِ شہ مین
دیکھہ اسے جوش چشم نم کاغذ

ق

جستجو کیون کرین سیاہی کی
ڈھونڈہتی کیون پھرین قلم کاغذ

نقش دل مدحت رسول کرین
اپنے دل کو بنائین ہم کاغذ

بخشش عام کے تصور سی
زرفشان ہو دم رقم کاغذ

شغل تحریر مدح اور سخا
ہاتھہ سے چھوٹتا ہی کم کاغذ

ردیف راے

عدو کو زعم عبث ہی کشیدہ صف ہوکر
پناہ دینگا شاہ نجف ہوکر

دباو فرقۂ اشرار کا ہمین کیون ہو
امیدوار ہی ارشاد لاتخف ہوکر

تری کرم کی توقع یہ اپنا قدغن ہی
نکل سکے نکوئی غیر اسطرف ہوکر

حضور جو سر تیغ نگاہ دکھلا دو
عدو سلام کو حاضر ہون سر بکف ہوکر

نہوگا گوشہ مین جلوں کا کھینچنا خالی
دعا رہیگی کبھی تیر بر ہدف ہوکر

کہان ہی چشم عزا دیدہ آج عشرہ ہی
بناے اشک کو رشک گہر صدف ہوکر

سخا یہہ قصد ہی گر راست آگئی تدبیر
پے طواف حرم جائینگے نحیف ہوکر

تابع بشر زمین پہ ملک آسمان پر
جاری ہی حکم آپکا دونون جہان پر

عرض درود اور لب معجز بیان پر
گویا یہہ کام فرض ہی لب پر زبان پر

سیفی دعا نثار ہی ترکش کی شانپر
قوسین ہی فدا تیری ادنی کمان پر

مسند نشین پہ ہمکو نظر ہی نہ جان پر
تکیہ کیے ہوی ہین ہو المستعان پر

کہتا ہی شوق محفل مولود پاک ہی
چھڑکاؤ آج عطر کا ہو ہر مکان پر

اک عمر اوسکی سیر پہ رہی آپ کے قدم
کیونکر زمین کو ناز نہو آسمان پر

مدحت طرازی خم ابرو سی آپ کی
قبضہ ہماری کلک کا ہی اصفہانپر

ہمکو بھی بود باش مدینہ نصیب ہو
ہم بھی جھکای سر کو رہین آستان پر

پابند آب و دانہ ہون دانا ہی دل ہین آپ
راضی ہون کب سکونت ہندوستانپر

تم عین لطف خالق یکتا کی شان ہو
تمکو نظر ہی خلق کی امن و امان پر

محو لقای پاک رہین عین فرض ہی
اطفال پر ضعیف سنون پر جوان پر

تکبیر سنکے حاجت موزونکی یاد ہو
نام انکا ورد ہو بانگ اذان پر

دیتی نہین تحکم بیجا سی ہم کبھی +
تکیہ ہی ہمکو وہ ہو المستعان پر

اللہ رے تصور صادق سخا کو آج
دکھلا رہا ہے سیر مدینہ مکان پر

سو سو درود ایک محمدؐ کے نام پر
گویا زبان ہے مدح طرازی کی کام پر

سرگرم ہی براق وہان تک خرام پر
جلتے ہین جبرئیل کے پر جس مقام پر

آقا مدد کے واسطے بھیجو بلال کو
الزام دے رہا ہے کوئی بے خطا کیے
خالق سے رہروان مدینہ کیواسطے
زوار کسل راہ کی ایذا نہ پا سکیں

ف

افکار کا یورش ہی تمہاری غلام پر
اور مستعد ہی کوئی غلط اتہام پر
تاکید ہے یہہ خضر علیہ السلام پر
محفوظ ہر گزند سے ہون ہر مقام پر

ف

سائل کو عام اس سے کہ دشمن ہو وہ حبی
دہبہ کہیں نہ آئے سخا اپنے نام پر

تنکا ہو کبھی نہ کوئی تن کر
پھر فکر ترقی سخن کر
اچھا کوئی لکھہ کے اک مخمس
مائل ہے سخا سکوت پر کیون
کچھہ اور بدل کے قافیہ کو
یارب مجھے کچھہ تو مطمئن کر
جاری میرے لب پہ یا الہی
محفوظ رہون مین گردشون سے
دکھلا ہمین شان کبریائی
ہر بحر سی ہمکو بہر تزئین
ہر رات کو شب برات کردے

بگڑے نہ بشر اٹھی بن کر
اے طبع محامد حسن کر
پھر نذر جناب پنجتن کر
روٹھے نہ عروس خامہ من کر
اظہار کرامت سخن کر
راتون کو پڑھون درود گن کر
پھر صل علی محمدن کر
افلاک کو شوق سے ہمسن کر
قبضہ مین ہمارے انس و جن کر
آئین ورشا ہوار بن کر
اور عید ہمین ہر ایک دن کر

اگرچاہے سخا رضا تو اوس کی
اللہ کی یاد رات دن کر

یوسفی صورت جدا ہی مصطفائی شان اور
ظاہری جاہ و حشم پر ہم گمان کرتی ہین
اہل یثرب اور یثرب کی ہو کس سے ہمسری
رخ تجلی زار آنکھین عین نظارہ طلب
گل کو کس منہ سے کہے رخ کی مشابہ عندلیب
دست بستہ ہر ملک ہی سو کشادہ باب خلد

جزو دان زینت صحیفہ اور ہی قران اور
غور سے دیکھا سلیمان اور ہی سلمان اور
آپکی زائر جدا جنت جدا رضوان اور
ہم بتاتین آپکو زوار کی پہچان اور
گل کی رنگت اور ہی اور رخ کی عز و شان اور
محفل ہو لو دین کچھہ آج ہے سامان اور

اس توقع پر کہ خود جا کر مدینہ مین پڑہون
لکھہ رہا ہون ای سخا مین نغمہ دیوان اور

طرز موسی اور کچھہ ہی آپکی گفتار اور
وہ خلایق سیر یہہ محبوب خالق کا مشیر
جانتا سارا جہان ہی فرق نفل و اصل کا
متقی انصاف پرور داد گر کف ارگش
مرتبہ کو کسکے دکھلاتا ہی چشم غور سے
کام بگڑا ہے الہی دیکھئے کیونکر بنے
آپکا ظل حمایت ہی تو کچھہ پروا نہین
مجھسے ناحق تم الجھتے ہو بہت پچتاوگی
مین تو حاصل کر چکا اپنی بحالی کی سند

رب ارنی اور ہی معراج کا دیدار اور
باغ رضوان اور یثرب کا گل و گلزار اور
عنبر و سارا جدا گیسوے عنبر بار اور
جانشین بھی آپکی تھے آپ ہی سے چار اور
ثانی اثنین دیکھو اذ ہما فی الغار اور
یا الہی ارادہ اور کچھہ ہی اور وہان تکرار اور
خواہش دل اور ہے نیت اغیار اور
میرا آقا اور ہے اور آپ کی سرکار اور
اور تم یہہ چاہتے ہو مین رہون بیکار اور

پھر آمرزش ہے کافی اسقدر مدحت گری
اب نہ لکھو ای سخا اس بحر مین اشعار اور

اے شیر کے نور عین انظر
حضرت کا دو چار اور بی چین
ہین اور جفا سے چرخ گردون
ہین اور عدو کے غل غپاڑے
نور نظر نبی نگاہ سے
دنیا کے نظر سے ہم گرے ہین
ما شاء اللہ و چشم بد ور
اے عاشق حق حبیب احمد

انظر انظر حسین انظر
ایجان نبی کے چین انظر
ہین اور بلائے دین انظر
ہین اور یہہ شور و شین انظر
جان زہرا کے چین انظر
ای سرور مشرقین انظر
مستجمع زیب و زین انظر
مستوجب مدحتین انظر

طالب ہی سخا بھی اک نظر کا
از بہر حسن حسین انظر

ردیف زای معجمہ

قصد یثرب ہی ناتمام ہنوز
کار کام و زبان ہی غیبت ہین
دل ہے روحی لک الفدا ساماں
رمضان بھی رہیگا کب خالی
آچکا اور نہو چکا ہم سے
اپنی قسمت بگڑ رہی ہے مگر

روز ہوتی ہی صبح شام ہنوز
الصلواۃ اور السلام ہنوز
لب ہی لبیک اہتمام ہنوز
ہے سفر و قف انتظام ہنوز
بند و بست ہے صیام ہنوز
کوئی بنتا نہین ہے کام ہنوز

پاس کیا ہے کہ کچھہ کسیکو دین

مسمّی سخابین براے نام ہنر

ردیف سین مہملہ

ہم اور وقت رویت ماہ رجب ہی پاس
قران کی جا خیال زبین عرب ہی پاس

گیسو کا اور روے کتابی کا اتصال
کہتی بیاض صبح کی مضمون شب ہی پاس

کہتا ہی شوق طول ہو عرض درود مین
جب تک زبان ہی پاس دہن پاس لب ہی پاس

عرش برین کو فرش مدینہ سے ربط ہی
دیکہو عرب کی لفظ مین تم عین رب ہی پاس

خالی نہین ہی فکر سخن سی سخا کبھی
دیوان نعتیہ کی جگہہ منتخب ہے پاس

ردیف شین منقوطہ

دیکہکر تیرے کرم کی بارش
برق ٹہنڈی ہوئی چمم کی بارش

چشم بر راہ یہہ مغموم بھی ہے
دیکھ اے ابر کرم کی بارش

باغیون کے سر و تن سی پوچھو
برش تیغ دو دم کی بارش

دم لیا تند ہوا نے بارہی
ق
کم ہوئی وہ چلے سم کی بارش

آج بدلی ہوئی کیفیت ہے
مہمان ہی کوئی دم کی بارش

یا تو رہتی تہی نظر مین اپنی
ف
عین دنیار و درم کی بارش

اب نہ وہ جوشش گریہ مین اثر
اور نہ وہ دیدۂ نم کی بارش

آج فرصت ہی نہ دی نالون نی
دن گہٹا اور نہ کم کی بارش

نعت گوئی ہے سخاؔ کا پیشہ
مدح سنجی ہے قلم کی بارش

ردیف صاد مہملہ

یہہ الف اوسکا ہم عدد ہی خاص
حا حطی ہے صاد کے قابل
میم حضرت کے نام نامی مین
سرو شمشاد کیا ہی طوبی کو

عین جو اوّل احد ہے خاص
دال ولدار یونکی حد ہی خاص
مرسلیت کی ایک مد ہی خاص
شوق وارفتگی ہی قد ہی خاص

زائران حریم دولت مین
ظاہر اک سخاؔ ہی بد ہے خاص

ردیف ضاد معجمہ

حج ہے مانا کہ سالیانہ فرض
شوق کہتا ہے چل مدینہ کو
ہے بہانہ فقط یہہ بزم غزا
قورمہ گر نہین ہی غم ہی سہی

ہے مدینہ کا روز جانا فرض
دیکھ کچھہ لطف نجگانہ فرض
چشم کو اشک ہی بہانہ فرض
کچھہ تو ذی روح کو کہانا فرض ہے

اے سخاؔ خاص روزہ دار کو ہی
عید شوال کا دوگانہ فرض

ردیف طائے

مصحف رخسار اقدس پر یہ کیا اچھا ہی خط
مصحف رخ پر نمائش سبزہ خط کی نہ پوچھہ
گاہ قربانت شوم لکھون گہی روحی فداک
ہم ہین اور مدحت طرازی مدینہ واہ واہ

ایک عالم نی غلامی کا اسی لکھا ہی خط
ہوبہو واللیل کا مضمون ہی اور زیبا ہی خط
ہیچ سنجی کیلیے موزون یہ سرتاپا ہی خط
آجکل نایاب ہم فکر سخن عنقا ہی خط

بد نویسی اے سخا سدرہ تحریر ہی
باعث تکلیف خوانندہ نگرانپا ہے خط

ردیف ظاء

ہمکو وصف کاکل شبگون ہی حفظ
ہے نبی اپنے زبان پر یا کریم
مصحف رخسار پر رہتے نظر
عرض کا موقع تو پائین ہم کہین

سورہ واللیل کا مضمون ہے حفظ
کاف ہمکو حفظ ہی اور نون ہے حفظ
ناظران خوانو نکو ناموزون ہے حفظ
سرگذشت خاطر محزون ہے حفظ

عرض ہیگی ہاے یثرب کو سخا
اپنے دیوان کا بہت مضمون ہی حفظ

ردیف عین

بزم مولد مین کرہی کچہ کام شمع
بزم مولد مین رہی تہی رات بہر
آج خوشنود یکا پروانہ لیے

لو لگاے رہتی ہے سرشام شمع
ف گرم خدمت داخل خدام شمع
آرہی ہے لو وہ خوش اندام شمع

حاضری تو پائین اوس دربار کی
تم رہو بیٹھے رہی خاموش وہ
منکر و تعظیم پر سرگرم ہو

ق

کاش ہو جاے ہمارا نام شمع
کب اوٹھا سکتی ہی یہ الزام شمع
بے ادب کی حقمین ہی صمصام شمع

آج ہم سے دل جلون ہی ای سخا
سوختن کا مادہ ہے وام شمع

ردیف غین

بزم کے اندر ہی یا باہر چراغ
محفل ہو لود کا اللہ ری فیض
روشنی بزم کی عظمت نہ پوچھ
ہین وہ زالوا نبیا بیٹھے ہوئے
آپ سے یثرب کو ہی حاصل فروغ
سرزمین ایسی نپائیگا کہین

ق

نور آگین ہی یہان کا ہر چراغ
بنگیا ہی خسرو خاور چراغ
ہی یہان ہر مشتری پیکر چراغ
شمع ہے خاموش اور ششدر چراغ
اور یثرب ہی سے روشن ہر چراغ
آسمان ڈہونڈہی اگر لیکر چراغ

گرم توصیف مدینہ ہون سخا
اپنا مطلع ہے کہ روشن ہی چراغ

رنگت و کہای خلق مین کوئی ہزار باغ
کیونکر ہو سرزمین عرب ہی وہ چار باغ
ربتا ہے بسکہ لایق نذر عرب نہین
نزدیکیان حضور سے اس سرزمین کو ہین

اسلام کا ہی اور ہی تازہ بہار باغ
پای کہان سے شان کی بہار باغ
کم پائیگی یہ اپنے بہت شرمسار باغ
کہلا ی دور گیا ہی مدینہ کا خار باغ

وہ تازگی ہے گلشن دین رسول پر
صمصام ابدار کے پہل کو عدو ملک
اللہ رے سرزمین مدینہ کی تازگی
حضرت کی جانشین ہین محبو نکی دل نشین

باغی ہی اوسکے حقمین کہین بار بار باغ
پہولا ہوا تبا ئین لب جوئبار بلغ
بلبل فدا ہی گل ہی تصدق نثار باغ
مرغوب شش جہت ہی یہ رومال چار باغ

اشعار نعتیہ ہین سخا کی بیاض مین
رکہتا ہی اپنے جیب مین مدحت نگار باغ

ردیف فاے

ای شہ آسمان وقار نجف
سرمۂ چشم انتظار ہی ہو
رشک خورشید ذرہ ذرہ ہی
صاف شان خدا دکہاتا ہے
آپکا مدفن مبارک ہے
سیر رکہتا ہی سیر جنت سی

مین بہی دیکہون کبہی بہار نجف
وہ تجلی فزا غبار نجف
غیرت گل ہی خار خار نجف
یہ یمین نجف یسار نجف
کیا جگہ ہے نجف نثار نجف
کس مزہ کا ہے انتظار نجف

چل نجف اور بہار جنت دیکہہ
ای سخا اے ثنا نگار نجف

ردیف قاف

اپ کو ہر ناظر دستور حق
جانتا ہے نور حق منظور حق

احمد بے میم گر تمکو کہین ✣ حق بجانب ہی کہ ہو تم نور حق
ہر زبان کیونکر انا الحق کہہ سکی ✣ ہو ہر اک حلاج کب منصور حق
یا الٰہی چشم بد اوس تک نہ آئی ✣ سال مولد جسکا ہی منظور حق

اور بھی لکھہ کچھہ بدلکر بحر کو ✣
ہی ابھی باقی سخا مذکور حق

حضرت کو جان لیجیے بس دلسی نور حق ✣ اور آپکے ظہور کو کہیئے ظہور حق
معراج کا معاملہ خاص کچھہ نہ پوچھ ✣ حق کا وفور شوق کہین یا سرور حق
یہہ مرتبہ یہ فیض تقرب یہ لطف خاص ✣ بتلاؤ کس نبی کو ملا ہے حضور حق
جو حق شناس لوگ ہین حق اونکی پاس رہے ✣ وعدہ کا جنکو پاس نہین ہین وہ دور حق

سرمست وصف ساقی کوثر رہو سخا
لینا ہے اونسے جام شراب طہور حق

ردیف کاف

یہہ خیالات اور یہ ہم کب تک ✣ کب تک ای مقصد آئیم کب تک
مشغلہ روز ازمائی … کا ✣ ای فلک ای جفا شیم کب تک
ہین زمین بوس بارگاہ نہون ✣ کب تک ای چرخ پر ستم کب تک
برق چمکائے آہ تا بہ کجا ✣ اشک برسای چشم نم کب تک
ضعف قوت دکہائیگا تا کے ✣ ناتوانی ہی اور ہم کب تک
المدد ای وفور خواہش دل ✣ ہین ہون زینت حرم کب تک

کچھہ تو یادِ خدا کرو لب پر — ہیکدہ تا کجا صنم کب تک

ای سخا اب خدا خدا بھی کہو ٭
یہہ خودی تا کجا صنم کب تک

لبیک کا ولولہ ہی کب تک — ای شوق زبان تک کہ لب تک
پہچل کہین ای ہواے امید — پہچل مجھے گلشن عرب تک
دکھلاے مصحفِ رخِ پاک — بلواے اوّل رجب تک
قرآن سے آپ پر جو آیا ٭ — منسوخ ہین اولین کتب تک
چاہا تمنے تو کام نکلا ٭ — حائل نہوا کوئی سبب تک
ارکان مجاہدے بنے کو ٭ — پہونچا ای فرض تو مستحب تک
اللہ رے سرگذشت گیسو — ہوتی ہی طویل منتخب تک
تو ہی کہ گدا کو سلطنت دی — درکار نہین تجھے سبب تک

ہر روز سخا کو یا الٰہی ٭
ملتا رہے رزق واجب تک

ردیف گاف

ہمنے مانا کہ گرم تر ہی آگ — آپ چاہین تو بی اثر ہی آگ
نار کونی کے بعد بردا ہے — اہل خلت سی بے خبر ہی آگ
واجب النار کی عناصر ہین — خاک تو کم ہی بیشتر ہی آگ
وہ بھی ہین تیری خاکسار زمین — کالبد جنکا سر بسر ہی آگ

اسکو پانی ہے کوئی سخت سزا — آج کل خوب زور پہ ہی آگ

اسکا مضمون بھی ای سخا ہی گرم
اس غزل کی ردیف گر ہی آگ

ردیف لام

للہ الحمد کہ پھر آیا ربیع الاول — پھر ہمین زیست نئی دکھلایا ربیع الاول
پھر ہوئی محفل مولود کی رغبت پیدا — پھر ہمین خوشخبری لایا ربیع الاول
پھر ہی ای ماہ مبارک ترا جلوہ گھر گھر — پھر ہی عالم پہ ترا سایا ربیع الاول
عطر فردوس کا چرچا وہی پھر چار طرف — حق بجانب ہو کہ عطر ایا ربیع الاول
آخر العہد نبی اسکی زبان پہ پھر ہے — اسلیے چاند یہ کہلایا ربیع الاول

پھر تصور مین زمین بوس مدینہ ہی سخا
پھر سخا پر ہی ترا سایا ربیع الاول

مبارک غلامان آل رسول — مسطح ہے دامان آل رسول
سیادت جلالت کرم گستری — یہ سب کچھ ہی شایان آل رسول
زمانہ مین پھولے پھلے بار بار — اٹھی گلستان آل رسول
لباس انکو آیا ہی تطہیر کا — زہے شوکت و شان آل رسول
خدا خوش رسول خدا اور خوش — یہ وہ ہین ہین قربان آل رسول
مضامین عالی کی آمد ہے روز — حضور ثنا خوان آل رسول

سخا کیا ہے گر سخت ہے رستخیز

من و دوست داماں آل رسول

بدلے ہوئی ہواکے بہت غم ہیں یارسول
محشر کی دار و گیر سے ہمکو بچایئے
للہ اپنے قوت بازو کو بھیجیئے
پھر خدا پیاس ہماری بجھائیے
حضرت کی ماہ رو کی عزاداریاں کریں
درہم کہاں کہ دل کی ہوس ہم نکال لیں
تدبیر وہ کہ نقص ہیں جسمیں ہزار ہا

یا مرسل الریاح ہی اور ہم ہیں یارسول
دنیا کی انتشار رہی کیا کم ہیں یارسول
صرف صدای خند بیدے ہم ہیں یارسول
گرم سفر ہیں تشنہ زمزم ہیں یارسول
امیدوار ماہ محرم ہیں یارسول
یہاں ہوش تک بھی درہم و برہم ہیں یارسول
تقدیر وہ کہ ننگ اب و غم ہیں یارسول

للہ کن بحال سخا ایک نگاہ مہر
ہم آپ کے فراق میں بیدم ہیں یارسول

فرض ہو من پہ ہی ولای رسول
وادخلو جنتی سناتا ہے
سرمہ دیدۂ بصیرت ہے
دیکھ کے وجد او صل علی
تو ہے اور شان دار شانہ پر
ہو زیارت رسول کی حاصل

حقتعالے ہی بتلائی رسول
زائرون کو محل سرائی رسول
چشم بددور خاکپاے رسول
اور ہم منقبت سرائے رسول
بل بے گیسوی مشک سائی رسول
یا الٰہی مجھے برائے رسول

ہی بڑی بات اور چھوٹا موںہہ
ای سخا ہم ہیں اور ثنای رسول

ردیف میم

اللہ کو تم نہ تو کہین ہم
اوٹھے ہین کہ استجب دعائی
اخلاص سے نے مستعد کیا ہے
الحمد نگار اور خامہ
رتبہ سے حبیب حق کو واعظ
صلو کا مسودہ سنا ہین
گیسو کی صفت ہے مختصر سی

ہان جل جلالہ کہین ہم
اب بیٹھہ کے قبلہ رو کہین ہم
قل تا بہ یکن لہ کہین ہم
اس خام کو پختہ خو کہین ہم
واقف جو نہین ہی تو کہین ہم
کیفیت سلمو کہین ہم
واللیل جو مو بمو کہین ہم

زوار کو اے سخا فرشتہ
کہتے ہین کہ وادخلو کہین ہم

ہی محفل مولود جہان جان گئے ہم
اک قبر کی ہم بھی کسی گوشہ مین جگہہ پائین
اس عالم فانی مین کبھی چین نہ پایا
دانا کو توکل سے ہے اک مرتبہ حاصل
کیا قو ہے کہ محبوب الہی کی ہی مدفن
وہ محو تصور ہین اگر عرش کو دیکھا
چنبر یکہ مراہست ہمین عجز و نیاز است
آرزو گئے غیر سبب اور متواتر

دوڑی ہوی پڑھتے ہوی قران گئی ہم
ای یثرب و بطحی تیری قربان گئے ہم
آئی تھے تہید ست پر ارمان گئے ہم
زیرہ نملا لاکھہ خراسان گئے ہم
گردون نے زمین سے یہہ کہا مان گئی ہم
مشکوئے محلی ہے یہہ پہچان گئی ہم
یہہ لب پہ بغل مین لیے دیوان گئی ہم
کہتی ہین یہہ سب مجھسے میری اوسان گئی ہم

رہتا ہے تنا گوئی یثرب مین سخا بھی
سحبان ہی یہ گویا اسے پہچان گئی ہم

بہت ہی خوش ہین تصور سے او خیال سے ہم
کہ روز ملتی ہین محبوب ذوالجلال سے ہم

حضور کے رخ و ابرو کی ہم فدای ہین
قمر سے خوش ہین نہ کچھہ مطمئین ہلال سے ہم

ثنا طرازی گیسو مین ہو بسر یا رب
چھٹین کشاکش دنیا کی ہر وبال سے ہم

ہمین شعور رسی ہو نہین ہے سیکھین گے
ثنا طرازی گیسو مگر بلال سے ہم

شب برات ہی ای کاش آج روزی ہو
وہ رزق جسکے طلب مین ہین ایکسال سے ہم

یہ کسکے تیغ نگہ کا ہے زخم سینہ مین
کہ خوش نہین ہین رفو اور اندمال سے ہم

وہی ہین ہم کہ تردد سے آشنا بھی نہ تھی
وہی ہین ہم کہ لگے رہنی خستہ حال سے ہم

کہین یہ کس سے کہ خود رفتگی نصیب ہوئی
جناب والد ماجد کے انتقال سے ہم

سخا نصیب زیارت ہو گر مدینہ کی
نجات پائین تردد سے ہم ملال سے ہم

ردیف نون

افتادگان جادہ مقصد مین ہم بھی ہین
شاہا نظر کہ بود و بد اند مین ہم بھی ہین

تیرے کرم سے دور نہین ہے کہ خلد پائین
مایوس مغفرت مین او نہین بد مین ہم بھی ہین

تم کیا تمہاری حکم سے بوذر نے بارہا
پرزر کیا جہان کو اوسی مد مین ہم بھی ہین

کسری زیادہ یاد دلاتی ہین آپ کو
مرہون یکہزار و یکصد مین ہم بھی ہین

تکیہ کئے ہوی ہین عنایت پہ آپ کی
خواہندگان تکیہ و مسند مین ہم بھی ہین

لبیک ہر زبان ہے کہے روحنا فداک
روح الامین کیطرح خوشامد مین ہم بھی ہین

فضل خدا سے ربط ہی اپنا احد کے ساتھ
ہی ہیم کا یہہ قول کہ احمد مین ہم بھی ہین

طوبی ہی کچھہ نہال نہین ہی بہشت مین — وارفتگان منزلت قد مین ہم بھی ہین

کہتا سخا یہ کیون نہین ہمپر بھی ہو نظر
چرخ ستیزہ خو کی شہبازو مین ہم بھی ہین

اوصاف ایک خسرو گردون مکان کے ہین — اس شعر کی زمین پہ گمان آسمان کے ہین
دیکھا کیے ہین اونکو تصور کی راہ سے — پردی ہماری آنکھہ مین دیکھو کہان کے ہین
موزون کیا ہے وصف کمر ہمنے بل بہم — اسرار غیب نام اسی چیستان کے ہین
حضرت کا آستانہ ادب کا مقام ہی — روح الامین خطاب یہان پاسبان کے ہین
آمادہ سفر ہین مگر پاشکستہ ہین — ہم منتظر زبان مبارک سے ہان کے ہین
اللہ رے فیض مدح طرازی مصطفے — قایل ملائکہ بھی ہماری بیان کے ہین

کہتے ہین لوگ مدح طرازی کی وجہہ سے
سحبان سخا بھی کشور ہندوستان کے ہین

روح الامین کی علم مین کب یہہ عمل نہین — سدرہ پہ حاشیہ ہی ہماری غزل نہین
کیا مدح مصطفی کی نہین ہی خدا پسند — کیا نعتیہ کلام ملائک عمل نہین
اوس قد خوشنما کو کہین نہ ظُلّہ — سایہ فلک بھی جس سے کہ دست و بغل نہین
اہل یقین کو نعتیہ مضمون سے عشق ہی — دیوان ہمارا جسمین نہو وہ بغل نہین

مستغنی المزاج تو ہے اہل دل تو ہی
مانا سخا امیر نہین ذی دول نہین

سخت عاصی ہین بہت بد ہم ہین — ہم ہین اور بوسہ اسود ہم ہین
منتظر ایک ہین جبرئیل امین — ایک خود رفتہ آمد ہم ہین

قل ہو اللہ احد کی صورت
المدد اے اثر زود رسی
جسکو عادت ہی تملق کی نہین
جمع جو خرچ سے باقی نہ رہے

جو کہا کرتے ہین احمد ہم ہین
تا کجا بودہ بیداند ہم ہین
جس سے آہی نہ خوشامد ہم ہین
اپنی قسمت مین ہی وہ مد ہم ہین

نام کس مونھہ سے بتائین اپنا
اے سخا ننگ اب وجد ہم ہین

تصور مین ملک عرب دیکھتے ہین
تصور کے صدقہ کہ جب چاہتے ہین
زبان پر ہی محبوب حق کی ثنا
عدو ہمکو آنکھین دکھاتے ہین روز
تری راہ تری عنایت کی راہ
معاند کو خاموش پاتے ہین ہم
ترا مثل دنیا مین پاتے نہین
بشر جو خدا جو ہین اور دور بین

یہہ تصویر وہ ہے کہ سب دیکھتے ہین
زمین زیارت طلب دیکھتے ہین
کہ آئین گوشہ تاق لب دیکھتے ہین
بہانہ نکولی سبب دیکھتے ہین
ق جہان ای رسول عرب دیکھتے ہین
عدو کو بہت مضطرب دیکھتے ہین
تواریخ کی جو کتب دیکھتے ہین
عرب عین نزدیک رب دیکھتے ہین

خدا جانے کیا بات ہے اندنون
سخا کو بہت مضطرب دیکھتے ہین

مزہ ہے زندگی کا عرب مین
زیارت روضۂ محبوب حق کی
در دولت سرا تک کاش پونہچون

مسیحائی ہی گویا ترے لب مین
سدا اسبجھا کیا ہون مستحب مین
بسر ہو زندگی عیش و طرب مین

زیارت کی تمنا ہی ہین جو جو
جبین ہوا در سنگ آستان ہو
تقرب ہای رب پروال ہی عین
اجابت تک پہنچ جاتی ہی اکثر
فلک کو عرش کو کرسی کو دیکھا

زیادہ مضطرب بندہ ہی سب مین
مصمم کر چکا ہیہ قصد اب مین
نہین ہی عین ہیہ بفظ عرب مین
دعا فرط تردد مین تعب مین
نگذری اور اک ساعت بھی شب مین

سنجا آقا تیرا فریاد رس ہے
توقف کیون ہی عرض با دجب مین

رقم محامد گیسوی مشکبو نکرون
خلاف وا ب ہی حضرت کا نام نامی لون
لب دعا کا سعادون ملا یہ لب گویا
خدا کی حکم کی تعمیل فرض ہی کیونکر
ادای نوز نگاہ نبی ہین جو نکلے
خیال مین بھی خطا ہی اگر بلا ئین لون
اٹھی ہین بھی توکل کی لطف بچہ ہا پاون
رہو نمین ساقی کوثر کی عشق مین سرشار
ہزار فکر سہی مین ہون اور قناعت ہی
جو پاون توڑ کی بیٹھون تو مدعا ہاتھ آئے

قلم کو عطر سے جبتک کہ شست شو نکرون
مین غسل تا کہ نا ہر پون نیاد ضو نکرون
جگر کی زخم کو منت کش رفو نکرون
ادای سعنی صلوۃ و سلام نکرون
مین ایسی اشک کی کیون سعی آبرو نکرون
خیال برہمی زلف مشکبو نکرون
وہ ہاتھ آئی مجھے جسکی آرزو نکرون
تلاش مغبچہ کوزہ و سبو نکرون
چمن مین جا کی بھی تفتیش رنگ و بو نکرون
حصول مطلب دل ہو جو آرزو نکرون

وہ سرزمین مدینہ ہوا ی سنجا کہ جہان
خیال گردش چرخ ستیزہ خو نکرون

پاے گذر فدک کی پہلو نہین فواک مین
ہی مدتون سے خوشہ انگور تاک مین

تن کو ہوس ہی ہو ن ورا اقدس کی خاک مین
دل مشتعل ہے نغمہ روحی فداک مین

شوق ولی ہی روضہ اقدس کے روبرو
لبیک مین کہون کبھی روحی فداک مین

ہر آرزو و فلک کو زمین مدینہ ہو
شامل ہو نور شوق ہے تیرے کی خاک مین

احمد مین اور احد مین ہی تجنیس زائدہ
صنعت کی روسی فرق ہی کب اشتراک مین

کب تک فراق ای کشش شوق المدد
کب تک ہی شوق تنگ دل دردناک مین

ای آسمان تفرقہ جو بارگاہ تک
جاتا ہون مین تو رو رہی تصور کی ڈاک مین

مین اور میری عرض ہی تم اور تمہاری شان
اکسیر کا خواص ہو جا ہو تو خاک مین

دانتو نپہ میرے درد کا ہرگز نہ دانت ہو
نزلہ کے ہاتھ سے نہ کبھی دم ہو ناک مین

مین تندرستیون سی رہون دائما دوچار
ہان اشکبار رہون تو غم آل پاک مین

آقا سخا بھی منقبش نور قرب ہو
ارمان نہ ہو یہ گرکے ملین یہانکی خاک مین

زکوۃ دینے کے اپنی بھی گھر حساب نہین
الٰہی ہم بھی کبھی صاحب نصاب نہین

ہمین بھی جا ہووے میسر وہ فارغ البالی
کہاں تک بھی نہ منت کش خضاب نہین

نگاہ ہو نہ کبھی اپنے خوان منعم پر
بلا سے اونکے مربی نہین کباب نہین

زبانمین اپسے وہ تاثیر ہو خداوندا
کہ حرف حرف دعا ہائے مستجاب نہین

ہمارا خرچ رہے قید حصر سے باہر
نہ جمع خرچ نہین اور نہ انتخاب نہین

در طویلہ پہ حاضر رہا کرین زرگر
طلائی اور کبھی نقرئی رکاب نہین

ہمارا گھر بھی کبھی مرجع خلایق ہو
جناب ہم بھی تو قبلہ نہین جناب نہین

ہمارے دست نگر حاتم زمانہ ہون
عدو کو منزلت بولہب نصیب رہی
دکھائے اپنا تصوّر بھی صورت تصدیق

ہمارے آینہ گرد دالقرن خطاب نہین
ہم آرزو ہی کہ محو ابو تراب نہین
الٰہی ہم بھی مدینہ کے باریاب نہین

ہمارے شعر ہین جتنے کہ اس زمین مین سخا
اثر مین فرو نہین چرخ کا جواب نہین

ناواقفِ رموز فروغ واصول ہون
مین اور خیال سمع خراشی ملول ہون
وہ پُراثر بیان ہو مدینہ کی قصد مین
مضمون خوش کلامی حضرت کا قول ہی
حضار مین خیال کی دولت ہی حاضری
بیٹھون اگر تصوّر امداد باندھکر
فضل خدا سے شغل ثنا گستری تو ہی
سلطان کا ہون غلام سلیمان کا فخر ہون

مذہب ہی میرا عشق فنافی الرسول ہون
اور عرض حال کو یہ تمنا ہی طول ہون
جسکا کہ لفظ لفظ کہی مین قبول ہون
آیات بینات کا شان نزول ہون
زوار مین زراہِ تصوّر شمول ہون
دولت بکار او نکھے کہ بد وصول ہون
ناکہ ہیچکارہ ہون بالکل فضول ہون
سبحان کا ہم سبق ہون مدیح رسول ہون

آقا کی پرورش سے تعجب ہی کیا کہ آج
ہر آرزو کھے کہ سخا مین حصول ہون

مدحت گیسوی تا شانہ کہون
سنگریزونکا تکلم لکھون *
بزم مولد کے فضائل لکھون
اے خیال شب معراج بتا

عرض کو طول کا دیوانہ کہون
قصہ گریہ حنانہ کہون
شمع کو صورت پروانہ کہون
عرش کو آپ کا کاشانہ کہون

جو ہوا خواہ رخِ پاک نہو
پڑ بیجا ہے کہ مدینہ میں تمام

گل کو میں سبزۂ بیگانہ کہوں
جلوہ گر شوکت شاہانہ کہوں

دامِ گیسو کا گرفتار رہے
میں اوسی دل کو سخا دانہ کہوں

مداح رسول پاک ہوں میں
اُٹھا کے تو کان تک پونچ جائے
ٹھکراتے ہیں مجکو اہلِ دنیا
کہانی کے لیے ہی غم زیادہ
میں اور یہہ کشاکش تردد

کہتے ہیں شفا وہ خاک ہو نمیں
یہہ حال کہ وردناک ہوں میں
گو لائق صدتپاک ہو نمیں
ہر چند کہ کم خوراک ہو نمیں
زندہ ہوں مگر ہلاک ہو نمیں

ہی دست دراز ای سخا وہ
اور دامن چاک چاک ہوں میں

خدمت میں اپنی جد کی جہاں جاو یا حسینؑ
نامہ بہت سیاہ ہے اعمال کا میرے
بجز تفکرات ہی طغیانیوں پہ آج
رویا میں مدتوں میں تصور میں آپکی
اپنے عزا میں عین فریل الم ہی جو
ہی ایک امر خاص مجھے مشورہ طلب

کچھ سعی میرے حق میں بھی فرماؤ یا حسینؑ
نششی کن فکالسی بدلواو یا حسین
پھر خدا مدد کے لیے آو یا حسینؑ
رویا میں اپنی شکل تو دکھلادو یا حسینؑ
رلواؤ اور گھر مجھے رلواو یا حسین
حضرت کا فیض عام ہی تبلادو یا حسینؑ

دو اسقدر کہ خلق کو دون حسب آرزو
سچ مچ کا اب سخا مجھے کہواو یا حسینؑ

ردیف واو

دیکھہ لینا کہ ہوا کیلیے جفا ہونے دو
صبا جو اونکو ذرا اور خفا ہونے دو

صبر کا ہمکو نتیجہ نہ ملے ممکن ہے
جور ہونے دو معاندسی جفا ہونے دو

ہین زمین بوس مدینہ ہون مجھے خوف ہے کیا
بر سر جور ہی گر چرخ دوتا ہونے دو

منکرو بہر خدا مانع تعظیم نہو
بزم مولد کے مراسم کو ادا ہونے دو

اہل دنیا کے تملق کی خیالات ہٹو
مدح پردازی محبوب خدا ہونے دو

ہاتھہ یثرب کا سفر آہی تو پاؤنسی کہون
چشم اور سر کے بھی وعدہ کو وفا ہونے دو

زور بازوئے ہمیں ہے مددگار اپنا
غیر کو شوق سے سرگرم وغا ہونے دو

شافع حشر کی قامت کا ثنا سنج ہون مین
مجھکو کیا ڈر ہی قیامت کو بپا ہونے دو

دہن معجزہ آما کی صفت ہم سے سنو
خلق مین بحث لا علم لنا ہونے دو

ہمکو سرکار سے سحبان زمانہ ہی خطاب
نام کیواسطے گو ہم ہین **سخا** ہونے دو

قطرہ کو آپ چاہین تو خوبی مین غرق ہو
ذرہ پہ مہربان ہو تو خورشید شرق ہو

شان نزول سورہ واللیل زاہدو
گیسو کو گر کہو تو سرمو نہ فرق ہو

معراج کا بیان اثر بخش گر سنین
ہرگز نہ فلسفہ کو بھی انکار خرق ہو

یثرب کی باد صبح جو سر گریبان دکھائی
ہندوستان مین آم کی بجلی بھی برق ہو

یہ بحر جسکو پانی ہی زمزم کی آب و تاب
دیکھی کوئی سخا تو ثوابو نمین غرق ہو

درد سے مجکو محبت ہی کہ درمان تم ہو
ہادی فخر ہو فخر عربستان تم ہو
طائر سدرہ سی جس پر ہین ہزارون بلبل
کوئی پوچھے کہ نہ پوچھی مجھے پروا کب ہی
کس نبی کے لیے لولاک لما آیا ہے
ہین گلہ مند نہین ہین ہون اگر ہیچ ہیرس
تم بہر شکل ہو اللہ تعالے کو عزیز
تم سے گویا ہی مسیحا کو تلمذ کا شرف
ذرہ ہای دراقدس نے بہ پایا ہی فروغ
ایک اونگلی سے ہوا قرص قمر دو ٹکڑے

ہرزہ گردی کا ہون خوگر کہ نگہبان تم ہو
وہ گیا تم ہو کہ بخشندۂ ایمان تم ہو
وہ گل تازہ ہو تم اور وہ گلستان تم ہو
ہین کسی حال مین ہون خوش ہون کہ پرسان تم ہو
شان معبود ہو تم قدرت یزدان تم ہو
شکر اسکا ہی کہ با اینہمہ پرسان تم ہو
حسن افزای رخ یوسف کنعان تم ہو
روشنی بخش کف موسئ عمران تم ہو
خلق کہتی ہی کہ خورشید درخشان تم ہو
کچھہ تعجب ہی کہ انگشت بدندان تم ہو

آج گل مدح طرازی ہی کی دولت
لوگ کہتی ہین سخا ہمکو سحبان تم ہو

محبوب کبریا ہو خدا کے عزیز ہو
غلمان کو شوق ہی کہ نبی آپکا غلام
احمد مین صرف اسلئی شامل ہی حرف میم
آتے ہین آسمان کی فرق مدح گر کی پاس

یوسف کچھہ اور چیز ہی تم اور چیز ہو
ہر حور خلد کو ہی تمنا کنیز ہو
ابجد کی رو سے سال نبوت تمیز ہو
مد نظر ہی آج کہ کاغذ دبیز ہو

آقا نظر ہو حال سخا پر وہم یورش
اور لا تحف زبان مبارک پہ نیز ہو

لیا ہی گرمین آپ کے نام کو
زبان اپنی گویا اس کام کو

ہمین عین واجب ہی گیسو کا عشق — ہم اسلام کہتے ہین اس لام کو
تردد عبث ہی گذر جاینگے — بہلکنا ہے آخر ان ایام کو
مقدر رہی کچہہ شئی ہی ہنستی ہین کیون — سمجہتے ہین دانا اگر دام کو
مثل ہے کہ بہولا ہوا صبح کا — ق — تہکانے پہ آتا تو ہے شام کو
ہم اوس راہ پر ہین عدیم الحواس — کہ پاتے نہین جسکے انجام کو

الہی سخاوت کا سامان ہی دے
سخا ہم ہوی ہین فقط نام کو

وہی خدا زادِ سفر کوئی دعا دے ہمکو — تنگ کرتے ہین مدینہ کے ارادی کو
ایک ہم شایق احضار و ہول نعبسیار — کیا کرین کیا نکرین کوئی بتا دے ہمکو
مدعا کو وہی مختار ہی حاصل کر دی — مدعی سی وہی مالک ہی بچا دے ہمکو
لکہین افلاک پہ اوصاف زمین شرب — یہ ہی اوراق نظر آتی ہین سادی ہمکو
چشم محبوب کی بیمار رہین اچہا ہے — چارہ گر سی کہین کیون حُب شفا دی ہمکو
ظاہر ہی جو یہ عوارض مجہی دق کرتی ہین — مخلصی النسی خدا جلد دکہا دے ہمکو

جنسی کہنی کی ضرورت ہی مجہے آج کہ دو
کچہہ تعجب ہی کہین وہ کہ سخا دے ہمکو

جہکا ہی ہوے ہین ملایک سرونکو — یہہ رتبہ کہان اور پیغمبروں کو
خداوند عالم ہی مداح تیرا — خدائی کا دعوی ہی مدحت گرونکو
سلیمان سلیمان ہی اونکی بدولت — بناتے ہین بو ذرہ ہی بلی زرون کو
اگر آپ چاہین تو فوراً ملے — پہ جبرئیل امین سے پرون کو

ملایک مقام ادب جانتے ہین
ہوا قدر دانون کا دنیا سے کوچ
کسی حسن اشعار دکھلاے

مدینہ کی دیوار کو اور در ون کو
کوئی پوچھتا ہی نہین جوہر و نکو
کہان ڈھونڈہے اب ہنر پرورونکو

جو چاہین کہین سُنکر بزم مولد
سخا ہو نہہ لگتا ہی کب مسخرونکو

خلائق ہفت کشور ہم مفت آسمان ہی تو
روشن ہی تیری شان بڑا مہربان ہی تو
خالق ہی تو خلیق ہی تو مہربان ہی تو
عاجز ہو مین ذلیل ہو مین خستہ تن ہو مین
جب ماعرف بیان ہی تیری حبیب کا
یا رب تجہی کو کہتے ہین یا کاشف الکروب

ہین اک ضعیف و زار کہان ہین کہان ہی تو
مجہہ ایسی تیرہ روزگار کو روزی رسان ہی تو
ہر نیک و بد کا خلق مین روزی رسان ہے تو
قادر ہی تو جلیل ہی تو جان جان ہی تو
ہم کیا بیان کرین کہ چنین ہی چنان ہی تو
ہر درد مین دوا ہی خطر مین امان ہی تو

اللہ رے سخا یہ تیری خوش نصیبان
اللہ کے حبیب کا مولودخوان ہی تو

ردیف ہای ہوز

گر الف احدیت یہ دال ہی یہ
میم ہے یا کہ سر مروت کا
سر و وطوبی ہے بندہ قامت
آپ کی زیر سایہ ہے عالم

حا رحطی بھی ہمیشال ہی یہ
عدل کا دل ہی یا کہ دال ہی یہ
وہ ہی سرسبز اور نہال ہی یہ
اور سایہ نہین کمال ہے یہ

مدح گیسو ہی اور استغراق
بل بے قسمت کہ لوگ کہتے ہین
لے زمین عرب کو دکہلا دی
ہین مدینہ تلک پونچہہ نسکون

ق

بسکہ راتون کو اپنا حال ہی یہ
ہمسر حضرت بلال ہے یہ
اے فلک اب شروع سال ہی یہ
ناتوانی سے احتمال ہی یہ

یہ کہان اور زمین عرب کی کہان
آسمان کی سخا سے چال ہے یہ

مسیحی اثر ہے بہار مدینہ
فلک سیر ہے تاجدار مدینہ
اگر خلد بھی ہو دو چار مدینہ
وہ محبوب خالق یہ محبوب خلق
خدا اوس سے راضی خدا اوس سے خوش
مدینہ کا نو رستہ گل در کنار
مدینہ تو اللہ اکبر وہان
سنائین تمہین کلمہ طیبہ

ملائک تنظر ہے غبار مدینہ
فلک ہی زمین دیار مدینہ
پہرے بس یہین ولیسیار مدینہ
زہی شہر اور شہر یار مدینہ
فدا سے محمد نثار مدینہ
کہٹکتا ہی جنت کو خار مدینہ
دکہاتا ہے جنت جوار مدینہ
دکہائین تمہین ہم حصار مدینہ

ایک غزل (ی) کی سہواً اِسجگہ
مدینہ مین پہونچے خدایا کہین
سخا یعنی مدحت نگار مدینہ
درج ہو گئی۔

بشر کو نہ رزق اور نہ بق چاہئے
قناعت طلب کی زبان پر کبھی
نہ فکر اوسکا جو کچھہ کہ آئندہ ہو

اگر چاہئے یا دحق چاہئے
نہ نافیل اور نا سبق چاہئے
نہ گذرے ہوے کا قلق چاہئے

زبان پر نظر ہو نہ شر کا خیال
تصور ہے داعی کو تیرا ضرور
زمانہ کے مضمون پہ کیجے نظر
تلاطم پہ ہے آج نالہ بہت
بلا ہے کوئی آہ آتش فشان

زبان پر برب الفلق چاہیہ
اثر کی دعا مستحق چاہئیے
اگر جیتا ان اور ادق چاہیہ
سمندر کو آے عرق چاہئیے
تہ مشق ہون نہ طبق چاہیہ

خدا بات رکھے جہان مین ایس
سخا آج کل یہہ سبق چاہیہ

دین رسول اللہ کو ہی ایک مشعل فاطمہؑ
دوازشمار پنجتن اور اک حسین اور اک حسن
ہی بضعتہ منی لقب عالی نسب والا حسب
خواہی اور ساراہی ہی اور بادر علیی کھی نے

حشر مین امت کیلیے آونگی اول فاطمہؑ
پیش خدا ای ذوالمنن یون جائیگی کل فاطمہؑ
تطہیر کا مطلب ہے سب گویا مفصل فاطمہؑ
لیکن خدا کی روبرو ہی سب سے افضل فاطمہؑ

خوف وبا ہمکو ہی کیا اپنا وظیفہ ہی سخا
المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناہما والفاطمہؑ

ہو دلی نام خدا نغم خواجہ
آرزو یہہ ہی کہ گھر بیٹھے ہوی
ہمکو دکھلاے اجمیر شریف
ادسکو دکھلاو کہ ہے زیر فلک
آپ کی ایک نظر سے حضرت
اپنی غم کی بھی حقیقت کچھ ہے

رحمتہ اللہ علیکم خواجہ
ہم سنین آپ کہین قم خواجہ
ای میرے عین ترحم خواجہ
جو زمین چرخ چہارم خواجہ
نالہ بنتا ہے تبسم خواجہ
ہوا بھی چاہو تو یہہ گم خواجہ

پھر وہی اپنی زبان پر ہے سخا
رحمۃ اللہ علیکم خواجہ

ردیف یای تحتانی

یم احمد بتا مین کیا یہ ہے
یہ الف اور یہ دال کیا یہ ہی
حا رحطی کے خوبیونکو نہ پوچھ
رخ ہے شان نزول سورۂ نور
مستعد جان نثار یونہ رہون
جسکی کچھ بھی نکل سکے نہ خبر
ہو نہ جسکو کبھی حصول نصیب
کس نبی سے مناسبت ہی اسی

قل ہو اللہ مدعا یہہ ہے
اول و آخر و نا یہہ ہے
عین مرغوب کبریا یہہ ہے
یا کہ رو داد و الضحیٰ یہہ ہے
شرط روحی لک الفدا یہہ ہے
ابی قسمت کا ابتدا یہہ ہے
کم نصیبونکا مدعا یہہ ہے
مصطفےٰ یہہ ہی مجتبےٰ یہہ ہے

آ اد ہر بھی اسے بھی عزت دے
ای خیال حرم سخا یہہ ہے

مزہ عجیب مدینہ کی بود و باش مین ہی
نزک حضور کا اللہ ری شب معراج
مسیح پاس سواری کی ہے دعا برلب
ادہر تو خضر کی چہڑ کاؤ پر ہی مامور ہی
اودہر جنود جلالت نشان کا دیکھو

اثر ہر ایک دعا کی وہ مین تلاشمین ہے
یہہ راز وہ ہی کہ آمادہ گی فاش مین ہی
کلیم صرف صدا ہای دورباشمین ہے
جنان کا عطر لبالب گلاب پاشمین ہی
نشان دست سلیمان خوشقماش مین ہی

عدو نہ مشق دل آزار یوں سی بار رہی — اثر کچھہ اپنے بھی آہ جگر خراش میں ہے

نگاہ روبرو حاضر ہوا سخا بھی حضور
گناہگار کی گر مغفرت تلاش میں ہے

آج پہلی ہے اوس مہینے کی — شان جیسے بڑی مدینہ کی
شاہ کون و مکان ہوی پیدا — آگئے اب بہار جینے کی
جاہلیت جہان سے نکلی — ہر ولایت ہوی قرینے کی
آپ ہی کی فقط توجہ تھی — ناخدا نوح کی سفینے کی
سیر افلاک کے لیے تمکو — کچھہ ضرورت نہیں ہی زینے کی

اے سخا دیکھنے کے قابل ہے
شان متوجہ المدینہ کی

پائینگے مراد دل نالان کبھی ہم بھی — جائینگے الٰہی عربستان کبھی ہم بھی
ہمپر بھی نظر لطف کی ہوگی کبھی یا رب — دیکھینگے مدینہ کا بیابان کبھی ہم بھی
پھرتی ہوں تقاضای تمنا ہے کہ تجھپر — اے خاص مدینہ کے بیابان کبھی ہم بھی
اے دامن صحرای مدینہ ترے صدقہ — مقصود سے ہوں دست و گریبان کبھی ہم بھی
قربان ہوں روضہ کی پھریں گرد حرم کے — در پر ہوں کھڑے صورت رضوان کبھی ہم بھی
سلمان کی عقیدت کا صلہ پائینگے بیشک — ہو جائینگے ہم رنگ سلیمان کبھی ہم بھی
نکلے کوئی صورت کہ رخ پاک کو دیکھیں — پائیں مزہ قرات قرآن کبھی ہم بھی
واللیل کی اسرار سے آگاہ کئی جائیں — ہی مدحت گیسو تری قربان کبھی ہم بھی

سبحان کہیں ہمکو بھی سخا اہل مدینہ

ہوں خاص مدینہ مین غزلخوان کبھی ہم بھی

تو منادی ہے اور ندا تو ہے
تو خبر وار ا در مبتدا تو ہے

تو ہی شافی ہے اور شفا تو ہی
ہر مرض کے لیے دوا تو ہے

کچھہ نہین تجہہ مین دخل چون وچرا
واقعی تو ہی اور بجا تو ہے

یا الٰھی ترا کرم ہے بسیط
نا امیدونکا آسرا تو ہے

درد دل کے لیے ہی تو درمان
مرہم زخم جانگزا تو ہے

نام پر اوسکے دل نہین دیتا
نام ہی کے لیے سخا تو ہے

ایک سا نور چار سو تو ہے
تو ہی ای حبل شانہ تو ہے

ای سواد عرب تری صدقے
عین ردداد فالدخاو تو ہے

زخم ہون چاک ہون تو مین وہ ہون
جسکا مرہم ہا تو رفو تو ہے

کاکل خوش ادا کی اسے ہی ہو
لائق درد سلمو تو ہے

یاز مین عرب ہے ورد اپنا
آسمان گر ستیزہ خو تو ہے

ای سخا ترک ہو نہ مدح گری
آج جب تک کہ با دضو تو ہے

مدح کیا سر کی ہو بہو کہئے
قدس اللہ سترہٗ کہتے

زلف کو حبل شانہ کہئے
ہر سر مو کو سلمو ہا کہئے

خانہ کعبہ آپ کے گہر کو
کہئے اور منہ کے قبلہ رو کہئے

شور صلو علیہ کا کیجیے
وجد مین آکے سلمو کہئے

حق تعالے پسند ہی گیسو
روز افزون بہار گیسو کو
ابرو پاے آفتاب اگر
ہم زمین بوس بارگاہ ہون

اسکے ہر مو کو سلمو کہئے
شان والليل ہو بموے کہئے
آفتابہ پئے وضو کہئے
آسمان کو سبزہ خو کہئے

کیا کہین ہم سخا کہ کیا ہم ہین
شوق ہے کہئے کہ آرزو ہے کہئے

قابو زمین پہ روز نہ کچہہ آسمان پہ ہی
اپنی دعا نلاش اثر مدتین ہوئین
وحشت خدا ہی جانی بہر آتی کہان کہان
لازم ہی مختصر رہون زبون گو یون سی ہم
منعم نہ پوچہہ اہل توکل کی سرگذشت
عسرت مین شکر خالق یکتا ہے اور ہم

یا کاشف الکروب ہماری زبان پہ ہے
ملتا نہین کہان ہی کدہر ہی کہان پہ ہی
احسان نقاہتونکا تن ناتوان پہ ہے
تجنیس خط حکم زبان و زیان پہ ہے
تکیہ رضاے خالق کون و مکان پہ ہے
نام خدا بہار ہماری خزان پہ ہے

منعم کی اہل زر کی نہو گر نظر نہین
ممدوح کی نظر تو سخا مدح خوان پہ ہے

سیر فلک ہی اور تصور کا زینہ ہے
روح الامین سے طرز پریدن اڑا ہین ہم
بہر خدا مدد ہو میری اے حبیب حق
دور نصیب اور حضوری طلب ستم
دانتونکا درد اور نمکخوار کے لیے

یادش بخیر ورد زبان یا مدینہ ہے
بہتر یہ ہی مدینہ رسی کا قرینہ ہے
بحر الم ہی اور شکستہ سفینہ ہے
ہندوستان مین مرگ سی بدتر یہ جینا ہے
لطف غذاے گرم نہ آب شبینہ ہے

مسکن تمہارا عین ملائک نگاہ ہے
تیرا ہلال رنگ رخ ماہ مصر ہے

مدفن تمہارا نور خدا کا دفینہ ہے
سلمان تمہارا مہر سلیمان نگینہ ہے

قسمت کا امتحان تو کرین چل کر کوئی یہ
مانا کہ چرخ بد کو سخا ہم سی کینہ ہے

روزی اگر مشیت خالق سی بند ہے
یا کاشف الکروب اغثنی عن الکروب
موزون ہوا ہی وصف زمین مدینہ مین
شیر خدا کا ظل حمایت ہی اور ہم
اقرب زیادہ صورت عقرب ہین مدعی
دکہلا رہی ہے وصف عرب کی مذاق کو
مین مدح گر ہون شاہ سوار براق کا
خالق کو ہے پسند ادای فروتنی
پہلی ہی تیرے عہد سے یوسف عزیز تہا

بیفائدہ شکایت بخت نژند ہے
افگار کا یورش ہی دل دردمند ہے
اس شعر کی زمین کا بھی رتبہ بلند ہے
قزاق سے ہراس نہ خوف درند ہے
انبار روزگار سے خوف گزند ہے
گویا زبان کلک کی مٹہی مین قند ہے
ہو کاش بد لگام فلک کا سمند ہی
ذلت نصیب خلق مین ہر خود پسند ہے
اب مدتون سے مصر کا بازار بند ہے

تم نام پوچھتے ہو سخا کا بتائین ہم
عاجز ہے مستہام ہی اور مستمند ہے

زمین جسکی گردون سے بعیت طلب ہی
عرب کا شرف کیا کہین کی سبب ہی
مسلمان پہ گو فرض ہے طوف مکہ
تمہارا عدو ہے خدا کا عدو

عرب ہے عرب ہی عرب ہی عرب ہے
یہان رونق افروز محبوب رب ہے
زیارت مدینہ کی بھی مستحب ہے
کہ تبت یدا انکےلیے بولہت ہے

شفابخش اپنے مرض کے لیئے
تپ ہجر بندے کو دق کر رہی ہے
خدا کے لیے میری سُن لیجئے
میرے کان تک بھی نہ آی صدا
یہان عرض مطلب مین درکار طول
تمہاری مدد ہو تو جھگڑا ہے کیا

ق

ق

اطبای ہندوستان کا مطلب ہی
دوا اوسکی تم ہو تمہارا رعب ہے
یہہ خادم تمہارا بہت مضطرب ہی
کہ دربار حاکم مین تیری طلب ہے
وہان یہہ طریقہ خلاف ادب ہے
تمہارا کرم ہو تشویش کب ہے

سخا اور مدحت طرازی کا کام
خدا کی زبان ہے ثنا گر کی لب ہی

جہان رحمت برستی ہی جہان مرنا بھی جینا ہی
زمین کو آسمان کو اگر کچھہ ہمسے کینہ ہی
بہار خلد ہی گرد و غبار رہگذر تیرا
تصور پھر دربان پھر در دولت کا کرتا ہون
تیری امداد بس ہے التجای غیر سے حاصل
سفر کا قصد ہی اور بے سروبرگی کی فرایش
کبھی نغمہ ہی قربانت شوم کا اور زبان اپنی
ارادہ کاش پورا ہو گیا رضوان سے پوچھتے
شب معراج ہی یا نور کا تڑکا ہے گردون پر
حبیب حق کی آمد ہی سخا کے حسن مطلع کو

مدینہ ہی مدینہ ہی مدینہ ہی مدینہ ہے
زمین بوس مدینہ ہین زبان پر یا مدینہ ہی
فضای عرش تیری بام رفعت کا جو زینہ ہی
تلاطم پر ہی بحر درد شکستہ سفینہ ہے
کبھی کرتا نہین ایذا دہی مین جو کمینہ ہی
ہمین شوال بھی کہتے کہ خالی کا مہینہ ہی
کبھی لبیک لب پر ہی نظر سوی مدینہ ہے
در دولت سرا کی حاضری کا کیا قرینہ ہے
کہین صلو کا غل ہی اور کہین بانگ خضینا ہے
بڑی حوران جنت سی زیادہ جو حسینہ ہے

تیری مدحت طرازی کے بدولت لوگ کہتے ہین

سخاؔ کے قبضۂ قدرت مین مضمون کا خزینہ ہی

تجلی زار یثرب ہے حبیب حق کی پرتو سی — بہار خلد ملتی ہی یہان گلہای خود رو سے
فلک اک کہنہ خدمتگار ہے درگاہ عالی کا — کہ ہر شب چاندنی کو صاف کرتا ہی مہ نو سے
گدز جبکا رہا ہی محفل مولود مین شب بہر — خجل ہی مشعل خورشید ایسی شمع کی لو سے
گنے جائین نہ ہرگز سو برس تک اسکی رتبہ — محاسب ساری دنیا کی کرین گر ابتدا سو سے
عبث گندم نمائی ہی یہہ کہہ دو جو فروشو نسی — حبیب کبریا کو عمر بہر رغبت رہی جو سے
مقدر جسقدر ہی بے تردد ہاتھہ آئیگا — قناعت چاہیی کیا فائدہ ایدل تگ و دو سے

سخاؔ کو شوق ہمراہی نے خود رفتہ بنایا ہی
خدا کیواسطے کہدی کوئی یثرب کے رہرو سے

گرمی براق کی یہ ثنا خوانیو نمین ہے — شبدیز طبع زور ہی جولانیو نمین ہے
گیسوی عنبرین کی تجمل یہ مین نثار — سارا تتار ایک پریشانیو نمین ہے
چرخ برین زمین در دولت کی کیون نہو — روح الامین حضور کی دربانیو نمین ہے
ظاہر ہے واقعات سی معراج کی ہمین — زراق کو مزہ تیرے مہمانیو نمین ہے
یثرب کا قصد اور یہ شکستہ پا یان — عالم ہماری بے سر و سامانیو نمین ہے
خاک عرب کی شان صفائی نہ پوچھئے — آینہ کیا حلب بھی تو حیرانیو نمین ہے

تیری نظر ہو صرف سخاؔ کو یہہ شوق ہے
مدت ہوی کہ صرف ثنا خوانیو نمین ہے

دو جانا نبی و علی کو گناہ ہے — دعوی پہ اپنی لحمک لحمی گواہ ہے
نیسان شہ نجف کی بعینہ نگاہ ہے — آب در نجف مین فروغ سیاہ ہے

زیبندۂ براق رسالت پناہ ہی
دلدل سوار شاہ قوی دستگاہ ہی

معلوم ہی روندۂ راہ یقین کو ہی
احمد ہے شہر علم علی اوسکی راہ ہی

دونونکی ایک شان ہی دونو نکہا نہین
یہ خاتم الرسل وہ خلافت پناہ ہی

حیدر کی اک نگاہ سی رجعت ہی شمس کو
احمد کی اک اشارہ سی شق قرص ماہ ہی

نشان یداللہی کا دکہا دیجئے اثر
بندہ ہی تنگدست عدو قرضخواہ ہی

صل علی محمد وسلم علی العلی
وردِ سخا بہ اشہد ان لا الہ ہے

اثر سے منحرف اپنی دعا ہے
جو حاصل ہو نہو وہ مدعا ہے

تیری کوچہ کو کیا کہئی کہ کیا ہے
علیؑ با بہا کا مدعا ہے

عطا کا ترجمہ گر ہل آتے ہی
شجاعت کا خلاصہ لافتا ہے

صفت دلدل کی فر فر کر رہا ہی
مرا خامہ بھی گویا یادبا ہے

ہمایون آپ کا دلبسرا ہے
در و دیوار کا سایہ ہما ہے

تمہاری قصر کی رفعت تو نکیسو
زمین شان نزول والسما ہے

تیری قبضہ مین ہی شان شجاعت
تیری صمصام کو کہئے قضا ہے

تیری خاک قدم اہل نظر کو
دکہای نور حق وہ طوطیا ہے

زبان پر یا امیر المومنین ہے
عبث افلاک ہمکو گہیرتا ہے

کسی دکہلائین احوال پریشان
کہین کس سے سر زلف دوتا ہے

جزاک اللہ فی الدارین خیرا
بخت کا دارادہ ای سخا ہے

گردش گردون نے مارا یا علی
کون ہے تم بن ہمارا یا علی

بحر آفت سے نکالو بہر حق
لو خبر میری خدارا یا علی

آپ ہی کی ذات سے امید ہے
ہے تمہارا ہے سہارا یا علی

جلد پہونچا دو مجھے مقصود تک
یہاں نہیں ہوتا گذارا یا علی

آپ وہ ہیں شمس کو رجعت ہوئی
جب کیا تمنے اشارا یا علی

ایکا انعام حضرت عام ہے
گو سخا ہے ہیچکارا یا علی

خلد ہے کوئی افتاد علی
اور رضوان ہے خانہ زاد علی

سورہ ہل اسکے ثنا تا ہے
شوق ادراک و تدادے علی

دشمن حق ہے ایکا دشمن
لبکہ حق پر ہے اجتہاد علی

فرق ہرگز نہیں برابر ہے ق
اعتقاد اپنے عباد علی

طاعت حق اطاعت حیدر
حفظ قرآن و پاک و یاد علی

بد زبانوں سے ہمکو خوف ہے کیا
ہے زبان پر ہمارے ناد علی

عین مقصود پاتھ آئے سخا
اس غزل پر اگر ہو صاد علی

عشرت ہے اور بندہ عشرت اسیر ہے
آقا کا اپنے نام جناب امیر ہے

قبضہ میں ہے اوسی کے شکوہ ید اللہی
بے دست و پا کا آج وہی دستگیر ہے

سرکار سے اوسی کی ملیگی ہمیں مراد
فیاض ہے سخی ہے غنی ہے امیر ہے

جو ہمکو احتیاج ہے معلوم ہے اوسے
وہ باب علم ہے وہ علیم و خبیر ہے

ہین اور یہہ اسمان کہن کے نئی ستم | ہین اور طمطراق گردہ شریر ہاے

بانا عدو ہے آج زبردست ای سخا
دست خدا خطاب مراد دستگیر ہاے

شان اس کیسو ہین ہی اسلام کی
آپکی داد دہش تفسیر ہاے
عرش کرتا ہے زمین شعر کو
آپکی مدحت طرازی ہین سہے
رخکا اور گیسو کا رہتا ہی خیال
منزلت غارِ حرا کی دیکہنا
آپکی قامت ہین اور گیسو ہین ہاے
لات سے عزا کو توڑا آپ نے
تم سوا اے خلق کی مشکلکشا

عین دلکش ہی کشش اس لام کی
بے تکلف سورۂ انعام کی
مدح محبوب خدا کے نام کی
وہ زبان کیسے کہ ہی کچھہ کام کی
صبح یہہ اور وہ دعا ہی شام کی
راہ نکلی ہے وہان پیغام کی
عین کیفیت الف کی لام کی
اب عملداری گئی اصنام کی
کون لیتا ہی خبر ناکام کی

ہین سخا ہون اور مجہے حاصل نہین
کچھہ بھی کیفیت تو اپنی نام کی ؛

گردون کو کس بساط پہ تبلا و غرا ہے
خجالت او ٹھا رہا ہے زمین مدینہ سی
مخلوق پر مشیت خالق نہ کہل سکی
دنیا کی کائنات ہی کیسا جسکو ڈہونڈہی

خورشید آستان مبارک کا ذرہ ہاے
ہر چند چرخ پیر ہے پر دل کا کڑا ہی
ایوب کو کرم زکریا کو ارہ ہاے
دنیا کی لذتون کی طلب پر تبرہ ہاے

صل علے محمد و آل محمد +

دن ہی کہ رات درو سخا الف مرّہ ہے

ماہ اول ربیع آتا ہے
کیون دوشنبہ نہ پیر کہلاے
دولت دین ملیگی اب ہمکو
اسمان منزلت کی آمد ہے
کفر کہہ دکہ کوچ کر جاے

عاصیو لو شفیع آتا ہے
شان کا اک رفیع آتا ہے
با ذل و مستطیع آتا ہے
مقندرت کا وسیع آتا ہے
دافع ہر شنیع آتا ہے

بزم مولد مین کہو گئے ہو سخا
لطف فصل ربیع آتا ہے

ہاشم کی شان رخ نے تیرے المضاف کی
تفسیر پنجتن کی سراپاے پاک ہی
پنہان ہمارے حدقہ چشم طلب مین ہی
ہر دم شباب محفل مولود پر رہا
روح الامین سے پوچہیے جو تھی حضور رس
ہی تمسے ہر قصور کو امید درگذر

اور ناف سی نمود ہے عبد مناف کی
حا ہیم عین سین کی اور عین قاف کی
ضو روضۂ حبیب خدا کے غلاف کی
پہر بھی نہ چل سکی کسی اہل خلاف کی
تو قبر آستان ملائک طواف کی
ہی تمسے ہر خطا کو توقع معاف کی

جو گھر ملائکہ کو ادب کا مقام ہے
ہی آرزو سخا کو وہان اعتکاف کی

شب معراج ختم المرسلین ہی
حبیب کبریا اللہ رے آج
ارادہ کسکو ہے سیر فلک کا

رجب کی آج ستائیسوین ہی
فضاے عرش پر کرسی نشین ہی
جلو مین کسکے جبرئیل امین ہی

ملک کس در کی دربانی کو آئے
نہایت صاف ہر سر راستہ ہے
کہین صل علیٰ گر ہے ترانہ
برومندی عیان ہے ہر شجر سے
لب کوثر سے صرف والشرب آج

فلک کس قصر عالی کی زمین ہے
بہت آراستہ خلد برین ہے
صبا رکباد کا نغمہ کہین ہے
بنی سنوری ہوے ہر حورعین ہے
کسے اب جستجوی آبگین ہے

سخا کی اس غزل پر آسمان سے
نزول مرحبا ہے آفرین ہے

بیٹھے ہین پھر عمل میری دلیر خراش کے
مطلوب حق تھے جو شب معراج اور ملے
صدمہ اوٹھائین بیٹھے ہوی کب تلک حضور
ہم اور آج عالم خود رفتگی کی سیر
باہمدگر فساد ہی شر ہی نفاق ہے
پوچھے کوئی زبان توکل شعار سے

پھر ولولہ اوٹھے دل شیرت تلاش کے
آنکھین ہماری پائین وہ نظارہ کاش کے
غم کہائین کہتے تا بکجا ہم معاش کے
دکہلائین کسکو طور دل پاش پاش کے
دنیا مین اندنون مین کشمکش قماش کے
نان شعیر اور مزہ دال ماش کے

آمد ہے بادشاہ فلک بارگاہ کی
گردون پہ غلغلہ ہین سخا دورباش کے

دنیا مین ہوشیار کو غم ہے ملال ہے
مسسل قد حضور نہین پر مسال ہے
ہر حرف اس غزل کا حلاوت پہ دال ہے
جس سے کہ اہل دید کو پانی ہے آبرو

بیہوش ہوشیار ہے آسودہ حال ہے
اسیر بھی آج خلد مین طوبی نہال ہے
لب کی صفت ہی کہی کہ کعب الغزال ہے
اس بحر مین وہ چشمہ آب زلال ہے

گیسو مین سرگذشت ہی واللیل کی تمام
اور رخ مین روئداد یحب الجمال ہے

وصف رخ حبیب الٰہی کا حرف حرف
تفصیل مدعاے یحب الجمال ہے

بیمثل ہے خداے جہان آفرین اگر
پیغمبر خدا بھی کہو بے مثال ہے

وابستگان گیسوی عنبر شمیم سے
یہان ہین جو مثمر زمین حبش مین بلال ہے

گیسوی تابشانہ کا ہین مدح گر تو ہون
مانا گنہگار سیرا سیر تا بال بال ہی

کوثر کی آبرو ہے کہ ساقی ہین اوسکی آپ
سایہ مین ہی حضور کے طوبی نہال ہے

یہہ دل کہ آج سخت تردد سی ہی دوچار
تیری عنایتون پہ فقط مشتمال ہے

منعم کو التفات نہین ہے نہو سہی
آقا کو پرورش کا ہماری خیال ہے

کوئی ارمان تو میرا یا رسول انس و جان نکلے *
تمہارا نام نکلے موہنہ سے جسدم تن سی جان نکلے

ہمارا دم نکلجاتا ہے جسدم کوئی کہتا ہے
عرب کی سمت کو ہندوستان سے کاروان نکلے

زبان عجز خو پر میرے جب لبیک جاری ہو
لب معجز بیان سے آپ کے خواہش ہی ہان نکلے

رخ روشن کا شیدا ہون مدینہ کا فدای ہون
ہٹے خورشید میرے روبرو سے آسمان نکلے

عذاب جان کنی سے چھوٹ جائین آرزو یہہ ہے
خیال پاک آتے دم ہمارا بعد از ان نکلے

تمنا تھی کہ ہونگے طعمہ سگ ہاے یثرب ہم
ولیکن بعد مردن ایک مشت استخوان نکلے

مدینہ کی زمین کی مدح پردازی کا جلسہ ہے
یہان سے بچکے کہدو آج پیر آسمان نکلے

مدینہ کی محبت دل نشین حسب تمنا ہو
سخا کے دل سے یارب الفت ہندوستان نکلے

آب دہانِ پاک مسیحی مزاج ہے
دیتے ہین کب حضور زمین بوس آپکے
دونون جہان مین معتقد چار یار کو
چرخ کہن کی سفلہ پرستی ہے آشکار
کرتے ہین جو فروش سے گندم نمایان
بھولے ہوی ہین لوگ شریعت کا راستہ
اشراف سے کنارہ کشی مبتذل کی پاس

خاکِ عرب ہوا روگی کا علاج ہے
مانا کہ چرخ پیر بہت بدمزاج ہے
عیش و سرور و خرمی و ابتہاج ہے
سمار کو جہان یہہ کہنا ہے سہراج ہے
جو گرسنہ تھے اونکے گھر ونمین اناج ہے
افسوس ہی کہ خلق رہین رواج ہے
دنیا مین اشرفی کا یہہ اولٹا رواج ہے

یہہ بات وقت کی ہی فقط ورنہ ہم سخا
ازل سے ہو رہے پوچھین کہ کیسا مزاج ہی

ہماری مجالس کا فراش بھی
کہین محو یثرب فرشتہ ہے مجھے
مدینہ مین زندہ نہ پوچھے اگر
عدو ناتوان مجھکو پہچان کر

خطا پوش ہی اور عطا پاش بھی
کہین راز دل ہو میرا فاش بھی
تڑپتے ہی بس جائیگی لاش بھی
عداوت بھی کرتے ہین پرخاش بھی

تعجب نہین تیرہ قسمت ہونمین
سکونت سی فردوس کی خوش نہین

دکھاہی اگر آنکہہ خفاش بھی
مدنیہ مبارک کا خوش باش بھی

کہینگے ملک میرے ہر شعر پر
سخا مرحبا اور شاباش بھی

حضوری طلب قید دوری مین ہے
مدینہ کا شیدا مدینہ سے دور

مزہ زندگی کا حضوری مین ہے
بہت حالت ناصبوری مین ہی

منافق کہان اور موافق کہان
نہ وہ نظم ہے جسکو عرفی کہین

بہت فرق ناری مین نوری مین ہی
نہ وہ نثر ہے جو ظہوری مین ہی

کہا جاے جو کچھہ کہین اوسکو نعت
یہہ داخل سخا دنی شعوری مین ہے

عدو یہہ فرض کرو آج مرد میدان ہی
کسی ستائین غم اندوز داستان اپنی

حصار اپنے لیے ظل شاہ مردان ہی
کہین یہہ کس سی کہ اندوہ ہی فراوان ہی

بسر کرینگے یہہ وقت شغل ضعف گیسو مین
شگفتگی ہو طبعیت کو ہے نہ وہ جلسہ

ہمارا حال بہبت آجکل پریشان ہی
گناہ تازگی پای نہ وہ گلستان ہی

نہ صبح وہ کہ ہوا خور یون کی کیفیت
اگر چلین تو چلے تو بھی ساتھہ ساتھہ اپنی

نہ شام وہ کہ منور ہی نورافشان ہے
اگر مقام ہو اسنز لون بیابان ہے

ثنا طراز ہے جسکا خداے عز و جل
سخا بھی آج اوسی شاہ کا ثناخوان ہی

خجالت ہی آفتاب کو خاک مدینہ سے
دیتا ہی جیح قصر مبارک کی زینہ سی

گل کو حضور کے تن زیبا سے شرم ہے
اور عطر گل ہے عرق خجالت پسینے سے

بل بے ہوا ئے نعات سفر بھی گذر گیا
آمادہ سفر ہون رجب کے مہینے سے

افلاس مین بھی خواہش اسباب عیش ہے
لیتا ہون کام برق کا اب شبینے سے

ادہری ہوی ہے مہر نبوت کی پشت پر
لپٹی ہوی ہین نور خداداد سینے سے

تیرے کرم کی ناو مین بیٹھے ہوے ہین ہم
طوفان کنارہ کش ہے ہماری سفینے سے

پہلے سخا تو مرد توکل شعار تھا
اب شوق ارتباط ہے کیون ہر کمینے سے

پہر یہ ہی کوئی جو پاتا ہی ب مجھے
چھیڑتا ہے کہ ستاتا ہی ب مجھے

ہمہ تن اے کرم حق انتظر
پہر عدو آنکھ دکہاتا ہے ب مجھے

مدد اے رشک مسیحا دق ہون
پہر تپ دلرزہ ستاتا ہی ب مجھے

پہر زمین وہ ہی کہ رکھتی ہی غبار
پہر فلک وہ کہ دباتا ہی ب مجھے

بیٹھ رہنے کے عل پہر اوٹھے
پہر جنون ہے کہ پہراتا ہی ب مجھے

چشم بدور کہونگا جسکو
پہر وہ موقع نظر آتا ہے ب مجھے

پہر حضوری مدینہ کا خیال
والد خلور و رستاتا ہے ب مجھے

وقت آیا ہے خوشامد کا سخا
اور تملق نہین آتا ہے ب مجھے

آج پہر بندہ ہی اور رنجور ہے
کل یوم بذ تراً مشہور ہے

ہم کلامی اور خدا سے آپ کی
کیسے پہر تیلا عرب کا طور ہے

وصف گیسوی سیہ کا حرف حرف
خال رخسار شب دیجور ہے

بادشاہا دہن بنا ہا سرورا — ق — جو ابھی مختار تھا مجبور ہے
اس نبدل کا نہین بندہ کو غم — تیری بندہ پروری مشہور ہے
آرزو ہی جب کرون جو آرزو — ہو زبان پاک پر منظور ہے

آج ہی ہوگے مدینہ مین ہمتا
آپ کے نزدیک یہہ کیا دور ہے

تمہاری سیر کی خاطر ملی ہر خلد کو خُنکی — تمہاری ہی سب دنیا مین ہی بالیدگی گن کی
ترے امداد مین کچہہ بن نہین پرتا مشوش ہون — جُسٹہائی ہی دل محزون بہ حسرت کے تغابن کی
تصور سے مدینہ کی جنان کی سیر کرتے ہین — گمانکو اپنی ملجاتی ہی کیفیت تیقن کی
عدو نی نام مین اپنی غضب دکھہا دوالا تھا — اگر عقدہ کشا ہی جو نہہ تی تیری ناخن کی
مین سنتا کب کسی کی ہون بس اپنی دہن کا پکا ہون — عبث حیرہ زبانون ڈ مچاتی غل ہی سن سن کی
نہ دلکو اپنی کچہہ میلان ہے سیر و تماشہ پر — نہ خوبانی رہی ہی اس طبیعت کو تفنن کی

بدل کر قافیہ کچہہ اور بھی رحمت سرای ہو
جماعت گوش بر آواز ہے اہل تسنن کی

تماشاگاہ یزدان ہی تجلی روی روشن کی — عرب کی ذرہ ذرہ مین ضیا ہی دشت ایمن کی
رہائی جب ملے اس طائر روح مقید کو — مدینہ کی درختون پر تمنا ہے نشیمن کی
وہی عالم رہا فضل خدا سے بزم مولد پر — چلی پیری نہ منکر کی نہ چرخ عربدہ فن کی
ترے قبضہ مین ہی دستگاہ فیض یزدانی — بڑہائی آبرو میری گھٹائی بات دشمن کی
مجھے بے زر سمجھکر جاہتے ہین گھر عدو اپنا — دوہائی تیری بوذر کی دوہائی تیری مسکن کی
عجب اک مخمسہ مین پڑگیا ہون یا رسول اللہ — کچہہ موقع ہو ماندکا کچہہ طاقت ہی رفتن کی

ہماری چشم کو کیون آج خواب دل سے بدلی ہے
زمانہ ناموافق ہے تو اپنا کیا پرایا کیا
عدو سی گو کی کہدے ہم غلام شاہ مردان ہین

ہماری چشم مین کیون آج کیفیت ہی گلخن کی
نہ شکوہ ہے اعزا کا شکایت ہی نہ دشمن کی
بنی گی جان پرا و سکے اگر کچھہ ہمسے ان بن کی

سخا کو جب ترد د ہے دیا یا ہمنے نصرت کی
وہی پہر معرکہ ہے پہر وہی ہی چھیڑ بد ظن کی

روکئے ہیں اپنی زبان اہل غرض کی سن کبھی
مقصد خالق نہوتا گر ظہور ذات پاک
راہ پر آنا بھی تجھکو اے تصور ہے ضرور
منعمو بہولے ہوی ہو تم خدا کی شان کو

تو نے ای منعم سنا ہی حبد و لا تمنن کبھی
غیب سی پیدا نہوتی یہہ صدای کن کبھی
آستان آسمان رفعت کی تاری چن کبھی
دیکہنا برسی ہوی بندہ کی گہر بھی من کبھی

ہر مہینے مین سخا ہم چاند کو کیون دیکہتے
آپکا ملتا اگر ترشا ہوا ناخن کبھی ✤

کیا خاک ہمین ہند کی جینے مین مزہ ہی
قربان کبھی ہم یہی تو ہوتی تھی ای عید
کہای بھی کہلای بھی یہہ ہے لطف ممول
پانی ہی قناعت کی مسرت تو یہہ سمجھے
ہر چاند مدینہ مین نہین لطف سے خالی
لب سی ہے سرو کار نکچھہ کام زبان سے

مکہ مین مزہ ہے کہ مدینہ مین مزہ ہے
اور آج نہ کہانے مین نہ پینے مین مزہ ہے
قارون نہ بنی لاکھہ دفینہ مین مزہ ہے
شورہ سے سوا آب شبینہ مین مزہ ہے
مکہ مین تو ذالحجہ کی مہینے مین مزہ ہے
محفوظ ترا نام ہو سینہ مین مزہ ہی

انسان کو سخا چاہیئے راضی برضا ہو ✤
لذت نہ حسد مین ہی نہ کینہ مین مزہ ہے

یثرب جو ملا راہ نمونی بخت سے
انگور تاک لینگے سخا ہر درخت سے

ایک ایک ذرہ خاک سواد مدینہ کا
افضل ہے ہفت کشور و دیہیم و تخت سے

راتون کے جاگنے نے ہمین تنگ کردیا
لین خواب مستعار کچھہ اپنی ہی بخت سے

یاشافی السقیم ہے اپنی زبان پر ٭
دیتا ہی بس شفا وہی امراض سخت سے

بزم عزاے لخت دل مصطفے ہے یہہ
ٹپکا لہو ہمارے دل لخت لخت سے

گر عیب پوش ہو تو لباس برہنگی
بہتر ہے چرخ پیر کی اس کہنہ رخت سے

ہوئیگا کربلا و مدینہ کو ای سخا
فرصت اگر ملی جو تجھے تیرہ بخت سے

شوق بزم عزا بہانہ ہے
اشک مد نظر بہانہ ہے ٭

ناموافق اگر زمانہ ہے
ہو مدینہ ہمین بھی جانا ہے ٭

ہو رہا ہون کبھی سے پا بر کاب
چھیڑنا حسد کی تازیانہ ہے ٭

ترک حب الوطن ہے کیا مشکل
اس ارادہ پہ جو کہ ٹہاتا ہے ٭

انبیا ہین جہان کہ سب جان
آپ ہی کا یہہ آستانہ ہے ٭

کام مطبخ کا اور خلیل اللہ
خضر اور آبدار خانہ ہے ٭

ہر گداے مدینہ کو حاصل ٭
شوکت و شان خسروانہ ہے

کیون کہین آج کیا ہین کل کیا تھی
حال ماضی فقط فسانہ ہے

ہم سخا اور قیام فتح گڈھ ہی
یہہ بھی تحریک آب و دانہ ہے

یہہ کیا حال اپنا خدایا ہوا ہے
کہ بدخواہ اپنا پرایا ہوا ہے

اوٹھو مردم چشم تعظیم کو
ہیں رے دل ہین رہ ای خیال مدینہ
نہ پونچہو تجمل کو معراج کے
نئی گردشین کچھ نہین ہین مرا
فلک سرنہ کیا کچھ اوٹھاتا مگر
عدم کی بھی ہے رہنمائی ضرور
عمائد خوشامد طلب کا مزاج

تصور مدینہ کا آیا ہوا ہے
یہہ گہر بھی خدا کا بنایا ہوا ہے
فلک پر سما ایک چھایا ہوا ہے
یہہ چرخ کہین آزمایا ہوا ہے
زمین نے عرب کو دیا یا ہوا ہے
جدا اسلئے اونسے سایا ہوا ہے
بگڑتا ہے اکثر بنایا ہوا ہے

محمد کا ہے مدح گر اے سخا
خدا کی حقیقت کو پایا ہوا ہے

مدینہ جائینگے قسمت نے اگر کچھ بھی رسائی کی
مرا آقا ہے وہ آقا تمنا آج رکھتے ہین
خدا جسکا ثنا خوان ہی خدا جسکا اداداں ہی
شب معراج محبوب خدا پر ایک عالم تھا
بنی سنوری ہوی حورین کہڑی ہین منتظر کسکی
بچھی ہی عرش پر بتلائے کسکے لیے کرسی
عدو لیتے ہین دل پر چٹکیاں پروا نہین ہمکو

ضرورت رہبری کی نہ حاجت رہنمائی کی
ملائک جسکے سنگ آستان پر جبہہ سائی کی
بشر نے مدح گر اوسکی لکھی ہے کیئے خدائی کی
مسیحا نے اوتر کر آسمان سے پیشوائی کی
یہہ کسکے واسطے رضوان نے جنت کی صفائی کی
کہلی ہی کسکی آمد سے مشیت کبریائی کی
کہ عادت آپکی ناخن کو ہے عقدہ کشائی کی

اقارب جنکو ہم سمجھے ہوئے تھے کالعقارب ہین
سخا بدلی ہوئی ہے آج کیفیت ڈبائی کی

دکہلائین ہم عروج عرب کی فصیل کے
کچھ حوصلہ تو پست ہو چرخ محیل کے

دلمین ہماری بسکہ کشش پر ہی جذب دل
اے آفتاب قصد مدینہ نکل کہین *
اللہ رے مدینہ کہ کوسون تلک جہان
وہ رحمت خدا کا تو اثر کہ واہ واہ *
معراج مین حضور وہان سی بھی بڑھ گئے
دشت مدینہ واہ رے شادابیان تیری
ہم شاہ ذوالفقار کے مدحت نگار ہین *

نقشے کہنچے ہوے ہین عرب کی فصیل کے
ہم منتظر ہین شام سے صبح رحیل کے
ٹیلے ہین طور طور دکہاتے ہین میل کے
وہ دائما نزول وہان جبرئیل کے
پر جس مقام پر کہ تہکے جبرئیل کے
پہولونمین تولے جاتے ہین کانٹے مغیل کے
جوہر ہین اپنے کلک مین تیغ اصیل کے

ق

ساری غزل ہین ساقی کوثر کی مدح ہے
اس بحر پر گمان ہین سخا سلسبیل کے

آئینہ رخ کو کیا حقنے تو حیرانی دی *
وہ بھی ہم سا ہی پریشان ہوا الہی جس نے
اپنے محبوب کو اللہ رے قدرت تیری
وہ رسول عربی وہ شہ اقلیم کرم
تونے انسان سے ناچیز کو اے خالق کل
نظم اقلیم سخن پر ہوی جب تیزی نظر

زلف کو سر پہ چڑہایا تو پریشانی دی
ہمسے پابند توکل کو پریشانی دی
خوش شمائل بھی کیا شکل بھی نورانی دی
جسکے الطاف نے سلمان کو سلیمانی دی
اشرف الخلق کیا عقل جہان بانی دی
ہمکو اک طبع دی اور طبع کو جولانی دی

کس زبان سے ہو سخا خالق ہمثل کا شکر
بے زبان ہمکو کیا اور زبان دانی دی

نظر آتی نہین مقصد کی مجکو راہ ادرکنی
فلک مجکو رلاتا ہے عدو آنکہین دکہاتا ہی

رسول اللہ ادرکنی رسول اللہ ادرکنی
خدیو شرع ادرکنی خدا آگاہ ادرکنی

عدو اور بر سر کین ہی فلک ہی اور کم بین ہی — فلک خرگاہ ادرکنی شہ ذیجاہ ادرکنی

دعا ہے بے اثر اپنی نہین ہوتی مگر اپنی — تجہی پر ہی نظر اپنی جہان کی شاہ ادرکنی

مجھے ذہن ہی بیتابی مجھی شب بہر ہی بیخوابی — عجم کے مہر ادرکنی عرب کے ماہ ادرکنی

سخا جب غم ستاتا ہے زبان پر اپنی آتا ہے
رسول اللہ ادرکنی رسول اللہ ادرکنی

عدو اک فوج مین تنہا اغثنی — اغثنی یا شہ والا اغثنی

جہان کے ای سبب فریاد فریاد — جنان کے ای بہار آرا اغثنی

ترا خادم ہے اور تکلیف فریاد — ترا بندہ ہے اور ایذا اغثنی

نگاہون سے گرایا سب نے انظر — کوئی پرسان نہین میرا اغثنی

رہین عسر اور تیرا ہوا خواہ — رسالت کے چمن پیرا اغثنی

خزان ہے اور گلزار تمنا — بہار جنت الماوا اغثنی

میری قسمت کڑی زنجیر فریاد — مرا طالع قوی بالا اغثنی

مجھے اک بیکلی سی آجکل ہی — مجھے امروز ہے فردا اغثنی

یکایک مین ہوا ردّ خلایق — حبیب خالق یکتا اغثنی

غضب کی بیکسی آفت کی غربت — خدا کے واسطے شاہا اغثنی

مصیبت ہی مصیبت ہی مصیبت — رسول اللہ واویلا اغثنی

اغثنی حضرت انصاف فرما — جناب معدلت آبا اغثنی

سخا کو رنج دیتا ہی زمانہ
اغثنی اے میرے آقا اغثنی

یا جناب امیر خذ بیدی
یا شہ قلعہ گیر خذ بیدی

زور بازوے مصطفی مددی
دست رب قدیر خذ بیدی

گردش چرخ نے ستایا ہے
شاہ گردون سریر خذ بیدی

پا بزنجیر فکر دنیا ہون +
اب ہے میرے دستگیر خذ بیدی

تنگ کرتی ہے تنگدستی آج
اے امیر اے امیر خذ بیدی

اہل دنیا مجھے ستاتے ہین
شاہ دین کے وزیر خذ بیدی

اے کرم دستگاہ اور کنی
ایجہان دستگیر خذ بیدی

مظہر شوکت ید اللہی + +
بے عدیل و نظیر خذ بیدی

دست بستہ سخا یہہ کہتا ہے
یا جناب امیر خذ بیدی

علی جی ایلیا جی بو الحسن جی
خدا کے شیر جی خیبر شکن جی

دو چار غم کو دو غم سے رہائی
یکے از یادگار پنجتن جی

تردد کو ہمارے دفع کردو
تردد ہو گیا ہے دفعتاً جی

حزین ہون منتشر ہون مضطرب ہون
جناب قبلہ جی آقای من جی

تسلی دو تسلی دو تسلی
پے شبیر جی بہر حسن جی

تمہارا دامن دولت ہے اور ہین
نہین ہے ہاتھہ مین کوڑی بھی جھنجھی

مدینہ آب و گل مین ہے ہمارے
کہ ہم طفلی مین کہلاے بدن جی

محاصل کم مصارف ہے زیادہ
زیادہ کیا کہے یہہ خستہ تن جی

خطا پوشی عطا پاشی ہے اور تم

سخا اور مدح گوئی مدح سنجی

یہی تذکرہ حق پرستوں میں ہے		تجلی مدینہ کی رستوں میں ہے
نہ گرد حرم ہے نہ گرد عرب		یہہ گردون بھی قسمت کی پستوں میں ہے
لب معجز آما کا مداح ہوں		مسیحی میرے پیش وستوں میں ہے
یہہ بندہ تو مدت سے بندہ نواز	ق	تمنائیوں میں تر ستوں میں ہے
خدا کے لیے اسکو بلوائے		یہہ کیا دیران بند و بستوں میں ہے
ہمارا قلم اور نعت رسول		یہہ وہ ابر ہے جو برستوں میں ہے

مسدس مخمس رباعی غزل
سخا نعتیہ میری بستوں میں ہے

اظہار کو ارادہ اپنا ترس رہا ہے	بادل گرج رہا ہے پانی برس رہا ہے
بیکس ہے مجھے سمجھہ کر اور جان کر اکیلا	بیفائدہ کمر کو نا اہل کس رہا ہے
دنیا کے گو وسائل نکلے نہ کارآمد	آقا ابھی تو اپنا فریادرس رہا ہے
گیسوے عنبرین کی ہم لکھہ رہے ہیں مدحت	سارا مکان ہمارا عنبر سے بس رہا ہے
بنتے ہیں وہ مشایخ کہتے ہیں رہ مسائل	جنکو علوم دین سے مطلق نہ مس رہا ہے
مقصود تک رسائی کیونکر ملیگی یارب	اوس قافلہ میں ہم ہیں جو بے جرس رہا ہے

ماہ صفر بھی گذرا ماہ رجب بھی آیا
کہتے **سخا** سفر میں کیا پیش و پس رہا ہے

لب پہ لبیک کا ترانہ رہے	اور زبان سلمو تسانہ رہے
آپ کا نام تابنام حسین	حسن اور اوپنجگانہ رہے

امروز کش بتون مین روضہ کا — آستین اور وہ آستانہ رہے
دیکھہ اے شوق سجدہ مستثنیٰ — کوئے اقدس مین کوئی جا نہ رہی
وہ جبین دے مجھے خدا وندا — جو کہ سجدہ مین جاودانہ رہے
مین بہذا الامام مغتنم رہون — مقتدی میرا اک زمانہ رہے
ہاتھہ وہ ہون کہ جنکے قبضہ مین — طرز تسلیم فدویانہ رہے
پاؤن وہ ہاتھہ آئے جو اکثر — سوئے ملک عرب روانہ رہے
آپکی ذکر خیر کی دولت — رشک گیتی غریب خانہ رہے
ہاتھہ جسکو لگا سکے نہ خزان — اپنی قبضہ مین وہ خزانہ رہے

روز ہم جائین اے سخا یثرب
روز تحریک آب و دانہ رہے

بے ادب بھی آپکو اعلیٰ سے اعلیٰ دیکھتے — ششلکم کی بعد گر یوحی الیّ دیکھتے
ہائے ہم ہندوستان مین کیون ہو بیہودہ گرد — گر پھرتے روز روضہ کے مدینہ دیکھتے
دیکھتے ہم گر یاد رہی بخت سے ہم بھی عرب — کیون نہ پہر مقرون حاصل ہر تمنا دیکھتے
آپکے دور رسالت مین اگر ہوتے کہین — قم باذنی کا تماشا بھی مسیحا دیکھتے
کیون رہی ہندوستان مین کیون نہ ہم یثرب گئے — قدسیون کی آمد و شد کا تماشا دیکھتے

مدح پردازان احمد جانتے سحبان وقت
گر سخا کا نظم کردہ وہ سراپا دیکھتے

ربیع الاول کا ہے مہینہ فلک پہ زہرہ یہ گا رہی ہے
حضور آئے بہار یثرب مین آ رہی ہے

لکھون مین نام مبارک اونکا پڑھون مین لاکھون درود اُنپر

قلم کی گردش زبان کی جنبش بہار تازہ دکھا رہی ہے

یہان تو ہم ہین وہان فرشتہ یہہ بزم مولد ہے اور عقیدت

قیام ہمکو سکھا رہی ہے سلام اونکو بتا رہی ہے

سما فلک پر ہے آج تازہ نیا ہے روی زمین پہ غازہ

ملک پنا ہا بشر نوازا صدا یہہ ہر سو سے آرہی ہے

زمین کا چرخ برین ہی زینہ زمین کا عمدہ ہے ہر قرینہ

چمک ہے مکہ سے تا مدینہ خدا کی قدرت دکھا رہی ہے

کہو یہہ صل علے محمد کہو یہہ لبیک یا محمد

کجا مسیحا کجا محمد نوید سروہ جلا رہی ہے

قلم کو دیکھو ہٹہا یا جس نے زبان پہ مضمون آمد آمد

زبان کو دیکھو کہ خیر مقدم کے آج لذت اُٹھا رہی ہے

چمن مین غنچہ شگفتہ رو ہے چمن کی ہر نہر باوضو ہے

زبان پہ صلو ہے سلمو ہے فرہ یہہ بلبل اوڑا رہی ہے

سخا کو کہتے کہ ہے ثنا خوان سخا کو کہتے کہ ہی یہہ سحبان

سخا ہے با اینہمہ پریشان کہ پاس اوسکو ستا رہی ہے

لب پہ مہری رات ہی کہ دن ہی
ہے عام حضور کی رسالت
چمکتا ہے مدینہ کی زمین سے

بس صل علے محمد ہے
حضرت کا مطیع انس و جن ہے
ہر چند کہ آسمان مسن ہے

کیوں پیر کہا گیا دوشنبہ | حضرت کے ظہور کا یہہ دن ہی

حضرت کی نظر ہے گر سخا پر
ہر حال مین عین مطمئن ہے

شہنشاہ عادل مدینہ مین ہی
مدینہ مین ہے نور حق جلوہ گر
نتیجہ ہے ملنے کا جو خلد کے
کہین چاشت ہی اور تہجد کہین
مدینہ عجب ایک گلزار ہے
حیات دوبارہ کی لذت ہمین

یہان مین ہون اور دل مدینہ مین ہے
تجلے کامل مدینہ مین ہے
وہی آج حاصل مدینہ مین ہے
بہار مشاغل مدینہ مین ہے
ہجوم عنادل مدینہ مین ہے
صدای فنا فی المدینہ مین ہے

تمنا ہوئی اور حاصل ہوئی
سخا یہہ تو حاصل مدینہ مین ہے

پہلے بر بکم سے زبانپہ الست ہے
خالی سفر کے قصد کا اظہار ہی فضول
مدت ہوئی زمین مدینہ نہو سکا *
شعبان کا مہینہ ہے روزی ہو گیا ہمین
پہیلا دیا ہے دین مبارک کو چار سو
اول ربیع خاص پس و پیش بالعموم

بندہ شراب عشق الٰہی کا مست ہی
ہاتھوں مین اپنے رزہی نہ پاؤنمین جست ہی
پیر فلک بھی سخت ہی ہمت کا پست ہی
اور چودہوین ہی رات نیا بندوبست ہی
کیا منتظم حضور کا ہر بیش دست ہے
میلاد پاک شیوہ ہر حق پرست ہی

بندہ نواز بودہ بداند کے ذیل مین
حاضر سخا بھی نعتیہ دیوان بدست ہی

خلد ہے تبلائین ہم کن کے لیے | بزم مولد کی معائن کے لیے
آج وہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے | انس و جن حور و ملک جن کے لیے
گیسو و رُخ کا تصور اور ہم | رات کو وہ ہی تو یہہ دن کے لیے
بل بے شفقت آپ نے روز شمار | امتی ہمراہ گن گن کے لیے
فیض مقدم سے مدینہ طیبہ | فخر ہے ساری مدائن کے لیے
اللہ اللہ رے تمہارا دبدبہ | باغیون نے مُنہ مین اب تنکے لیے
تقویت وہ ہی مدینہ کی زمین | چرخ کو طولانئے سن کے لیے
اور کیا کھائیگا یہہ بسیار نوش | سو دہی کیا کم ہی دائن کے لیے

یا محمد المدد کہنا سخا
مشغلہ ہے اہل باطن کے لیے

ہبت رسول باب تجلی مین فرد ہے | چرخ برین زمین مدینہ سے گرد ہے
مطبوخ حارہ ہی موافق نہ برد ہے | جسکی دوا مدینہ ہی وہ ہمکو درد ہے
اجلاف کو یہہ لاف زنی ہی غنی ہوئین | اشراف اشرفی کے لیے کوچہ گرد ہے
قبضہ مین غیر کے ہی تو کیا فائدہ اُسے | زر ہی اگرچہ پُرکفِ گل ہای ورد ہے
ہر شے کا ہر خواص ہی مد نظر رہے | بالفعل برف ہم نے یہہ مانا کہ سرد ہی
شق ہو چکا ہے ایک اشارہ سے آپکے | اب تک رخ قمر سر گردون پہ زرد ہے

دن فکر کے تصور ابرو مین کاٹیئے
کافی سخا یہہ تیغ پئے ہر نبرد ہی

دام گیسو کے گرفتار کو دانا ہے کہئے | تیرے بیمار کو عیسیٰ زمانہ کہئے

سلمو کہتے یہہ کہتا ہے بتاکید ادب
مصرعہ قد کو مناسب ہی کہ قامت لکھیے
وہ ترو تازہ مدینہ کی زمین ہے جسکا

بعد ازین موئے مبارک کا فسانہ کہیے
بیت ابرو کو بجا ہے کہ دوگانہ کہیے
پیر گردون کو ہوا خواہ پرانا کہیے

جوشش شوق مین کیا جانئے کہ کہتا گیا ہے
اے سخا آج تجھے بے ادبانہ کہیے

ادب مین تکلم ہی نہ تم کہیے نہ تو کہیے
رسول پاک کی مدحت سرائی کا یہہ جلسہ ہی
ہر اک کوچہ وہانکا سیر دکھلاتا ہی جنت کی
یہہ وہ روئے مبارک ہی نہ جز صلو کچھہ لکھیے
تمہارے تشنۂ دیدار اللہ ری نصیب انکی
عرب تو ایک سو سرور ہوا سارا زمانہ ہی

خداوند دو عالم کو تعالے ثنا نہ کہیے
زبانسے آج جو کچھہ کہیے ہوکر باوضو کہیے
مدینہ کو مگر شایان نزول فادہ خلد کہیے
یہہ وہ موئے مبارک ہی نہ غیر از سلمو کہیے
لب کوثر سی جاری ہی صدای واشربو کہیے
ترے گیسوئے عنبر بو کو تہ طلہ کہیے

سخا کو پوچھتے ہو کیا مدینہ کے سفر والو
مجسم شوق کہیے اور سراپا آرزو کہیے

معیت کی مراحل حضرت جبرئیل کو کسکے
زہی قسمت کہ گرم مدح پردازی یثرب مین
مزہ ہرگز نہ پائی گر ملین نغمائے جنت بھی
الہی ہم بھی حسب آرزوی دل کبھی دیکھین
اگر قابو چلا اپنا تو زوارون کے چلنے کو
کہین مشقون مین اپنا نام وصف پنجتن سی ہی

طراری اللہ اللہ ری براق آسمان رس کے
رہا کرتی ہین ہم بھی تیتون مین آجکل خس کے
زبان کو مدح گوئی مدینہ کی ہین یہہ جس کے
وہ سنگ آستانہ اور وہ جلسہ وہان مس کے
مدینہ تک یہانسے فرش بچھوائینگے اطلس کے
نئے مضمون دکھلاتے ہین حرف اپنی مخمس کے

سخا دنیا خدا کی راہ مین پُر نفع کتنا ہی
یہان جو ایک دینگے مستحق ہونگے وہان دس کے

پہر حصول مدعا مین دیر ہے
پہر تصور ہے کسی درگاہ کا
پہر کمی پر ہے مقدر کا حساب
پہر تنزل کل کہلاتا ہے نئے
پہر مریدی لاتخف کہدیجئے

پہر زبان پر یا شہ اجمیر ہے
پہر طبیعت سیر گل سے سیر ہے
من ہمارے واسطے پہر سیر ہے
پہر ہمین عتاب دشتی بیر ہے
پہر ہر اک روباہ خصلت شیر ہے

پہر زبردستی سے چرخ پیر کے
پہر سخا سا پاشکستہ ریزہ ہی

پہر ہمارے قصد مین تاخیر ہے
پہر کہینگے یا محمدؐ المدد
پہر ہوا اللہ احد ہے نقش دل
پہر زبان پر ہے مدینہ کی ثنا

پہر دعای صبح بے تاثیر ہے
پہر عدو سرگرم دار و گیر ہے
پہر تصور مین کوئی تصویر ہے
پہر ہمین خلد برین جاگیر ہے

پہر وہین جا نیکی ہم نیت کرین ؛
پہر سخا یہہ داخل تدبیر ہے

دو چار مدح پیغمبر دل نالان ہمارا ہے
ہمارا کام رہتا ہی توکل کے تعلق مین
تمنا ہی سرور بار اتنا آپ فرمائین ؛
ہمین بانی ہی عزت وصف دندان مبارک مین

بیاض صبح ہی یا دوسرا دیوان ہمارا ہے
خداوند دو عالم منعمو پرسان ہمارا ہے
اسی آنے دو محفل مین یہہ مدحت خوان ہمارا ہے
گہر افشان ہین ہا ہم یا ہم سبق نیسان ہمارا ہے

توجہ چاہیے آقا کی رخصت اسکو کرتے ہین
تردد کوئی دن کی ہی یے مہمان ہمارا ہے

خدا نے ہمکو بہیجا ہے ثنا نبی کو دنیا مین
رسول اللہ کی مدحت گری ایمان ہمارا ہے

طریقہ ناظران خوانی کا ہمکو خوب آتا ہے
تصور آپکی صورت کا اک قران ہمارا ہی

بسر کرنے کو اپنی ایک موسم ہی جداگانہ
زمستان ہی ہمارا اور نہ تابستان ہمارا ہی

خزان پر اپنی رہتی ہی بہار تازہ ہر لحظہ
زیادہ بےسیر و برگی سر و سامان ہمارا ہے

سخا ہم مدح محبوب خدا مین غرق رہتے ہین
لقب فضل خدا سے آجکل سحبان ہمارا ہے

تمت

مسدس

جوش پر رحمت ودود ہی آج
آسمان مائل سجود ہے آج

کس شہنشاہ کا ورود ہی آج
کار کام و زبان درود ہی آج

فرش سے آج عرش تک غل ہی
بزم میلاد سرور کل ہے

پادشاہ عرب کی آمد ہے
رحمت خاص رب کی آمد ہے

امتی زبن لب کی آمد ہے
لایق صد ادب کی آمد ہے

للہ الحمد ہے زبانون پر

آفرین باد مدح خوانون پر

چین سا دل کو چین آتا ہے
وقت صد زیب و زین آتا ہے

سرور مشرقین آتا ہے
آج جد الحسین آتا ہے

آج شاہو نکلے شاہ آتے ہین
لو رسالت پناہ آتے ہین

نور آیا ہے آج محفل پر
دل کو ترجیح ہے عنادل پر

ذکر ہو لو دلنقش ہے دل پر
صدقہ یا ایہا المزمل .... پر

مین ہون اور ذکر خیر کرتا ہون
گویا جنت کی سیر کرتا ہون

گرمی مدحت شہ دین ہے
مدح گوئی ہے وقت تحسین ہے

سرد بازاری سخن چین ہے
لب پہ روح الامین کی آمین ہے

ہر دعا مستحق قبول کی ہے
دہوم صلو علی الرسول کی ہے

ای کمر بستگان راہ طلب
اے تعشق نزاد اہل ادب

آیئے نظر کردگان رحمت رب
اے تمنائیان دید عرب

آج پیش نظر ہے کوچہ دوست
آج حاصل ہے معنے ہمہ اوست

شور ہر سو ہے آمد آمد کا
وقت آیا حصول مقصد کا

غل ہے صل علے محمد کا
رنگ ہی زرد فرقہ بد کا

مجلسوں میں قیام ہونے لگا
السلام السلام ہونے لگا

صرف تعظیم اک زمانہ ہے
ہر زبان طرفہ ترانہ ہے

لب پہ لبیک کا فسانہ ہے
بل بے کاکل کہ تا بشانہ ہے

شان حق ہے حضور کی صورت
ہے سراپا یہ نور کی صورت

نام نامی کا حرف حرف ہے خوب
حا رحطی ہے عین حق مرغوب

ہے الف یا کہ اول اسلوب
میم مقصود مدعا مطلوب

دال میں بھی کمال ہے بالکل
قندلی یہ دال ہے بالکل

ہان طبیعت کی جوش حاضر ہو
نطق اعجاز گوش حاضر ہو

غیب کے اے سروش حاضر ہو
چشم حاضر ہو گوش حاضر ہو

اپنی زینت ہم آشکارا کریں
حسن معنی کا سب نظارا کریں

بزم کو خلد کا جواب بنا ئیں
ایک نقشہ پر آب و تاب بنائیں

اس زمین کو فلک جناب بنائیں
خلق کو داخل ثواب بنائیں

عین دیکھی فرشتہ و کھلائیں
شکل شاہ مدینہ و کھلائیں

وہ ادا وہ کمال کا نقشہ
ہے محب الجمال کا نقشہ

واہ رے بال بال کا نقشہ
اللہ اللہ رے چال کا نقشہ

ہے زخود رفتگی فرشتوںمین
دہوم سی دہوم ہے بہشتونمین

قد کی توصیف ہی یہہ اجمالی
طول مین بات کسلیئے ڈالی

فخر طوبے ہے سرو کا والی
غرض کر مدظلہ العالی

ذکر اس قد کا کائنات مین ہی
قد یہہ ہے قامت الصلواہ مین ہی

ایسا کس قد نے مرتبہ پایا
اوسکو بمبثل حق نے فرمایا

دیکھہ قرآن مین لقد آیا
یہان معیت نکر سکا سایا

حق کے سایہ کا یہان ظہور رہا
سایا اس قد سے دور دور رہا

صف قمرہ کی حسین ہی خوشرو ہی
فرق اسمین نہین سر مو ہے

شان واللیل ہی یہہ گیسو ہی
وارکعوا کی ادا ہے ابرو ہی

زلف کا عنبرین فسانہ ہے
منعقد سارا ہی زمانہ ہے

کان کو کان صدتپاک کہین
ناک کو صاف اور پاک کہین

کان کی لو کو تاب ناک کہین
رخکو ہم روحنا فداک کہین

چشم بر عین اعتقاد کرین
اپنے حق بینون پہ صاد کرین

چشم بد دور چشم شرم آلود
دونون خوش وضع دونون ہین محمود

صاف دکھلا رہی ہین شان ودود
جلوۂ حق طلب نظر بہ سجود ❊

حق نمائے پسند ہین دونون
چارۂ دردمند ہین دونون

نور سینہ سے آشکار جدا
پشت پر مہر کی بہار جدا

اور پسینہ ہے عطر بار جدا
دونون شانے ہین شاندار جدا

عضو ہر ایک شان باری ہے
ہان سزاوار جان نثاری ہے

اللہ اللہ رے عز و شان کمر
گہر ہے اعجاز کا میان کمر

عالم الغیب قدردان کمر
ہو چکا ہے یہہ امتحان کمر

معجزہ ہر نظر سے نکلا ہے
صاف ٹکا کمر سے نکلا ہے

ہاتھ ذی دستگاہ پائے ہین
عرش تک کی خبر یہہ لائے ہین

پاؤن خوش سیر ہاتھ آئے ہین
معجزے آپ نی دکھائے ہین

زور خیر البشر کا روشن ہے
حال شق القمر کا روشن ہے

ناخنون کا کمال ظاہر ہے
بدر ظاہر ہلال ظاہر ہے

وسط و خم کی مثال ظاہر ہے
قدرت لایزال ظاہر ہے

خوب ہے انگو گرہ کشائی کی ❊

رشق ہے معجزہ نمائی کی

واہ ممدوح ہے عجیب اپنا
جسکو خالق کہے حبیب اپنا

ہر مرض کے لیے طبیب اپنا
اوسکی امت زہے نصیب اپنا

آپکو پایا ہمنے سب پایا
افصح راحم لقب پایا

اب ضاعت کا عرض حال کرون
عہد طفلی کا قد خیال کرون

کلک کو شکرین مقال کرون
آج طوبی کو مین ہنال کرون

جوش طبع روان کو دکہلادون
جوئے شیر جنان کو دکہلادون

تھی حلیمہ جو آپ کی دایا
رشک ہمسایہ تھی وہ ذی مایا

اوس نے کسدرجہ مرتبہ پایا
آپ بے سایا اور وہ سایا

شایق دید قد ہزارون تھے
پائمال حسد ہزارون تھے

گو دین ہے لیے ہوے پہرنا
دل کو انپر دے ہوئی پہرنا

حرز جان بس کیے ہوے پہرنا
جام عشرت پیے ہوے پہرنا

دولت بے زوال پائی ہوئی
شمع رخپر بھی لو لگائی ہوئی

پاؤن پہ چلنے کا جب زمانہ ہوا
قد بھی نام خدا میانہ ہوا

رحمت خاص شامیانہ ہوا
اور گیسو بھی تا بشانہ ہوا

گہر سے باہر تلک قدم آئے
بیدموں کے دہوں ہیں دم آئے

تھی رضا ہی جو آپ کے بھائی
تھی ادہر سے بھی لطف فرمائی

آپ پر جان و دل سے شیدائی
ہمدگر ارتباط و یکجائی

پاس خاطر تھا اتفاق بھی تھا
دور رہنا دلوں سے شاق بھی تھا

ایکدن آپ نے یہہ فرمایا
بہائیوں کو کہاں ہیں بہجوایا

مادر مشفقہ میری دایا
صبح سے آج او نہیں نہیں پایا

ہمکو گہیرا ہے ناصبوری نے
مترود کیا ہے دوری نے

سنکے یہہ بات سو دعائیں دیں
جب دعا اور کہہ چکی آمین

رخ کی اور زلف کی بلائیں لیں
یوں کہا اے بہار گلشن دین

بکریاں لیگئے ہیں جنگل میں
حکم ہو تو نہ جانے دوں کل میں

لب کو حضرت نے درفشاں کرکے
عزم بالجزم خود عیاں کرکے

حمد معبود برزبان کرکے
اور حلیمہ سے کچھہ بیان کرکے

دورۂ دشت پر کمر باندہی
صبح گلگشت پر کمر باندہی

لو نزدل چمن ہے صحرا میں
آمد گلبدن ہے صحرا میں

نور سایہ فگن ہے صحرا مین
قدرت ذوالمنن ہی صحرا مین

طور ہے طور کا پہاڑون مین
رنگ گلزار کا جھاڑون مین

دشت کا چرخ پر دماغ ہی آج
خار و خس تک بھی باغ باغ ہی آج

رشک بلبل ہیانکا زاغ ہی آج
ذرہ روشن تر از چراغ ہی آج

خار کو گل سے استعارہ ہی
اوج پر دشت کا ستارہ ہی

آج اللہ رے خداوندی
فرط شادی کی بل بی پابندی

ذرہ ذرہ ہی صرف خورسندی
پتہ پتہ کو ہے برومندی

نام ہر نقص کا کمال ہی آج
جو شجر ہی جہان نہال ہی آج

ہر طرف سے صدا درود کی ہی
دھوم ہر سمت اس ورود کی ہی

مشق افلاک کو سجود کی ہی
آمد آمد یہہ کس نمود کی ہی

ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہ گوید

آج ہر غم کو دور ہونا ہے
شان حق کا ظہور ہونا ہے

دشت دار السرور ہونا ہی
ذرہ ذرہ کو نور ہونا ہے

خاک کو شان ہاتھہ آنی ہے
آبرو ہر ندی کو پانی ہے

قصہ کوتاہ آپ جب آے
بھائی حضرت کیساتھ سب آے

دشت مین خسرو عرب آے
بکریان لیکے باادب آے

کسکے لب سکا نہ کہان کی زبان
خیر مقدم تھا اور جہان کی زبان

کیا وہ ہے دن وہی مہینہ ہو
پاک تر وہ شہ مدینہ ہو

چاک اک مصلحت سے سینہ ہو
نور سے نور نکلے جینا ہو

سانحہ جب کہ یہہ نظر آیا
ایک بھائی جھپٹ کی گھر آیا

دیکھکر جو گیا تھا نیک نہاد
اور کہا دوڑ کیا گھڑی ہی شاد

کی حلیمہ سے عرض کل روداد
صرف صرصر ہوا وہ باغ مراد

دو جوانون نے تیز دستی کی
کچھہ خبر ہے نہین ہے ہستی کی

کوہ پر دیکھا تھے جانا بھی
اور دیکھا یہہ چھری چلانا بھی

دو جوانونکا دیکھا آنا بھی
پھر نہ آیا نظر زمانہ بھی

سانحہ سنکہ یہہ عجیب ہوا
مین ز خود رفتگی نصیب ہوا

گھر مین بیٹھی تھی وہ اداس ہوئی
آہ کی سرد اور ہراس ہوئی

سنکے یہہ حال بدحواس ہوئی
حقیقے یہہ گرم التماس ہوئی

یا الٰہی یہہ فکر ہے حد کی

خیر ہو خیر ہو محمدؐ کی

سوی صحرا چلے زخود رفتہ
بہہ صدا اور زبان بگرفتہ

چشم تر دل حزین جگر تفتہ
ای فراغ بہہ دو تا ہفتہ

تم چہپے ہو کہان سراغ تو دو
مرہم زخم تازہ داغ تو دو

تمکو ڈہونڈون کہان کہان کبہی
کبہی دائی مجہے نہ مان کہئے

اور پاؤن کہان نشان کہئے
کچہہ تو ایمیری بی دہان کہتے

ہو سلامت پئے خدا کہدو
آمنہ سے کہون مین کیا کہدو

بہہ بیان عین اضطرار مین تہے
آپ دیکہا تو کوہسار مین تہے

تہلکہ چشم انتظار مین تہے
تر زبان حمد کردگار مین تہے

دوڑ کر گود مین اوٹہا لائے
اور کہا آپ پر فدا دائی

کیا یہہ مضمون تہا کچہہ بیان تو کرو
راز سربستہ کو عیان تو کرو

متحرک ذرا زبان تو کرو
جانمن حل یہہ چیستان تو کرو

شہ نے روداد کل بیان کردی
رمز ہر چار نخل بیان کردی

اس بیانسی جو استفادہ کیا
خیمئہ عزم ایستادہ کیا

چلتے مکہ کو یہہ ارادہ کیا
زیب آغوش شاہزادہ کیا

نیت اوسکی ظہور مین آئی
آمنہ کے حضور مین آئی

عرض یہہ کی جہکا کے سر اپنا — لیجے معجز نما پسر اپنا
رشک فردوس کیجے گہر اپنا — غیر ہے اب دہان تو ہر اپنا

گل کا رہنا وطن مین اچھا ہے
گل کا رہنا چمن مین اچھا ہے

معجزہ یہہ تو بات باتمین تھا — سنگریزونکا نطق ہاتھہ مین تھا
غلغلہ ساری کائنات مین تھا — دمین رجعت تہی شق جو راتمین تھا

کارکام و زبان تھا شام و پگاہ
کلمۂ لا الہ الا اللہ

انبیا رشک مین وقار اونکے — آسمان رس مین راہوار اونکے
خلق مین منعقد ہزار اونکے — شان خالق مین مین نثار اونکے

حق رسی ہی کہ حق رسائی ہے
آپکے در کی پاسبانی ہے

ای جہان آفرین خدای کریم — ای خداوند احمد بی میم
ای بہر حال واجب التعظیم — ای علاج دل صحیح و سقیم

ای مجیب دعای ہر ذی روح
ای وظیفہ دہ فلاح فتوح

دی مجہے بھی مذاق جینے کا — دور کر اختلاج سینے کا

حج ہے عرصہ کئی مہینے کا | جلد زائر بنا مدینے کا

جان جبتک رہی عرب مین رہون
آستان بوس روز و شب مین رہون

جب تلک زیست کا مدار رہی | جب تلک جان مستعار رہی
دل تیری دوست پہ نثار رہے | ذکر مولود سے دوچار رہے

گشت ہون اور عرب کی جنگل مین
محفلین ہون ربیع الاول مین

داور خاتم الرسل کے لیے | باغ یثرب کی تازہ گل کے لیے
شاخ سدرہ کی صرف غل کیلئے | خوش صداہای چارقل کیلئے

ہم بھی کہلائین جان نثار رسول
لکھے جائین ثنا نگار رسول

تیرہ افعال پر نگاہ ... نہو | نامہ اعمال کا سیاہ نہو
خوف کو میری دلمین راہ نہو | مدعی کوئی قرض خواہ نہو

روز آشائیش اور چین رہے
فکر روزی رہی نہ دین رہے

ہم تیری فضل کے جوار مین ہین | صاحب نسل بھی تمہارمین ہین
دوسم العافیت مزار مین ہین | چشم بددور درکنار مین ہین

چار دن آرام سے دوچار رہین
چار دن یکتائے روزگار رہین

همدگر اونکے اتحاد رہے | بدسلوکی کا انسداد رہے
گرم جوشی رہی وداد رہے | ایک ہر دوسرے سے شاد رہے

جو کہ نوکر ہے وہ ترقی پائے
ستر صدکو نوکری ہاتھ آئے

محترز وہ طریق بد سے رہیں | پاک کینہ سے اور حسد سے رہیں
خلق میں ایک شد و مد سے رہیں | نام آور زیادہ جد سے رہیں

طرز تہذیب ان سے رہ نہ سکے
ناخلف اونکو کوئی کہہ نہ سکے

ای سخا ای مدیح پیغمبر | ای حبیب خدا کے مدحت گر
عرض میں طول کاہہ کیوں ہی گذر | کر دعا مختصر کہ پائے اثر

یا الٰہی عرب کی سیر دکھا
عالم عاقبت بخیر دکھا

دیگر

تسبیح فاطمہؑ کا وظیفہ حسینؑ ہی | عقد انامل ید بیضا حسینؑ ہی
اعجاز جان نواز مسیحا حسینؑ ہی | صل علی کی ورد کو زیبا حسینؑ ہی

مطلوب کل طالب و مطلوب ہے حسینؑ
محبوب ذوالجلال کا محبوب ہی حسینؑ

حصن حصین حلم و حمایت حسین ہی | رکن رکین دین و دیانت حسین ہی

امن و امان اہل جماعت حسین ہی
شان و نشان ختم رسالت حسین ہے

سلطان دین پناہ ذوی القدر ہی حسین
روشن ہی آج خلق مین کالبدر ہی حسین

شیرازہ حمائل ایمان حسین ہے
دیباچہ صحیفہ عرفان حسین ہے
شان نزول سورہ رحمان حسین ہے
دیوان کائنات کا عنوان حسین ہے

صنع خدای پاک عبارت اوسی سے ہے
لوح و قلم کو رونق و زینت اوسی سے ہے

ہر حال مین خدای رضا پر حسین ہے
ہر امر مین مطیع پیمبر حسین ہے
افعال بیمثال کا مظہر حسین ہے
عالم کا زبدہ علم کا مصدر حسین ہے

حرف صحیح دفتر اثبات ہے حسین
صرف رضای فاعل بالذات ہی حسین

اصل اصول صنعت باری حسین ہے
نخل ریاض شکر گذاری حسین ہے
باغ جنان کی باد بہاری حسین ہے
بارہ مین ایک نہجر اری حسین ہے

طوبیٰ ہی جسکا بندہ وہ قد ہی حسین کا
بیسایہ جسکا قد ہی وہ جد ہی حسین کا

روشن ہی مہر و زر الہی حسین ہے
ثابت ہی قطب خلق پناہی حسین ہے
ظاہر ہی صرف ترک مناہی حسین ہے
مشہور مہ سی تا سر ماہی حسین ہے

شقاق قرص ماہ کا یہہ ماہ پارہ ہی
رجعت ہی جس سی خور کو یہہ اوسکا اشارہ ہے

زیب حریم صبر و توکل حسین ہے
وابندۂ امور جبر و کل حسین ہی

شان مکان شان تجمل حسین ہے
سو من کا روز حشر توسل حسین ہے

مقبول خاص داور داور ہی حسینؑ
مختار عام احمد مختار ہی حسینؑ

حسن کلام مصحف ناطق حسینؑ ہی
رتبہ میں سابقون سی سابق حسین ہی

مضمون انما کے موافق حسین ہی
ارشاد اکرم کے مطابق حسینؑ ہی

سب صور تو نسی صاحب توقیر ہی حسینؑ
قرآن ہی گر رسول تو تفسیر ہی حسینؑ

تقسیم نار و خلد کا مالک حسینؑ ہی
میزان انتظام ممالک حسینؑ ہی

تفریق کفر و دین کا مسالک حسین ہے
جمع منافقین کا ہالک حسین ہی

فراد خلق میں رقم انتخاب ہے
ضرب المثال شافع روز حساب ہی

برج اسد میں نیر عالی حسین ہی
غنچہ دلوں کو باد شمالی حسینؑ ہی

بہر نجف فروغ لآلی حسینؑ ہے
فرمان نویس غزل و بحالی حسین ہی

فرزند بوتراب ہی ذی اقتدار ہی
شیر خدا کا شیر ہی اور خاکسار ہی

قرآن رسول حق ہی معانی حسین ہے
قرأت نبی ہی صاف زبانی حسین ہے

تنزیل مصطفےٰ ہی نشانی حسین ہے
گویا مظاہر ہمہ دانی حسین ہے

تشابہ یٰس حسین کی صورت میں جھلکا ہی

حاصل یہ قل اعوذ برب الفلق کا ہے

ہر ہفت ہشت قصر معظم حسین ہے
چودہ طبق کے راز سے محرم حسین ہے

آرائش فضائے دو عالم حسین ہے
تزئین نو مقام مسلم حسین ہے

شنگرف ہفت جدول زنگار ہے حسین
یکتا ہے دو چار شش و چار ہے حسین

دریا دلی میں غیرت قلزم حسین ہے
آگاہ طرز معجزہ قم حسین ہے

رفعت میں رشک چرخ چہارم حسین ہے
مستوجب سلام علیکم حسین ہے

روح القدس خطاب کا سرتاج ہے حسین
آرام جان صاحب معراج ہے حسین

سیرت میں کاف و نون کا خلاصہ حسین ہے
خصلت میں عین فاتحہ گویا حسین ہے

صورت میں نون و صاد کا تفسیہ حسین ہے
اخلاص میں ہوا ہو الحی احسین ہے

مستوجب ستائش و تحسین ہے حسین
نور عیون حضرت یٰسین ہے حسین

نقش نگین مہر سلیمان حسین ہے
کشتی نوح صاحب طوفان حسین ہے

شمع فروغ موسیٰ عمران حسین ہے
حسن عزیز یوسف کنعان حسین ہے

واللہ عین گریہ یعقوب ہے حسین
حقا کہ صبر حضرت ایوب ہے حسین

موسیٰ اگر کلیم ہے شنوا حسین ہے
ایوب گر صبور ہے و تقی احسین ہے

آدم اگر صفی ہے مصفا حسین ہے
عیسیٰ جو روح ہے دل نہ الحسین ہے

یوسف عزیز مصر عزیز خدا ہے یہہ
وہ گل ہے یہہ چمن وہ نمک ہی سما ہے یہہ

معنی پنج سورہ صوری حسین ہی
ارکان پنجگان ظہوری حسین ہی

اعراب پنج آیت نوری حسین ہی
تصویر پنج شان غیوری حسین ہی

سرپنجہ جلال یداللہ ہی حسین
اعدا کے تین پانچ سے آگاہ ہی حسین

بیت النبی کا مطلع ثانی حسین ہی
تقطیع شعر عالم فانی حسین ہی

ترجیع خمسہ ہمدانی حسین ہے
دیوان حق روی کا مبانی حسین ہی

نظم جہان ہی نسخہ آورد آپ کا
نوع بشر مطیع ہے ہر فرد آپ کا

موسی ہی جس پہ غش وہ تجلی حسین ہی
خوان خلیل کا متولی حسین ہی

نزدیکی خدا کا مصلی حسین ہی
ایوب کو ملی وہ تسلی حسین ہی

اعجاز پوچھیے تو سراپا مسیح ہے
تسلیم دیکھیے تو بعینہ ذبیح ہے

لکھو کہ حسن مطلع حیدر حسین ہی
جانو کہ جان جان پیمبر حسین ہی

سمجھو کہ رکن خمسہ اطہر حسین ہی
باور کرو کہ عاشق داور حسین ہی

دل سرد ہی جہان سے جہانکی نمود سے
سرگرم اتحاد ہی رب ودود سے

رنگینی ہستودہ گل حسین ہے
پیشانی نوشتہ بلبل حسین ہے

مصرع سروجو کا تجمل حسین ہی — قمری کا شوق اور توغل حسین ہے

سوسن زبان ہی گویا کہ مدحت کو آیکی
نرگس ہے عین چشم زیارت کو آیکی

نیسان حسین ہی تو گہر بھی حسین ہی — گلبن حسین ہی تو ثمر بھی حسین ہی
نیزہ حسین ہی تو جگر بھی حسین ہی — نالہ حسین ہی تو اثر بھی حسین ہی

یوسف ہی کاروان ہی خریدار ہی حسین
سودا ہے جان فروش ہی بازار ہی حسین

درجسکا ابروہی وہ نیستان حسین ہے — درجسکا منزلت ہی وہ دیوان حسین ہے
عزت ہی جسکا گل وہ گلستان حسین ہی — ٹوٹے نہ تا بحشر وہ پیمان حسین ہی

بندوں کا دستگیر ہی بندہ خدا کا ہی
لخت دل امیر ہی آقا سنخا کا ہی

ترجیع بند

کام کل تک تھا نہ کچھ بند اپنا — غیر شاکی نہ گلہ مند اپنا
آج اور فکر سے پیوند اپنا — دل ہی با اینہمہ خورسند اپنا

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

فکر سے دست و گریبان کیون ہی — اسقدر مضطر و حیران کیون ہی
فکر ناکامی و حرمان کیون ہی — ای سنخا آج پریشان کیون ہی

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

ہم سے آتا نہیں ہوں دست نگر
ہم کسی سے بھی نہیں طالب زر

طے کریں قصہ حاتم گوشہ
ہمکو امداد خدا پر ہے نظر

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

شکوۂ جور معاند ہی عبث
مدعی سے مقاصد ہی عبث

متفکر متردد ہی عبث
چرخ بدبین کو اگر ضد ہی عبث

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

بند مقصد کا ہے جادہ باشد
خط تقدیر ہے سادہ باشد

ضعف در بر ہے ارادہ باشد
کم نصیبی ہے زیادہ باشد

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

اہل دنیا کی خوشامد بیجا
خود غرض ہوسے نہ کی مد بیجا

کلفت بودہ بداند بیجا
کام تعجیل طلب حد بیجا

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

غرق دریاے تردد کب تک
غیر سے شوق تفقد کب تک

جستجو اور یہ تعب دوکب تک　　اے سخا مضطرو بخو وکب تک

کام رہنے کا نہیں بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

دیگر

کیون کسی کو پُراز حسد کہئے　　کیون حکایات کینہ وکد کہئے
کسلیے ہر بشر کو دد کہئے　　آپکو کیون رہین زد کہئے

نیک کہئے نہ مونہہ سے بد کہئے
یا علی یا علی مدد کہئے

منت صاحب ستم کب تک　　بندہ بندہ درم کب تک
بیہودہ راہ پر قدم کب تک　　شکوہ چرخ پر ستم کب تک

نیک کہئے نہ مونہہ سے بد کہئے
یا علی یا علی مدد کہئے

ہے بدی پر اگر عدو باشد　　ہے اگر شور فاقتلو باشد
آسمان ہے سینرہ خو باشد　　گو مخالف ہے روبرو باشد

نیک کہئے نہ مونہہ سے بد کہئے
یا علی یا علی مدد کہئے

اہل دولت سے التجا بیجا　　مدح گوی اغنیا بیجا
گردش چرخ کا گلہ بیجا　　ہو زبان پر کبھی نہ جا بیجا

نیک کہتے نہ موہنہ سے بد کہتے
یا علی یا علی مدد کہتے

صبر کیجے اگر ستاے کوئی
دیکہئے آنکھہ گر دکہاے کوئی

بیٹہئے شر اگر اوٹہاے کوئی
کچھہ نہ کہئے جو نُسنا ے کوئی

نیک کہتے نہ موہنہ سی بد کہتے
یا علی یا علی مدد کہتے

اے ید اللہ الفلک خرگاہ
قوت بازوے رسول اللہ

اے ولایت پناہ شاہنشاہ
مین ہون اور یہہ کلام شام و پگاہ

نیک کہتے نہ موہنہ سی بد کہتے
یا علی یا علی مدد کہتے

اے کرم دستگاہ خذ بیدی
اے میرے بادشاہ خذ بیدی

اے ولایت پناہ خذ بیدی
کہتے شام و پگاہ خذ بیدی

نیک کہیے نہ موہنہ سی بد کہتے
یا علی یا علی مدد کہتے

چاہیے خوف جس مکان پر ہو
ہو اگر چرخ امتحان پر ہو

یا علی المدد زبان پر ہو
خامشی کی ادا بیان پر ہو

نیک کہیئے نہ موہنہ سی بد کہیئے
یا علی یا علی مدد کہئے

گو عدو بر سرِ نبرد رہے
مرد کو چاہتے کہ مرد رہے

گر بیان ہوں نہ جی کا سر در ہے
ضبط بھی ہم کو تاب در در ہے

نیک کہتے نہ مونہہ سے بد کہتے
یا علی یا علی مدد کہتے

اے سخا یا امام ہو لب پر
فرض مدحت کا کام ہو لب پر

منقبت کا مقام ہو لب پر
اور علیہ السلام ہو لب پر

نیک کہتے نہ مونہہ سے بد کہتے
یا علی یا علی مدد کہتے

دیگر

قبلۂ کونین فلک احتشام
مار ہی خدائی کے مدار المہام

مجبط جبریل علیہ السلام
اپنا وظیفہ ہے یہہ ہر صبح و شام

خاک درت بر سر ما تاج باد
ہر شب عمرت شب معراج باد

نام ہے حضرت کا بصد امتیاز
حق ترا عاشق ترا مدحت طراز

داخل تکبیر اذان و نماز
اپنی زبان پر ہے یہہ بندہ نواز

خاک درت بر سر ما تاج باد
ہر شب عمرت شب معراج باد

حق تجھے ہر گاہ فترضے کہے
کم ہو جو رتبہ ترا زیادہ کہے

کوئی ترے شان میں یہہ کیا کہے
بس یہہ ہی بہتر ہے سنے یا کہے

خاک درت بر سر ما تاج باد
ہر شب عمرت شب معراج باد

خالق یکتا کے پیارے نبی
آپ کے محتاج ہین سارے نبی

وصف ہون کیا مجھسی تمہارے نبی
ایفلک ایوان ہمارے نبی

خاک درت بر سر ما تاج باد
ہر شب عمرت شب معراج باد

ہین ہمہ دان سخا ہمسر جامی نہین
اپنے عقیدے مین تو خامی نہین

دعوی اعجاز کلامی نہین
یہہ نکہون شرط غلامی نہین

خاک درت بر سر ما تاج باد
ہر شب عمرت شب معراج باد

دیگر

کب تلک یارب ہمین ناکامیونسی کام ہی
کب تلک بیسود یہہ فکر ادای دام ہی

کب تلک ہم اور ہجوم گردش ایام ہے
کب تلک بندہ سخا یارب برای نام ہے

روی رحمت بر متاب ای کام جان ارزوی من
حرمت جان پیمبر یک نظر کن سوی من

خمسہ بر غزل خسرو

یوسف کو تیری حسن ہی ہرگز نہین ہی ہمسری
روشن تیری پرتو سے ہی کاشانہ پیغمبری

اللہ رے انوار حق اللہ رے شان دلبری
ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آزری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

خالق کے تم محبوب ہو کسکو ہی تمسے ہمسری
یوسف عزیز مصر ہی محدود ہی یہہ دلبری
تم ہو عزیز کبریا کل پر ہے تمکو برتری
تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

اپنی وفور شوق نے کچھہ جستجو کی ہے نہ کم
مشتق تصور مین رہا گاہی عرب گاہی عجم
آیا خیال مصر بھی حضرت کی قدر ہونگی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

محبوب ہو خالق کے تم نور خدا ہو سر بسر
قرآن تمہاری مدح ہی حق ہی تمہارا مدح گر
انسان تو کیا ڈھونڈین اگر خورشید و مہ شام و سحر
ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

ای کاش اوس دربار مین حاضر جہان ہین انبیا
عجز و ادب کی راہ سے ہر صبح حاضر ہو صبا
اتنا کہی ای شاہ دین مدت ہوی مثل سخا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

خمسہ بر غزل جامی

ہوا ہے نہ ہوگا مثال محمد
سزاوار مدحت ہی حال محمد
بنون ہین غلام بلال محمد
جہان روشن است از جمال محمد

دلم تازہ گشت از وصال محمد

محمدؐ جلیل است و عالم پناہ ہے
از انجاکہ دارد بہ حق رسم و راہ ہے
محمدؐ جمیل است و عالی کلاہ ہے
خوشا منزل او مسجد و خانقاہ ہے
کہ در روے بود قیل و قالِ محمدؐ

وہ گفتار جوہر وظیفہ کے قابل
وہ صورت بقران کہ حق جسکا مائل
وہ رفتار عالم کے جسپہ جلین مل
بوصف رخش والضحیٰ گشت نازل
چو واللیل شد زلف و خالِ محمدؐ

غلام محمدؐ ہے علمانِ عالم
مبارک عقیدت شعارانِ عالم
محمدؐ کا سلمان سلیمان عالم
بروی زمین گشت سلطان عالم
کسے کو بود پائمالِ محمدؐ

محبت ہے اوسکی عقیدہ ہمارا
خدا کا ہے ہمبر خدا کا پیارا
ہمین عین واجب ہے اوسکا نظارا
خوشا چشم کو بیند ان مصطفےٰ را
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ

سحر کہ کہین رخکی نظارہ والے
کسی کو یہ سودا کہین وہ اوجالے
سر شام کوئی مرا زلف کالے
بود در جہان ہر کسے را خیالے
مرا از ہمہ خوش خیالِ محمدؐ

فرستادہ حق خدا کی پیامے
سخا کو ملے کاش اونکی غلامے
ملائک رہی جنکی دہ کی سلامے
بصدق و صفا ہمچنان گشت جامے
غلام غلامان آل محمدؐ

خمسہ بر غزل حافظ

شہ کون ومکان یثرب کی والی ‏ قلم گردان ہو توفی بجالی
زبان وہ قطع جو ہو اس سی خالی ‏ سلام اللہ ما کثر اللیالی
علی ملک المکارم والمعالی

حضوری جنکی قبضہ مین ہی ہر دم ‏ زیارت کیلیے جو ہین فراہم
کہین ہیں ہر طرف سے بھی یہہ پیہم ‏ دعاگوے غریبان جہانم
دادعو باالتواتر والتوالی

سنجا سی مضطرب کی اے معادن ‏ حبیب کبریا یثرب کے ساکن
نہین آرام اس خادم کو تم بن ‏ فحبک راحتی فی کل حین
وذکرہو نسی فی کل حالی

سر گیسوے تا شانہ سلامت ‏ بلاسے مخلصی کے ہی علامت
تجلی بخش دل ای یادقامت ‏ سویداے دل ہن تا قیامت
مبادا ز سوز سوداے تو خالی

زمانہ کے حسین عالم کے ہرہ وش ‏ بہی صورت رخ انور پہ ہین غش
مرادل اور سر گیسوی دلکش ‏ مثال ای دل کہ در زنجیر زلفش
ہمہ جمعیت است آشفتہ حالی

ایضاً

والشمس رودیداد رخ رشک ماہ تو ‏ واللیل سرگذشت ز زلف سیاہ تو
گردون زمین دعوتش برین تکیہ گاہ تو ‏ اہی خوبہاے نافہ چین خاک راہ تو

خورشید سایہ پرور طرف کلاہ تو

گل کا کہین چمن مین زیادہ ہی احتشام
دیکھین کہان تلک یہہ تصنع تری غلام

بلبل ہزار جان سے کہین گرم اہتمام
نرگس کرشمہ می پروا ز حد برون حرام

اے جان فدای شیوۂ چشم سیاہ تو

خالق کا تو حبیب ہی مخلوق کا نبی
لولاک کی مراد سے واقف ہی آدمی

اللہ ری تیری شان کہ دیکھی نہ یہہ سنی
آرام خواب خلق جہان راسبب توئی

زان شد کنار دیدہ و دل تکیہ گاہ تو

رخ جانتی ہین ماہ شب چاردہ کو ہم
ہوتا نہین ہی شوق کسی شکل سی بھی کم

اور کہکشان کو کہتی ہین گیسو کا پیچ و خم
یا ہر ستارہ سرو کار است ہر شبنم

از حسرت فروغ رخ ہمچو ماہ تو

کہولے ہوی زبان ہین ستمگر لیے گزند
اور ہم کہ پاشکستہ تہی دست مستمند

رہتی نہین ہین لوگ زبردستیون سی بند
یاران ہم نشین ہمہ از ہم جدا شوند

ما ایم و آستانۂ دولت پناہ تو

ہنگامہ نشور ظہور شکست و بست
بندہ ہی اور مسودۂ نعتیہ بدست

وہ ہی کہ حوصلہ کرے ہر آدمی کا پست
فردای روز حشر کہ عرض شفاعت است

باشد دران میان بمن افتد نگاہ تو

ایضاً

ای رسول عربی ملت حق کے بانی

ای سلیمان کن عز و شرف سلمانی

ابرو بات ہی ہر خاک کو تم سے پانی | جان فدای تو کہ ہم جانے وہم جانانے

ہر کہ شد خاک درت رست ز سر گردانی

خواہش ہر وقدی شوق سمن اندامے | اور ہین جسکی تخیل ہین ہی اب تک خامی
کیا کہون سخت ہی بے چینی و بے آرامی | بے تو آرام گرفتن بود از ناکامی

با تو گستاخ نشستن بود از حیرانی

بل بے ہم چاہنے والے ہین کسی گیسو کے | ایسا سرمایہ ملے بندہ کو اور خالق دے
اللہ اللہ یہہ دل بستگیون کی ہیندی | در خم زلف تو دیدم دل خود را روزی

گفتمش چو بنے ہیون ہیرہی اے زندانے

دل پر شوق مرا اور یہہ دل اور یہ سخن | دل من داند و من دانم و داند دل من
جانکر مجکو دل از دست پر فتنہ ہمہ تن | فاش کردند رقیبان تو سر دل من

چند پوشیدہ بماند خبر پیتلے

ان خیالات فلک سیر کے کچھہ حد بھی تہا | ہم کجا اور رہ رخسر و آفاق کجا
اب آنور ملائک کی یہہ آتی تھی صدا | با ستی حد تو حافظ نبود صحبت ما

بس اگر بر سر آن کوی کنی سگ بانے

ایضاً

مدینہ بائدم کو از جہان بہ | خدیو اور جملہ مرسلان بہ
تہ عنبت بہ نہ گلزار جنان بہ | وصال او ز عمر جاودان بہ

خداوندا مرا آن دہ کہ آن بہ

مدینہ حق تعالے جس سے بشاش
مدینہ تک پہنچ جاون مین ایکاش
مدینہ ہے خطا پوش و عطا پاش
دلا دائم گدائے کوی او باش
بحکم آنکہ دولت جاودان بہ

خیال رخ مین دن ہی عید اضحی
جہان کے رطب و یابس سی ہمین کیا
سر گیسو ہی رانون کا وظیفہ
بجلدم زاہدا دعوت مفرما
کہ این سب زنخ زان بوستان بہ

ہمین درکار کب ہی دولت و زر
طریق اپنا بنا ہین بندہ پرور
نیا کب چاہتے ہین ہم سکندر
بداغ بندگی مردن بدین در
بجان او کہ از ملک جہان بہ

مدینہ کا وہ دلکش جانفزا دشت
وہ محبوب الہی کی وہان گشت
وہ ہر سو سایہ گستر لطف ہر ہشت
گلے کو پایمال سرو ماگشت
بو و خاکش زخون ارغوان بہ

مجھے دق کر رہی ہین کسل جاوید
نہ مین کی ہون نہ دارا ہون نہ جمشید
مجھے موہوم ہی صحت کی امید
خدا را از طبیب من بپرسید
کہ آخر کے شود این ناتوان بہ

کہان ہی کوئی حافظ سا سخن ور
سخا حافظ کا قائل ہے مقرر
وہ ملاح حبیب حق ہے اکثر
سخن اندر دہان دوست گوہر
ولیکن گفتہ حافظ ازان بہ

سخا بھی مثل حافظ ہے سخنور
سخا بھی ہے محمد کا ثنا گر

اگر حافظ کا قائل ہے مقرر — سخن اندر دہان دوست گوہر
ولیکن گفتہ حافظ ازان بہ

خمسہ بر غزل کافی

ایکدن گردش سی یہہ چرخ کہن رہجائیگا — اک نئی صورتکا نقشہ دفعتاً رہجائیگا
ارض ساکن اور نہ دریا قطرہ زن رہجائیگا — کوئی گل باقی رہیگا نے چمن رہجائیگا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہجائیگا

ایک صورت پر نہیں رہنی کے یہہ لیل و نہار — آج ہی ثروت کسیکو کل ہی کوئی تاجدار
ہمنے یہہ مانا کہ دنیا رنگ بدلیگی ہزار — انقلاب دور گو دنیا مین ہوگا لاکھ بار
سکہ دین نبیؐ کا پر چلن رہجائیگا

ہر کسیکو کب موافق رہ سکے ہین دن یہان — نام ور گذرے ہین کتنے ای محاسب گن یہان
بن نہین پڑتی کسی نقشہ کو بگڑے بن یہان — نام شاہان جہان ہٹ جائینگے لیکن یہان
حشر تک نام و نشان پنجتن رہجائیگا

جو رہیگا آستان پاک پر صرف سجود — جو کہیگا یا رسول اللہ علی راس الشہود
جو سنیگا یا سنائیگا کمالات درود — جو پڑہیگا صاحب لولاک کی اوپر درود
آگ سے محفوظ اوسکا تن بدن رہجائیگا

چاہیئے انسان کو وسی حب محبوب خدا — راتدن کا ہو وظیفہ یا محمد مصطفے
عشق گل کیا اور چمن کیا۔ اور اوسکی سیر کیا — ہمصفیر و کوئی دم کا باغین ہے چہچہا
بلبلین اوڑ جائینگی خالی چمن رہجائیگا

مین ہون اور کب سے مدینہ کی ہے مجکو جستجو
پنجگانہ پڑھ لیا کرتے ہین خواہش کا وضو
روز ہوتے ہین ارادے روز ہوتے ہین وضو
یا الہی کر نباہی مین نے اپنی آرزو

دست حسرت سینہ پر زیر کفن رہجائیگا

مدحت محبوب حق ہے ای سخا دہ پر نمک
گر لکھا ہے تو اسے جوہر کو ہے بے ریب و شک
شور ہے جسکا زمانہ مین سما سے تا سمک
سب فنا ہوجائینگے کافی لیکن حشر تک

نعت حضرت کا زبانون پر سخن رہجائیگا

خمسہ بر غزل امیر

کاش مہلت ہو دم بازپسین تھوڑی سی
اپنی امید ہے ایعرش نشین تھوڑی سی
عرض کرلون ہوس جان حزین تھوڑی سی
چاہیے مجھپر عنایت شہ دین تھوڑی سی

دیجیے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی

سر و را شوق دلی کی نہ ہمارے ہٹ جاے
درد دوری مدینہ نہ کسی کروٹ جائے
زور شبدیز تصور کا دہان سر پٹ جاے
آرزو ہے کہ غیبت مین تمہارے کٹ جاے

عمر باقی ہے جو ای خسرو دین تھوڑی سی

جمع کیون کرتے ہین تکفین کا اتنا اسباب
چاہیے مجکو نہ کافور نہ صندل نہ گلاب
مین تو اک محو تمنائے مدینہ ہون جناب
ہے وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب

خاک روضہ کی جو ملجاے کہین تھوڑی سی

تازگی بخش تصور ہے ہوا سدرہ کے
دل عقیدت سے ہٹا ہے نہ طبیعت بہکی
روز افزون ہے محبت رخ رشک مہ کی
رغم مین اپنی ہے یہہ بات کہ الفت شہ کی

ہم بہت رکہتی ہین جبریل امین تہوڑیسی

ہی تقاضاے تمنا کہ مدینہ کو چلون
دن بہرین گرد اگر روضۂ اقدس کے بہرون
مدتونسی میری نیت ہین ہی الیشوق درون
سنگ در آپکا ملجاے تو سجدہ یہہ کرون

سودہ ہو کر میری رہجاے جبین تہوڑیسی

دونون عالم کے شہنشاہ فلک سیر نبی
واہ رے ہاشمی و مطلبی و مدنی
عمر بہر عیش و لذاید پہ توجہ ہی نکی
سیر تہی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی

کہ غذا آپ کی تہی نان جوین تہوڑیسی

ہو اگر خامہ پرگو ہی وسیع التقریر
ہو اگر آج طبیعت ہی سبکتا چرخ مسیر
مختصر عرض ہو دکہلاے ولیکن تاثیر
طول کیا دون کہ میری طبع یہہ کہتی ہی امیر

شعر تہوڑےسے کہو ہے یہہ نہین تہوڑیسی

خمسہ بر سلام مونس

تلاش کرنے سے کہتے کہ کیا نہین ملتا
مگر مسافر راہ فنا نہین ملتا
کبھی کسیکو اجل سے ملا نہین ملتا
سلامی جادہ ملک بقا نہین ملتا

مسافران عدم کا پتا نہین ملتا

کہان ہو ناز کے پالی ہوی حشم والو
کدہر ہو آج پری پیکر و نعم والو
خرام ہوش ربا والو طرفہ رم والو
کدہر تلاش کرین تمکو ای عدم والو

کہان گئے کہ کہین نقش پا نہین ملتا

قبول چاہتے ہو کاش ہر دعا سے ملے
حصول مد نظر ہے کہ مدعا سے ملے

جو مصطفیٰ کی اطاعت کرے خدا سے ملے ‌ ‌ علی سے راہ رکھے جو وہ مصطفیٰ سے ملے

کہ بے وزیر ملے بادشاہ نہیں ملتا

تو نگرون کو زر و مال پر یہہ غرا ہے ‌ ‌ مآل اسکا سمجھتے نہیں ذرا کیا ہے
بتا تین ہم کہ وہ کیا شے عزیز ولہا ہے ‌ ‌ یہہ اوج فقر کی دولت کو جو نے بخشا ہے

کہ بادشاہ سے دماغ گدا نہیں ملتا

رہ ثواب ہے مومن کو کربلا کی راہ ‌ ‌ مس ضریح مبارک ہے افتخار جباہ
غم حسین مین رہنا خوشی ہے خاطر خواہ ‌ ‌ ٹپک کی چشم سے کہتا ہے اشک ماتم شاہ

صدف کو بھی یہہ در بے بہا نہیں ملتا

عدو کی فوج کا ہر غول غول دشتی ہے ‌ ‌ بہا نکا پیر و جوان دور خی گشتی ہے
کنارہ چاہ سے ایکجا نکو سر ستی ہے ‌ ‌ صدا یہہ آتی تھی حر کو کہ تو بہشتی ہے

خدا کی فوج مین تو بہا سے جا نہیں ملتا

خدا ہے عز و جل اور نبی خدا کا وزیر ‌ ‌ سمجھہ رہا ہے بخوبی حسین کی توقیر
حیات مین تھی مسیحا بیان دم تقریر ‌ ‌ گلا کٹا تو شفیع الامم ہوے شبیر

کسی شہید کو یہہ خونبہا نہیں ملتا

ہماری جان ہے گویا زبان اکبر مین ‌ ‌ مقدرات سے قم ہے بیان اکبر مین
رہا کیا ہون سدا مدح خوان اکبر مینا ‌ ‌ لبون پہ دم ہے ثنا ہے دہان اکبر مین

سراغ چشمہ آب بقا نہیں ملتا

مکان ہنر کا تو ذہن رسا نے ڈہونڈھ لیا ‌ ‌ محل نظر کا تو ذہن رسا نے ڈہونڈھ لیا
خیال سر کا تو ذہن رسا نے ڈہونڈھ لیا ‌ ‌ نشان کمر کا تو ذہن رسا نے ڈہونڈھ لیا

مگر طلسم دہانکا پتا نہیں ملتا

وفور شوق تمنائے خلد سبز لباس
نہ دلمین کثرت فوج عدو کا کچھ وسواس
خطر ہے دور شہنشاہ کربلا کی پاس
علم لیے ہوی کاندہی پہ حضرت عباسؑ

یہہ اوج تجھکو کبھی ای ہما نہیں ملتا

یہہ ابتدا غم و ہم مین کہتے تھے قاسم
کھڑے ہوی یہہ صف غم مین کہتی تھے قاسم
شروع ماہ محرم مین کہتے تھے قاسم
بہگا دین فوج کو اقدم مین کہتے تھے قاسم

پہ کیا کرین ہمین حکم وغا نہیں ملتا

مآل مرثیہ خوانی کا عین رقت ہے
غم حسینؑ کا اظہار واجبیت ہے
نتیجہ تعزیہ داری کا بس محبت ہے
بکا سے بزم غم شاہدین کی زینت ہے

جو یہہ نہو تو عزا کا مزا نہیں ملتا

غضب کہ بے خور و بیخواب ہون کئی دنسے
مین ہون کہ پارہ سیماب ہون کئی دنسے
بلا کی ماہی بے آب ہون کئی دن سے
سکینہ کہتی تھی بے آب ہون کئی دنسے

مرا غریب پدر را خدا نہیں ملتا

جہان کہ چرخ پہ روح الامین پہنچتے ہین
سخا مراد کو لیکن کہین پہنچتے ہین
سبھی بقصور اہل زمین پہنچتے ہین +
مزار شاہ پہ جب تک نہین پہنچتے ہین

ریاض خلد کا مونس پتا نہیں ملتا

خمسہ بر سلام انیس

کیا ہے آینہ حق نے ہماری سینون کو
ملی ہین صاف الوالعظمیان دنینون کو

خطا معاف سنا دو یہہ نکتہ چینوں کو
سدا ہی فکر ترقی بلند بینوں کو
ہم آسمان سے لائی ہیں ان زمینونکو

شرف تھا جن سے کہ یثرب کی گل حسینونکو
فلک بناتے تھے رفتار سے زمینونکو
گلاب کہتے تھے جنکے بشر پسینونکو
لحد میں سوتے ہیں چھوڑا ہی شہ نشینونکو
کہاں کہاں سے اجل لے گئی مکینوں کو

خدا کے شیر کو اور انکے یہہ حبیبوں کو
سنینگے ہم سے سنا دو یہہ خام دینونکو
کہیں مراد محب الجمال تینوں کو
تڑپیں دردو نکیوں دیکھکر حسینونکو
خیال صنعت صانع ہی پاک بینونکو

محمد عربی حق پسند حق آئین
یہہ انبیاء سلف کو ملی ہی شان کہیں
کہ اونکے فیض قدم سی فلک ہی اور زمین
وہ دین حق ہی ہمارے نبی کا دین متین
کہ جس نے کردیا منسوخ سارے دینونکو

ادای بندگی خوب ہے زندگی کا ثمر ❊
اجل کب آئیگی ہاں نہیں کسیکو خبر
کہاں ہی آج سلیمان کہاں ہی اسکندر
زوال طاقت و ہوے سفید و ضعف بصر
ان ہی سے پائی بشر ہوتے کے قرینوں کو

جناب شبر و شبیر رونق دارین ❊
صغیر سن سی ہی عظمت تھی اونکی واجب عین
نبی کی راحت جان فاطمہ کی جانکے چین
یہہ غل تھا مہر نبوت پہ جب چڑہی حسنین
کہ دوست کہتا ہی اللہ بھی حسینوں کو

نگاہ جب کہ زمانہ کی حال پر آئے
اگرچہ آج مہیا ہے بزم آرائی
حیات اپنی ہی اک غیر منتقل پائی
نظر میں پھرتی ہی وہ تیرگی وہ تنہائی

لحد کی خاک ہی سرمہ مآل بتون کو

فضول شے ہی سنا دید و شہ نشین کا عشق
زمین نقص ہے ہر ایک مہ جبین کا عشق
عبث ہی کجکلہ و ننگ آستین کا عشق
بشر کو چاہیے دنیا مین اوس حسین کا عشق

کہ جس نے خلق مین پیدا کیا حسینونکو

کسی حسین کی شیرانہ جرأتون مین ہی شک
دکہا نا صبر کا مدنظر رہا اب تک
زمین دکہائین بلائی جو آنکہہ ترک فلک
دکہائی تیغ یداللہ کی ساعدون نے چمک

علی کے شیر نے اولٹا جو آستینون

ہر ایک فرقہ ناری ہے سر دمیدان مین
ردیف موت سی ہے فرد فرد میدان مین
رخ گروہ مخالف ہی زرد میدان مین
حسین جاتے ہین پہر نبرد میدان مین

چڑہائی مثل یداللہ آستینونکو

سخا ضرور ہی ذی قدرت کو بذل و کرم
گناہ دل شکنی کا بھی کچھ نہین ہی کم
زیادہ مرتبہ جس مرتبہ ہو کم ہو نہ ہم
خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم

انیس ٹھیس نہ لگجائی آبگینون کو

خمسہ بر غزل حافظ

کب تک یہہ علیحدہ ہی اور ذلت و رسوائی
یہہ ایک شیدائی اور معرکہ آرائی +
رخصت کیلئے حاضر کب تک ہی توانائی +
ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی

دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

خونریزی کہون کس سے کیفیت بد نامی
تقدیر مین ہا ہے گردش تدبیر مین ہے خامی

دنیامین نہ پرسان ہی اپنا نہ کوئی حامی | ای درد تو ام درمان در بستر ناکامی
دی یاد تو ام مونس در گوشہ تنہائی

ای باعث ہر خلقت ای فخر نبی آدم | ای ہر شدنی کی ہر راز کے ای محرم
تجھہ ایسا ترا آقا جب ہی تو مجھے کیا غم | در دائرہ قسمت ما نقطہ تسلیم
لطف انچہ تو اندیشی حکم انچہ تو فرمائی

آمی تھی بلا سر پہ مانا کہ بیرے بیحد | گیسوی مبارک کی صدقہ سے ہوی سب رد
کام آی سخا آخر وارفتگے خوش قد | حافظ شب ہجران شد بوی خوش یار آمد
شادیت مبارک باد ای عاشق شیدائی

ایضاً

یہان ہیہ ضعف اور شکستہ پائی | وہان وہ شغل قوت آزمائی
دوہائی ہے دوہائی ہی دوہائی | الم تسمع بفضلک یا سنائی
دعاء من ضعیف مبتلائی

بھنور مین اپنی کشتی کا ہے مسکن | غضب ہی ناخدا تک بھی ہی دشمن
خدایا یک نظر بہر دو مامن | غریق فی بحور الغم حزنا
اسیر با الذنوب والخطائی

کری تدبیر بندہ رات اور دن | نہ بن آئے مگر تیرے کرم بن
گروہ عاجزون کے ای معاون | انادی بالتضرع کل یوم
مجدا با التبل والدعائی

کہاں مین اور کہان اعدا کی ان بن
خدایا ہے تجہے سب حال روشن
ہوی مین بیٹھے بٹھای لوگ دشمن
لقد ضاقت علی الارض طراً

واہل الارض باعر عودوا لی

ہوی مین تیرہے ہمکو یقین
الہی تو میری فریاد کو سن
ہماری چٹکیان لینے کو ناحق
محدبیدی فانی مستجبراً

بعفوک یا کریم و یا رجائی

یہہ زاری یا الہی روز شب کی
تسلی بخش ہو گی مضطرب کی
یہہ آہ سرد آفت کی غضب کی
سنا بکی حسرتا دمعی دوا بکی

اذا لم یبق من دمعی دوائی

ہوا پہر آج کل چلتی ہی سمی
نہ ساتھ اپنے کوئی جسدی نعمی
ہوی کیفیت دل یاہر نکمی
وسلے ہم وانت اسم ہمی

وسلے دائہ وانت دوار دائی

یہہ مانا بچپنے سے تا بہ این سن
بگڑتی ہی ہماری بات تجہہ بن
خطا کاری مین گذری رات اور دن
جزای ان تعذبنی د لکن

اعوذ بحسن عفوک من جزائی

ہوئی مجہپر یورش جب فوج غم کی
وہی ہے پہر مجہے امیدواری
طمانیت الہی تو نے بخشی
والیقظنی الرجا فقلت ربی

رجائی ان تحقیقلی رجائی

قسم تجکو محمد مصطفےٰ کی
اور اونکے لاڈلون کی تا صحابی

سخا ما ناکہ ہے صرف معاصی — تفضل سیدی بالعفو عنی
خافی من بلاء فی بلائی

خمسہ بر غزل ناسخ

نظارت ہی کبھی سی نام اپنی شوق کی بدکا
نہ طالب اوسطلب کا نہ خواہان اور مقصد کا
تصور کو ہی دورہ دیر سی چرخ زبرجد کا
دکھا اوسکو جہانمین غل ہی جسکی آمد آمد کا
الہی ہون بہت مشتاق دیدار محمدؐ کا

بنا دی گل ہوا خواہونکا خار مدعا یارب
رہین ہم غنچہ خاطر باغبونمین تا کجا یارب
دکھا دی گلبن امید کو نشو و نما یارب
بہار گلشن دین محمد اب دکھا یارب
ترصد بلبل دلکو ہی فصل گل کی آمد کا

کیا طی اوس لے نام حاتم طی کو سخاوت مین
مجسم ہر صفت کا ہی کرون کیا اوسکی مدحت مین
مقابل اوسکی رستم ہو نہین سکتا شجاعت مین
شجاعت مین کرم مین عدلمین جلوہ نمین سیرت مین
امام آخری ہی مثل اپنی جد امجد کا

بلا شک بی شبہہ علم الہی کا وہ ہے مظہر
جہانکو علم ہے اسکا عیان عالم یہ ہی یکسر
بظاہر گو نہ قائل ہو بشر کوئی بہ راہ شر
عبور اللہ نے اوسکو دیا ہے علم باطن پر
لیا ہے جند ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا

نظر آئی نہ قلب قلب کی اوسکو کجی کیونکر
بجا لے دوست دشمن کو امام ابن علی کیونکر
نگاہ راست بین مین ہو نہ قلب اشرفی کیونکر
نفاق اوس سے نہان کیا ہو چھپی شرک خفی کیونکر
محک ہی اوسکا سنگ آستانہ نیک و بد کا

بشر کو ہمسری کب ہی امام دو اتم سے
فلک ہوگی زمین جسدن تیرے شبدیز کے سم سے
جلا سکتے ہو مردہ کو ابھی اک نعرہ قم سے
مسیحا بھی معیت آیگا چرخ چہارم سے
نہین ہوسکی ہی کم رتبہ تیری جلوہ کی نجود کا

زبردستو نسی ہی بدیست دیا آرام پلے گا
چڑا شاہین کی چنگال مین جلہ اوڑ ائیگا
کوئی ظالم نہ پہر مظلوم کو ہر گز ستائیگا
جو نزدیک او س سلیمان زمان کا دور آئیگا
بیابان نو نمین ہوگا ایک مسکن دام اور دد کا

تیری مدحت مین قاصر ہین کتب کی جو مصنف ہین
یہہ کہتی ہین زبان حال سے جو لوگ منصف ہین
تیری توصیف مین عاجز ہین اور ذوالعلم خائف ہین
خدا تیرا معرف ہی ملک تیری موصف ہین
نہین حد شمر گننا تیری اوصاف بیحد کا

جفای چرخ نیلی سے عجب اندہیر برپا ہے
رہینگے ہور دنا مہربانی انس وجان تا کے
زمانہ عدل سے خالی ہی پر آشوب ہی ہر شے
بنا ای مہر تابان قصر یاقوت اپنی جلوہ سے
سیہ خانہ نظر آتا ہی یہہ گنبد زبرجد کا

عطا کی تیری جد لے آبرو یونس کو دریا مین
سراپا بس وہی طاقت ہی تیری بھی سراپا مین
چھوڑا یا شیر حق نی شیر سی سلمان کو صحرا مین
گرانے رکن دین یاجوج ماجوج آکے دنیا مین
جو پشتیبان تو ہوتا نہ ذوالقرنین کی سد کا

تراجو جو مسلمان ہی زمین پر مقتدی ہوگا
ملایک کا جدا ہی ایک لشکر مقتدی ہوگا
زمانہ آپکا اللہ اکبر مقتدی ہوگا
نمازون مین مسیحا سا پیغمبر مقتدی ہوگا
وہی رتبہ ہی تیرا بھی جو رتبہ تہا تیری جد کا

جہانمین ایسی صاحب فضل ہوتے ہین بہت ہی کم
خدا کی علم سے واقف خدا کے راز سی محرم

جو ہوتے ایک دو خوبی تو کہہ سکتے بخوبی ہم | بہر انجمن ہے یہ حق نے علم رطب و یابس عالم
کہ جلد و جسم کو رتبہ ہی قرآن مجلد کا

فریق باطلہ کو حاصل پند و نصیحت کیا | طریق حق کا ہو پیرو گروہ اہل بدعت گیا
اشارہ بس ہی عاقل کو کروں اسمیں طوالت کیا | جو کندہ ناتراشیدہ ہیں اونکو فیض صحبت کیا
سوا اسکے کہ پایا مرتبہ چوب سند کا

تیری شیلہ بیانی کا نہیں ہوتا بیان ناسخ | جزاک اللہ تو کس شاہ کا ہی مدح خوان ناسخ
سخا کو بس تیرا یہ شعر ہے ورد زبان ناسخ | معانی قل ہو اللہ احد کی ہیں عیان ناسخ
برای قافیہ باندہا ہی میں نے میم احمد کا

ایضاً

پریشان حال ہی ہر دم ہمارا | عدم جمعیت خاطر نے مارا
کہیں کس سے کہ کیونکر ہو گذارا | الٰہی تو بگردانے بلا را
ز آفت ہا نگہ داری تو مارا

برائے زور بازوے محمدؐ | برائے ہر دو گلوے محمدؐ
خداوندا بہر موے محمدؐ | بہ حق ہر دو گیسوے محمدؐ
زبون گردان زبردستان مارا

ایضاً

نشتین کین صاحب شمشیر سے | پیش آئے عاجزانہ زیر سے

ساری تدبیرون سی ہو کر سیر سے　　راہ تکتے ہین ہم اوسکی دیر سے
جس نے سلمان کو چھوڑا یا شیر سے

ایضاً

عدوے دین کیلیئے موت ہی حسام علےؑ　　محب کو کرتا ہے جان بخشیان کلام علیؑ
سخا ہی بندہ جود و عطاے عام علیؑ　　علیؑ امام منست و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فداے نام علیؑ

خدا کا قرب ہی اللہ رے مقام علیؑ　　فضاے عرش معلے ہی زیب بام علیؑ
بڑھا ہوا ہے آتیہ سے احتشام علیؑ　　علےؑ امام منست و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فداے نام علیؑ

خدا کا نام ہے ورد علی الدوام علیؑ　　علی ہے اور ولایت مین انتظام علیؑ
عجیب شان کا نام خدا ہی نام علیؑ　　علیؑ امام منست و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فداے نام علیؑ

ایضاً

ای خداوندا سمیع و بصیر　　ایجہان بادشاہ عرش سریر
تو غفور اور مین پُر از تقصیر　　من نگویم کہ طاعتم بہ پذیر
قلم عفو بر گناہم کش

ایضاً

تمہارا دست تنگ ہے میان فرقہ چیست
رہیگا تا یکجا حال اپنا عیب درست

حزین ملول تر و دشعار غمگین سست
کشود کار دو عالم بیک اشارہ تست

بکار ما چہ در تنگ است یا علی مددے

مخمسہ بر غزل حافظ

مسلم کو کوفیوں نے عجب بیگناہ مارا
منہ کرگئے سوے یثرب کس پاس سے پکارا

سبط نبی کا بھائی خیبر شکن کا پیارا
دل می رود ز دستم صاحب دلا خدارا

دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

بہر رضاے حاکم ہر دون فتنہ انگیز
طغیانئے ستم ہین مسلم ہے یون گھیر رہیں

اب سنان کو دونا کرتا ہے زہر آمیز
کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز

باشد کہ باز بینم آن یار آشنا را

ملمع

زیب براق برق بابلغ العلا بکمالہ
حسنش خصائل انبیا حسنت جمیع خصالہ

زینت وہ ارض وسما کشف الدجا بجمالہ
یعنی محمد مصطفٰے صلو علیہ و آلہ

ولہ

مصداق مضمون لما بلغ العلا بکمالہ
تحسین طلب ہر ہر ادا حسنت جمیع خصالہ

مفتاح سر انما کشف الدجا بجمالہ
یعنی محمد مصطفٰے صلو علیہ و آلہ

ولہ

تبلیغ احکام خدا بلغ العلا بکمالہ — تصدیق کو کشف الغطا کشف الدجا بجمالہ
تخلیص دیوان قضا حسنت جمیع خصالہ — یعنی محمد مصطفے صلوا علیہ وآلہ

ولہ

مخدوم جبریل امین بلغ العلا بکمالہ — محبوب رب العالمین کشف الدجا بجمالہ
پشت و پناہ اہل دین حسنت جمیع خصالہ — یعنی کہ ختم المرسلین صلوا علیہ وآلہ

قطعات

الف لایق الف سرہ درود — فدا حاء حطی کے ہم حال پر
کیئے عین خالق نے روز ازل — بہت صاد اس میم پر دال پر

ولہ

سر نام عظمت یہ ہی عین دال — اگر لام اسلام مشہور ہے
پے صاد ہی یاء تحتانیہ — یہ ہر حرف نور علی نور ہے

ولہ

حاء حطی ہے اگر قابل صاد — سین ہی عین سردار سلام
یاے تحتانیہ اور نون اخیر — دال یکتائی یہ ہے واہ رہی نام

ولہ

واہ رہی نام مبارک کی حروف — ایک سی ایک زیادہ ہی حسین
حرف اول قلم انداز کرو — اور لکھو عین حروف تحسین

ولہ

آپکے نام سے تجنیس خطی ہے آقا
لطف اس نام کا محبوب خدا کہتے تھے
حسن کو بہر نمایش ہے ہلی وجہہ حسن
دل من داند و من دانم و داند دل من

ولہ

آرزوی شرکت بزم عزا
یا حسین ابن علی جان بتول
لیجلے ہم کو چھوڑا کر کام سے
ہم رہین محفوظ ہر الزام سے

ولہ

نہین ہم منکر شان نکیرین
سنا دینگے کیئ ہین جو کہ ہو رون
کرینگے کاش استفسار ہم سے
تنا ہنجتین ہین ہم نے ثمنکے

ولہ

کیون صبح شام حالت گردون خوچکان
ظاہر ہے جب سی معرکہ کربلا ہوا
کیون انتقال اختر دنبالہ دار ہے
اختر ہی بیقرار فلک سوگوار ہے

ولہ

یہان جاگا کیے جو یاد حق مین
قضا کرنا نماز صبح اکثر
بڑے راحت سے سوئنگے لحد مین
نہایت سخت دکھلا یگا صد مین

ولہ

المدد اے ضعف کی حامی
ناتوانی ہے غضب روز و نیبر
ای مسیحائے مسیحا مدد دے
الخداوند توانا مدد دے

رباعیات

ہے ماہ سے شان تا بہ ماہی تیری
دی ہمکو زبان تاکہ گویائی دی
اللہ اللہ بادشاہی تیری
کس منہ سے ہو حمد یا الٰہی تیری

ولہ

جو آنکھ کہ حق بین نہی کور ہی وہ
انسان نہو لب پہ جسکے شکر خدا
جو یادن نہو راہ پہ گمرہی وہ
زندہ کہنی کو ہی لب گور ہے وہ

ولہ

محبوب الٰہی کا برادر ہے علیؑ
اس نام کی جو کہی صفت زیبا ہے
ہی علم کا گہر شہر نبی در ہی علیؑ
اسمائے صفاتی مین مقرر ہی علیؑ

ولہ

ظاہر ہے علو اعتلای حیدرؑ
معلوم انا مدینۃ العلم سی ہے
روشن ہی شکوہ پر ضیای حیدرؑ
در علم کا کون ہی سوائے حیدرؑ

ولہ

سلطان شوکت ہی ہر گدای حیدرؑ
پائیگا سخا بھی خاص مطلب اپنا
اکسیر صفت ہی خاک پای حیدرؑ
ہی عام سخاوت و عطای حیدرؑ

ولہ

آنکھون کی امید ہی لقای حیدرؑ
یارب در حیدر ہو سخا دربان ہو
کانون کی مراد ہی صدای حیدرؑ
از بہر رسول واز برای حیدرؑ

ولہ

واجب ہی مسلمان پہ ولای حیدرؑ
مومن پہ ہی فرض اقتدای حیدرؑ

فردوس مدیح کا صلہ ہے اوسکی — خامہ کو ضرور ہے ثنائے حیدر

ولہ

اشرف اولاد آدم ہے بتول — افضل حوا و مریم ہے بتول
محترم ہے صورت ام الکتاب — مصحف ناطق کی ہمدم ہے بتول

ولہ

ماورائے دو جہان ہے فاطمہ — وہم کب پہونچے جہان ہے فاطمہ
حشر میں ہر ایک عاصی کے لیے — باعث امن و امان ہے فاطمہ

ولہ

کیا سنتے ہما ہے ظل ولایت مآب ہی — کیا کیمیا ہے خاک در بوتراب ہی
عنقا ہے کسکا نام فضائل ہیں آپکے — کہتے ہیں کسکو عرش علی کی جناب ہے

ولہ

مقدار حبہ حب علی گنج وافر است — راه ولایش خضر مقیم و مسافر است
حافظ که گفت گفته ما را گواه شد — در هر دلی که حب علی نیست کافر است

ولہ

حب علی وسیلہ دنیا و محشر است — برگشته اش خلاف خدا و پیمبر است
خوش گفت هر که گفت پسندیده میکنم — در هر دل که حب علی نیست کافر است

ولہ

اعدا کے ستم اوٹھائیں بیٹھے — حضرت ہندوستان میں نا کے
آقا سے کہیں کہ داد بیداد — دل میں آتا ہے آج جا کے

قطعات دیگر

دل کا ہیری ناک مین کیا دم | ہر ذرہ کی خواہش دلی نے
کس شکل سے دیکھئے رخ پاک | کس راہ سے جاہئے مدینے

ولہ

یا عبادی مین تو محسوب ہین ہم | کیون نہ دو ہی یہہ ذرات ہمین
کچھ تعجب ہے کہ جو ہم چاہین ؟ | دیدی قاضی الحاجات ہمین

ولہ

اعمال ظاہری پہ سخا کی نظر ہی کیون | مانا گناہگار بھی ہی ہرزہ خو بھی ہی
حضرت کا گر عمل ہی کلام مجید پر | اللہ کا کلام ولاتقنطو بھی ہے

ولہ

ہاتھہ آجاے حیات جاوید | اس تمنا مین اگر مر جائین
آستانہ کی زیارت ہو نصیب | تا در ساقی کوثر جائین

ولہ

مدتون سے ہم ہین اور اپنی دعا | یا الہ العالمین تاثیر ہو
خواہش زر ہے نہ دولت کی ہوس | سر ہو اور خاک در شبیر ہو

ولہ

یہہ تمنا ہے سخا اپنی دعا | دخل پاے گر کہین تاثیر تک
یون کرین عمر دو روزہ کو بسر | سر سے جائین روضۂ شبیر تک

ولہ

ہو کاش وہان تلک رسائی ۔۔۔ کیا لطف سے زندگی بسر ہو
آرام مین فرق ہی نہ آئے ۔۔۔ سنگ در شاہ ہو یہہ سر ہو

ولہ

ماتم سبط پیمبر مین سخا ۔۔۔ آدمی کیا کہ ملک روتے ہین
آدمی اور ملائک یکسو ۔۔۔ آج دیکہا کہ فلک روتے ہین

قصیدہ در مدح جناب امیر علیہ السلام

کفر ہے اوس سے بغاوت کفر ہی ۔۔۔ جو اشدّاء علی الکفار ہی
قائل قرآن کو کس راہ سے ۔۔۔ شان اوسکی قاتل الکفار ہی
سر بسر جسکی رفاقت منصفو ۔۔۔ ثانی اثنین سے اظہار ہی
صورت شک اور اوسکی شان مین ۔۔۔ جامع قرآن ہے خوش اطوار ہی
غالبیت اوسپہ کوئی پا سکے ۔۔۔ غالبًا جسکا لقب کرّار ہے
فی زمانہ ہو رہا ہے کیا طریق ۔۔۔ اک زمانہ ہے کہ کج رفتار ہی
کیسے کیسے طمطراق پر فریب ۔۔۔ کیسی کیسی مکر کی گفتار ہی
لے صحابہ خدمت اصحاب مین ۔۔۔ بد زبان ہر ایک بدکردار ہی
ایک پر کچہہ اہتمام بی فروغ ۔۔۔ ایک پر کچہہ تہمت بیکار ہی
ہای غفلت کا پردہ پڑ گیا ۔۔۔ آج کوئی بھی اولی الابصار ہی
چشم دل کو کہول کر دیکہے ذرا ۔۔۔ بہید کیا ہے اور کیا اسرار ہی

کیا کلام اللہ مین مرقوم ہے
سابقون الاولون سے جنہیں
کون ہے وہ جسکی خاطر ای شریر
کون ہے جسکے مہاجر ہم کہین
ثانی اثنین ہے کہنے کون ہے
کس کے حق مین الصحابی کالنجوم

کیا کلام احمد مختار ہی
کچھہ تجھے اے فرقہ اشرار ہی
یہہ کلام ایزد غفار ہے
کون ہے جو داخل انصار ہی
کیا ضمیر اذ ہما فی الغار ہے
بدزبانون داخل اخبار ہی

مثنویات

ای سخا یہہ درد رکھہ ہر صبح و شام
مدعا کرتا ہے سقر دن حصول
صنعت توشیح کا ہی اہتمام
ہی الف املای اول احمد کا
میم دکھلاتی ہے اقرا کا نزول
عین یکتائی الف سی ہی عیان
دال احمد صورت اعداد پر
پنجتن کا اور آیہ کا شعار
میم ہے جو داخل لفظ احد
معنی دین سے فرزدن ترمیم ہی
واجب التعظیم سمجھو آپ کو

حامد و محمود و احمد پر سلام
دسے یہہ کہنا اغثنی یا رسول
دوسری صورت سی اب تبلائین نام
حاے حطی حبز وہی الحمد کا
دال اسپر دال ہے تم ہو رسول
ابجد ہے حا، حطی کا بیان
دال ہے اصحاب کی تعداد پر
کل عدد سے نام کی ہی آشکار
ہی یہہ آغاز رسالت کی سند
ناسبق کے دین کی ترمیم ہی
احمد بے میم سمجھو آپ جسکو

پس یکے از نو نود ب کہتے رہو
راز دار لن ترانی آپ ہین
قاب اودنی رتبہ خدام ہی
معجزہ ہے آپ کی ہر بات ہین
قامت موزون سی دنیا ہون مثال
بارخت گل را برابر ہر کہ گفت
رخ ہے یا شان نزول والضحیٰ
مصحف رخسار کے ہمراہ ہی
کیا بھلا ابرو مین خم ہے دیکھی
زیر ابرو صف مژہ کی خوشنما
چشم وہ جسکی نگاہ پاک سے
ہی خط بینی جو رخ کے وسط پر
لب کلام حق کا گویا ایک ہی
ہر ادا رب کا حق مائل ہوا
وہ زبان کہنے کہ حق آگاہ ہی
کیا کہین دندان کو جز تحسین کی
کلام اللہ کے کل تینس ہین
واہ اے چاہ زنخدان واہ ہی
منکشف ہی سبزہ رخسار سے

قل ہو اللہ احد کہتے رہو
کنت کنزاً کے معانی آپ ہین
ماطفی خاک قدم کا نام ہی
سنگریزہ بولتے ہین ہاتھ مین
آج مین کرتا ہون طوبی کو نہال
من بگویم این گل دیگر شگفت
زلف ہی واللیل کا یا مدعا
نظر ابرو ہے کہ بسم اللہ ہے
عین محراب حرم ہے دیکھیے
وارکعو کا حکم کرتی ہے ادا
عرش بر آئین نظر ہم خاک سے
نصف قرآن کی نشانی ہے مگر
حضرت موسیٰ ہین اور لبیک ہی
یہان کلیم اللہ بھی قائل ہوا
وہ وہان الحمد کہنے کہ سر اللہ ہی
سین کی دندانہ ہین لیسین کے
بتیس ہین اور سی کہ یہ تینتیس ہین
چاہ زمزم کو بھی تیری پیاس ہی
ثبت ہی قرآن خط گلزار سے

وہ بیاض گردنِ معصوم ہے — نور کی صورت جہان مرقوم ہے

ہاتھ وہ پائے کہ اللہ الصمد — صاف عالی دستگاہی کی سند

اونگلیون کا کیا بیان کیجئے اثر — ایک اونگلی سے ہوا اشق القمر

مہر کا جلوہ ہے سینہ سے عیان — عطر کی بو ہے پسینہ سے عیان

ہی کمر بھی یا خطِ افواہ ہے — الغرض العلم عند اللہ ہے

ہے خطا نافہ کہین گر ناف کو — ہاتھ سے دین کس لیے انصاف کو

کعبہ گر نافِ زمین ہی ہو منو — ناف قبلہ ناف دین ہی مومنو

پشت پر مہر نبوت کی بہار — غیرت مہر خط نصف النہار

ہر قدم ظاہر ہے ہر پا سے قدیم — شان اہدنا الصراط المستقیم

وہ غرض سب صورتون سی خوب ہی — کیون نہو اللہ کا محبوب ہے

یا حبیب حضرتِ پروردگار — ناامیدی اور ترا امیدوار

یا جناب رحمۃ للعالمین — رحم کی لایق ہی یہ اندوہگین

عرض ہین ہر چند اپنی طول ہے — تو نگر اگ جوہر مقبول ہی

ہر دعا کا ہی ترے در تک گذر — ہی درِ دولت کا اک دربان اثر

آپکا خادم بہت بیتاب ہے — دل بعینہ پارہ سیماب ہی

خواب مین صورت مجھی دکھلائے — یا کسی صورت سے وہان بلوائی

دل بجان ہی چارہ سازی کیجئے — کیجئے بندہ نوازی کیجئے

عالم صد یاس اور بندہ ترا — خوف اور وسواس اور بندہ ترا

مین ہون اور تنہا اغثنی یا نبی — غیر اور تنہا اغثنی یا نبی

مین کہانتک کاہش قلبی کہون
یارسول اللہ اور کتنی کہون

مضطرب ہی محو بے بیچین ہے
تیرا بندہ اور عذاب دین ہے

اس بلا مین مبتلا کب تک رہی
مخمسہ یہہ تا بکجا کب تک رہے

جلد تر مشکل کشائی کیجیے
کیجیے حاجت روائی کیجیے

مدعی آمادہ پیکار ہے
ہائے اور بندہ تیرا نادار ہے

فتح ہاتھہ آنی تمہارے ہاتھہ ہی
ابرو پانی تمہارے ہاتھہ ہے

مستحق ہون اب بہر تقدیر مین
ہی تیری تصویر اس تحریر مین

کچھہ صلہ اسکا مجھے امداد ہو
عین مطلب ہی کہ اسپر صاد ہو

دور کیا ہے گر ہمارا التماس
آج ہی پونچے پذیرائی کی پاس

مہربانی ہو تو ذرہ مہر ہو
مبتذل تک انتخاب دہر ہو

ہو جیسے زیرہ کی دانہ کی طلب
دی اوسے تو ملک کرمان سب کا سب

آج ہی گو فکر گردون بس سخا
کیون زیادہ گوئیان ہین بس سخا

ہو وہی تعداد ان اشعار کی
عمر ہے جتنی میرے سرکار کی

ایضاً

یہہ ہرزہ درائیان سخا کیون
لب پر تیرے چون او رچرا کیون

خود داریون کا خیال کیسا
کیا تال ہے تو تال کیا

ہر چیز پہ دل نہ دفعتا دی
کچھہ سوچ سمجھہ خدا کے بندے

بندہ ہے وہی کہ بندگی مین
ہو خاص خلوص جسکے جی مین

دنیا کے امور سے علیحدہ
سرکاری و روزسے علیحدہ

تعمیل طلب ہی جانے کل امر
الحمد لب خلوص جو پر
کچھ بحث کبھی نہ فا غلو ہین +
یا حی ولا یموت پڑہنا
وحدانیت خدا کا قائل
احمد کو رسول حق سمجہنا
پابند صلواۃ پنجگانہ
چاہت ہین رسول حق کی جینا
مولود شریف روز کرنا
برتاو نمایشی نکو لی +
بہولے سے چلے نہ راہ کج پر
پورے روزونکا شوق رہنا
دولت پاکر زکوۃ دینا
عادت ہین مدام صبح خیزی
ہر حال ہین شاد حال رہنا
ہنگامہ مصائب زمانہ
نیکی و بدی نگاہ رکہنا
ہونا کچھہ کام یا نہونا +
سکے نہ کبھی مہوسی ... کو

اللہ رسول اور اولی الامر
نیت تعمیل وا رکعو پر
پانی کیفیت اک و ضو ہین
اور و تر بع القنوت پڑہنا
رہنا اسی مسئلہ پہ سائل
صلواہ کا مستحق سمجہنا
سرگرم درود جا و دانہ
رہنا متوجہ المدینہ
اس بزم کو دلفروز کرنا
ہر بات ہین خالصاً نکوئی
امادہ رہے ادائے حج پر
ہر روز خدا نوبت کہنا
کو نہ دستونکو بات دینا
اور ساتھہ دعا کے اشک ریزی
تشویش ہین ہستمال رہنا
انا للہ کا ترانہ +
چلتے پہرتے سے راہ رکہنا
منت کش اغنیا نہونا
گشتہ کرتی ہے آدمی .. کو

اوقات کو رایگان نکہونا ۔ بیہودہ نہ جاگنا نہ سونا
سالفے سے نہ رد و قدح کرنا ۔ ذم اور نہ کسی کی مدح کرنا
رہنا اور عیب پوش رہنا ۔ حتی الامکان خموش رہنا
ہو عجز جہان تلک غنی ہو ۔ قوت پاکر فروتنی ہو
راتون کو خدا کے یاد کرنا ۔ سونے پہ نہ اعتماد کرنا
گذرین ساعت ہون جتنی دمین ۔ بس صل علے محمد ہین

ایضاً

خزان کب تک ہی اور باغ تمنا ۔ الہی غنچہ امید بکشا
پہرون ہین تا کجا صحرا بصحرا ۔ گل از روضہ جاوید بنما
بخندان از لب آن غنچہ با غم ۔ وزین گل عطر سور کن دماغم
ہجوم درد غم اور ہم کہانتک ۔ کہانتک قبلہ عالم کہانتک
الہی چین دی خورسندگی دی ۔ ترا بندہ ہون شوق بندگی دی
الہی یاد مین اپنی بسر کر ۔ زمانہ سے فراموشی اثر کر
دعاے صبحگاہی مین اثر دی ۔ الہی مجکو ذی تاثیر کردے
رہے یارب مخل اپنا نکوئی ۔ نکوئی ہو نکوئی ہو نکوئی +
مجہے وہ خوش نصیبی دی خدایا ۔ کہ حاضر باش ہو اپنا پرایا
رہین ہم کاکل شبگون کہانتک ۔ رہین فکر روزافزون کہانتک
نہین القاب ہی کب تک ہمارا ۔ دہن سے تا بکے ہی استعارا
مجہے ناکامیون سی کام کب تک ۔ سخا مین از براے نام کب تک

سخاوت جس سے ظاہر ہو وہ پاؤن ۔ نہایت خوش رہون کہاؤن کہلاؤن

زبون گوئی سے نفرت ہو زبانکو ۔ زمین دکھلاے ہمت آسمان کو

الوالعظمی میری ہر کام مین ہو ۔ ارادہ فرد استحکام مین ہو

طبیعت کو توکل سے رہے ربط ۔ اگر غم ہو تو پیرا ہون صد ضبط

تفکر سے تردد سے رہا کر ۔ الہی تو مرا حامی رہا کر

ہوائے شوق کو لاؤن کہانسے ۔ تنفر ہے مجھے ہندوستان سے

دعائین کاش مقرون اثر ہون ۔ مدینہ اوڑکے جاؤن بال و پر ہون

جہان ہی فارغ البالی سے جینا ۔ مدینہ ہی مدینہ ہے مدینہ

مجھے وہ پاؤن ہاتھ آئیں الہی ۔ کہ راہ راستی پائین الہی

ملین وہ ہاتھ بس تیرے کرم سے ۔ کہ ہو داد و دہش کا نام ہم سے

مجھے آنکھین بھی وہ امداد ہووین ۔ کہ نظارون کی جنپر صاد ہووین

ہماری قلب کو صدق و صفا دے ۔ گذر گاہ حبیب حق بنا دے

محبت تیری ہر دم دلنشین ہو ۔ زبان پر لا احب الافلین ہو

مدینہ اور اوسکی سیر اور ہم ۔ الہی خاتمہ بالخیر اور ہم

ایضاً

صریر قلم آج کل حمد ہے ۔ وظیفہ مین نہاری گے الحمد ہے

پسندیدہ ہی غل ہو اللہ کے ۔ کہ تعمیل ہے قل ہو اللہ کے

وہ کیسا خداوند یکسر شکوہ ۔ مگر آفرینندہ ہی شکوہ

جہان آفرین اور جہان آفرین ۔ سخنہاے تو برزبان آفرین

فروزندہ لمعۂ کاف ونون
روان بخش اجسام خاکی اثر
اوسی نے کیا سارا عالم درست
بتاتا نہ گروہ فراز ونشیب
فلک ہو نہ اوسکے کرم بن محیط
زمین کا اوسی سی ہی مبسوط فرش
اوسی سے ہوا انبیا کا ظہور
ہمارے نبی کو دیا امتیاز
بہت مہربان اور نہایت رحیم
خدا دوست ہین مقصد کن ہین وہ
خدائی کے مالک خدا کی حبیب
احد مین یہہ ہونا فقط میم کا
زمین ہی کہ صورت ہی افلاک کی
بنایا نجاتا اگر اونکا نور ٭
نہوتی زمین اور نہ چرخ برین
ہمین مرتبہ آدمی کا ملا
ہم انسان ہنی اور اوس دین مین
کہان تو کہان جادہ مدحتین
باندازتازہ طرز نوی ٭

فرازندہ قلعۂ بے ستون
روان سازبحار افسردہ سر
اوسی سے ہے آخر اوسی سی منخست
دکہاتا یہہ جلوہ شباب ورنہ شیب
وہی ہی علی کل شئی محیط
اوسی ہی کرسی اوسی ہی عرش
کہ عالم کی تھی رہبری بھی ضرور
کیا ہادی خلق امت نواز
شفیع مطاعؑ نبیؑ کریم
قسیم جسیمؐ نسیمؐ ہین وہ
ہماری پیمبر ہمارے نصیب
اشارہ ہی آغاز تعلیم کا
یہہ خاطر ہی سلطان لولاک کی
نہوتے یہان جلوہ گر گر حضور
نہ انواع خلقت علاوہ برین
اونہین کی توجہ ہی یہہ کاملہ
کہ مذکور اپنا ہے والتین مین
کہان چلدیا اے سخاوت حسین
موافق ارادہ کے لکھہ مثنوی

آغاز مثنوی

مین شرح حمیده خصائل لکھون | عمل کیلیے کچھ مسائل لکھون
اسی مسئلہ پر ہے اب اجتہاد | کہ لازم ہی انسان کو فکر معاد
اگر تو ہے جو بندہ رہبری | بڑی خصلت اور کذب سی رہبری
تکوی کا رستہ ہی ہر راستی | رضای خدا ہی مگر راستی
معاشی رہین معادی رہی | توکل کا انسان عادی رہی
اگر غالب آنے کے قابل نہو | مخالف سے ہرگز مقابل نہو
سماعت مین بہرہ ہی گر آپ کو | یہہ ارکان ہین چارہ گر آپ کو
عدو ہے اگر بر سر دار و گیر | فقل حسبی اللہ ونعم النصیر
زد و بلا سے اگر گرد ہے | نہین یاد لاحول کا درد ہے
نہ اخلاص ہو مجھسے بدراہ کو | نچھوڑینگے ہم قل ہو اللہ کو
نہ روکین برای سے حاسد زبان | زبان پر ہی اپنے ہو المستعان
عدو بد نظر ہی کہ حراف ہے | زبان پر ہماری لایلاف ہے
ترو د نہین گر ڈرائے صباح | وظیفہ مین ہے یہان دعای صباح
عبث شام غربت کا وسواس ہی | اگر سورہ والضحی اپاس ہی
زبان روز ہی ہو اگر مدعی | زبان پر ہے یہان المدد یا نبی
بلا سے کمان دار ہی گر کمین | یہان غل ہے یا ارحم الراحمین
معاند کی ہو ہاتھ مین روز ہے | ید اللہ دستی کا یہان شور ہی

عدو سے کہے کوئی برہم ہہون
کہنگے اگر اے گروہ مہیب
نہ یہہ تم رہو اور نہ عترا رہی
تجہے کاش اہم کینہ جو زر بلا
تجہے بولہب سی ہوئی رسم و راہ
اگر آج کہلاے تم سیٹہ جی
نہ کل یہہ زمانہ نہ یہہ زر رہے
بدی اور نیکی ہی رہجائیگی
کہان ہو گی یہہ فر بہی آپ کی
بہت یان تماشہ عدو نے کیے
وہان اوسکو چاندی نہ سونا ملا
عذاب لحد کا تہا منکر نکیر
نہایت ہی حیرت زدہ ہوگیا
یہان مار کہای تہی لوگونکے مال
ریا سے بچے اور ریا سے بچے
بشر چاہیے خیر کرتا رہے
ولیکن نہو فید تحریر کی ❊
رہین ہکاتیب در سے نہو
اوامر کی تعمیل اور تو رہے

نہین مضطر و مضطرب ہم نہون
کہ نصر من اللہ فتح قریب
رہی کچہہ تو تم پر نہ ترا رہی
ہمین اعتقاد ابو ذر ملا
در بو تراب اور اونہی پناہ
اجل کی بہی آخر ہے الیٹہ جی
یہہ داد و ستد ساری در گور رہے
بدی اور شدی خیر کہبائیگی
بہی تاک پہر یگی بہی آپ کی
سوائے گیے اور دو نے گیے
لحد مین اکیلے ہی سونا ملا ❊
وہان آے جسبدم کہ منکر نکیر
لحد سخت آتشکدہ ہوگیا
وہان مار کہای ہوا یہہ مآل
الہی بشر ہر بلا سے بچے
تفاسیر کی سیر کرتا رہے
تحفظ مین ہے یکقلم زیر کی ❊
تعلم کا مضمون در سینہ ہو
خصوصًا زبانون پہ صلوۃ ہے

نظر دار کعبہ پر کرے غور سے
اگر خود نہ سمجھے بڑے اور سے

اقیموا الصلوٰۃ میں تعجیل ہو
اور اتوا الزکوٰۃ کی تکمیل ہو

مذکی ہے جس اہل دولت کا مال
سمجھہ لو کہ اچھا ہے اوسکا مآل

زبان لغمس سنج انم الصیام
جبین سجدہ آگاہ بیت الحرام

اگر یہہ ہو عقل ہے نام کی
زبان ہے نکوتی جبین کام کی

جو کیفیت تازہ بہ جینے میں ہے
مدینہ میں ہے بس مدینہ میں ہے

خد یو مدینہ حبیب خدا
کہ عرش مجیدش بود یتکے

ہمین اون سے اک پنجگانہ ملا
ہمین اونکی دولت خزانہ ملا

تدین کے رستہ ہمین ملگئے
تمدن کے رستہ ہمین ملگئے

عبادت کے عمدہ طریقے ملے
تجارت کے جایز سلیقہ ملے

اگر آدمی صاحب ہوش ہے
نمازی بھی ہو شال بر دوش ہے

نظر میں اوامر کے اک راہ ہو
نواہی سے انسان کو اکراہ ہو

ادب سنج خواہی نخواہی رہی
نواہی میں پڑکر نہ واہی رہے

نمازون کی تفصیل مسائل سننے
سنجا سے ضروری مسائل سنئے

فرائض میں کل سترہ خاص کر
سنن کی ہی تعداد اثنا عشر

سنن اور نوافل ہیں جو غیر ازین
ثوابون سے وہ بھی مغائر نہین

جماعت کہتے کہ ہی حسن دین
خدا نے کیا ہے مع الراکعین

بنے ہو جو تم سب میں قابل امام
کہوا قتدیت بہذا الامام

نماز جماعت کا عنز و وقار
بہرحال ہے منفرد سے ہزار

مہینے کے روزے ہیں ہر سال ہر — مسلمان کو ہین فرض ہر حال ہین

بلا عذر جائز نچھوڑے کبھی — شکستہ دلی سے نہ توڑے کبھی

زکوہ اور حج ذی تمول کو ہے — نظر ادنیہ لازم مگر کل کو ہے

سحر خیریان دایم الصوم کو — پڑہاتے ہین خیر من النوم کو

زبانون پہ ہر روز واللیل ہو — نگاہونمین شان الی اللیل ہو

نکوکاریون سے سروکار رکھہ — دل ازاریون کا نہ آزار رکھہ

اگر دین و دنیا کا چاہو وثوق — ادا تم کرو واجبی سب حقوق

یہہ بے آبروی کا کیون جوش ہے — کہانتک یہہ تو پنبہ درگوش ہے

اجل کی بھی اک چیستان سن کبھی — پڑہا تو نے ہی کل نفس کبھی

اگر آبرو تمکو پانی ہے یار — نکوئی کرو موت آنی ہے یار

نکوئی رہا ہے نکوئی رہے — نکوئی رہے بس نکوئی رہے

گئی یہانسے اور جائینگے کل بشر — بشر کیا یہانتک کہ خیر البشر

خدانے نہ لیے انتظام اجل — نبی تک کو بھیجا پیام اجل

نبی وہ کہ ہین مقصد کن نبی — سنا ہوگا تمنے حیات النبی

گئے جب کہ دنیا سے خیر الانام — خلافت نے پایا تھا یون انتظام

ہوے پہلے صدیق مسند نشین — ہوے پہر عمر زیب دربار دین

سیوم جانشین اونکے عثمان ہوے — چہارم علی شاہ مردان ہوے

امامت کا ہے اسطرح سلسلہ — کہ اول یہہ منصب علی کو ملا

ہوے پہر حسن اور بوجہہ حسن — ہوے بعد ازان خاتم پنجتن

ملا پہر یہہ سجاد کو راز دین
ہوا پہر کہ باقرؑ ہوے جانشین

پس از باقرؑ صاحب افتخار
ہوی جعفر صادق راست کار

پہر اسرار ہوے رضاؑ پر کہلا
مسیحائی کا اونکے دفتر کہلا

پہر اونکے مدارج پہ کاظم ہوے
دیار امامت کے ناظم ہوے

تقیؑ پہر ہوے اہل دین کے امام
نقیؑ نے کیا پہر وہی انتظام

ہوے اونکے مسند نشین عسکری
نہ ہمعصر کو اونسے تہی ہمسری

امامت کو پہر آیا مہدی ہین نور
خدا اونکا دکہلائے ہمکو ظہور

بقا تا قیامت ہی اس دین کو
آئمہ ہین عالم کی تلقین کو

وہی آدمی ہے کہ تا زندہ ہے
شریعت کے رستہ کا تا زندہ ہی

عجب راستی اونکی رستون مین ہی
کہ ہر اونکا پیرو درستون مین ہی

خلاف اونکا ہی ہم طریق یزید
کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

بشر کوئی آقا ہے یا بندہ ہے
دہندہ ہے کوئی کہ یا بندہ ہے

بجا آوری منصبی کام کے ؎
بہرحال ہے شرط اسلام کی

تفوق اوسی شخص کو کل پہ ہے
نظر جسکی ہر دم توکل پہ ہے

نہ زر پر نظر ہو نہ جاگیر پر
رہے مطمئن اپنے تقدیر پر

محبت رہے حسبنا اللہ سے
او راخلاص ہو قل ہو اللہ سے

تواتر ہو الحمد للہ کا
ترنم ہو آمنتُ باللہ کا

زبان پر نہ حرف زبون آسکے
جرا آسکے اور نہ چون نہ آسکے

الہی مجہے اہل اوراک کر ؎
خیالات فاسد سے دل پاک کر

الہی تیری یاد اور دل رہے
زبان پر خداوند عادل رہے

مجھے یا الہی وہ رستہ ملے
جہان ابر رحمت برستا ملے

الہی مجھے پاؤن وہ ہاتھ آئین
صراط الذین کی لذت کو پائین

وہ انکھین ملین مجھکو رب ودود
کہ ہو عین شرب مین جنکی نمود

قدم ہو مرا کام کی راہ پر ❖
بھروسا ہو من جانب اللہ پر

نہ دولت مین نیت نہ زمین رہی
توکل ہمارے نظر مین رہے

بنا دے مجھے فرد اوساف مین
قرضدار یونسے رہون صاف مین

تمول بقدر ضرورت ملے
کہ آرام ہر ایک صورت ملے

دکھا دے بنا کر مجھے مطمین
تعیش کی راتین ترقی کے دن

طبیعت کو گہ گاہ بھی غم نہون
تردد سے آگاہ بھی ہم نہون

طبیعت پہ مائل بحالی رہے
بہرحال شگفتہ حالی رہے

احبا کا شہرہ ہو ہر شہر مین
اعزا معزز رہین دہر مین

رہے شمس تا زیب چرخ کہن
رہین میرے صدیق شمس الحسن

یہہ دونون دو چار صد اقبال ہون
جوان بخت ہون اور جوان سال ہون

الہی مجھے پھر وہی کام دے
وہی عیش دے وہ ہی ارام دے

کہان تک خیال بتان مین ہون
کہان تک مین ہندوستان مین ہون

الہی دکھا دے دیار نبی ❖
سنا دے مجھے فا. خلو جنتی

نہ قدری بنون اور نہ جبری بنون
مین مصداق من زار قبری بنون

علایق سے بیزار کردے مجھے
زیارت کے لائق نظر دے مجھے

الٰہی مجھے حق پرستی ملے	میرے پاون کو تیز دستی ملے
تصور کو حاصل مدینہ رہے	زبان پر فنافی المدینہ رہے
سکھا دے مجھے وہ عمل حمد کا	کہ اخلاص پورا ہو الحمد کا
زبان کو میرے نعت گوئی بتا	نکوئی عمل جز نکوئی بتا
زبان پر رہے یا الٰہی مدام	علیہ الصلوٰۃ اور علیہ السلام
زبان جب تلک ہی سخن کی شیر	ثناے محمدؐ بود دلپذیر

الٰہی بہ حق بنی فاطمہؑ
کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

تمّت

خاتمہ الحمد اللہ کہ دیوان نعت شریف تصنیف منیف جناب فیضمآب شاعر نازک خیال شیرین بیان رشک سحبان عاشق رسول کونین فخر دارین منشی محمد سخاوت حسین متخلص بہ سخا متوطن ڈبائی ضلع بلندشہر اس مبارک زمانہ مین کہ ربیع الاوّل کا آغاز ہے ہر جانب سے محفل میلاد کی آواز ہی بکوشش و فرمایش جناب منشی رضا حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ پیمایش ریاست گوالیار رئیس آنولہ ضلع بریلی عاشقان رسولخدا کی آنکہونکا نور اور دلونکا سرور ہوکر فیض بخش خاص و عام ہوا یعنی یہہ دیوان فصاحت عنوان مطبع وکٹوریہ پریس بدایون مین یکم ربیع الاول کو چہپکر تیار ہوا ہر عاشق رسول اسکا شہرہ سنکر نادیدہ خریدار ہوا بلکہ یون کہین ہر شعر اسے لقب کو گویا باعث افتخار ہوا۔

وجہ ختم خاتمہ واسطے سند اس امر کے کہ یہہ کتاب چہپی ہوی۔ مطبع وکٹوریہ پریس کی مہر و دستخط مہتمم ثبت کیے گیے۔

غلطنامہ نگارستان نعت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	دائرہ	جہان کوکہ	احسان کر
۳	۱	نیا	بنا
۶	۱	اگر	عرب
۷	۱۱	کہیؔ	کہی
״	۱۳	چشتی	خشتی
۸	۱۴	صحرامین مدینہ مین	صحرائے مدینہ ہی
۱۱	۱۷	ہین	مین
۱۳	۱۴	ہلتاتھا	ہلنا تھا
۱۶	۴	بزم مولا	بزم مولد
״	۵	ففعلو	فقعلو
۱۷	۱۲	پہر	بہر
۱۸	۷	وہی	وہ ہے
״	۱۵	خواہان اوسکی	خواہان ہون اوسکی
۱۹	۶	دیکہای	دکہادی
۲۱	۲	پیشتر ہی آماد	بیشتر ہے آمادہ
״	۷	حرف	صرف
۲۲	۱۵	رضیہ	رضینا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۴	آذان	اذان
״	۹	مولدہی شان	مولد مین ہی شان
۳۱	۸	قو	خو
۳۴	۵	چشم چشم	چشم جسم
۳۶	۴	گو	کو
״	۱۰	گومین	گمتوس
۳۸	۶	جان	خان
۴۰	۲	جاوحشم	جاہ وحشم
״	۱۰	شیر	سیر
״	۱۱	عنبر وسارا	عنبر سارا
״	۱۵	اورہی نیت	اورہی اونیت
۴۱	۸	مدہتین	مدحتین
۴۴	۶	وارفتگی ہر قد	وارفتگی قد
۴۵	۱۴	روشن ہی	روشن ہر
״	۱۴	شان گے	شان خدا کے
۴۷	۱۸	ہون نیت	ہون اور نیت
۵۱	۱۵	محلی	معاً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۱۷	ہرزبان ہی	برزبان ہین
۵۳	۴	گردو	گردون
۵۹	۱۵	مدلون مین	مدتون ہون
۶۰	۲	فخر	خلق
〃	۱۶	فرق	ورق
۶۱	۹	ارادی کو	ارادی ہمکو
۶۲	۶	خلایق	خلاّق
۶۴	۹	عشر	محشر
۶۶	۱۸	ی	اے
۶۷	۲	خبرداراور	خبراور
۶۸	۱۰	خداحکم	خداکاحکم
〃	۱۸	دور	دوری
۷۰	۶	ہوتشویش	ہوتوتشویش
〃	۸	ثناگری کا	ثناگرکا
۷۲	۸	ہوہنو	ہی ہنو
〃	۱۶	افلاک	افلاس
۷۳	۱۸	افتاد	دلنہاد
〃	۱۱	قران وپاک	قران پاک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۳	۱۴	عشرت اسیر	عُسرت اسیر
۷۴	۱	اوطمطراق	اور یہہ طمطراق
〃	۶	کرتاہے	کرتی ہے
۷۵	۷	گہوکے	گوکبھی
〃	۱۲	بہرہی	پیری
۷۶	۳	کاہی ترانہ	کاترانہ
〃	۱۲	سرکش	بشرکس
۷۸	۱۰	کہاہی رواج	کہتاہی راج
〃	۱۱	جوفروش سے	ہجو فروش بھی
۷۹	۱۴	گناہ	نگاہ
〃	۱۶	توہی	تُوبہی
۸۱	۹	جونہوتے	خونہوتے
〃	۱۸	عدواپنا	عدولینا
〃	۱۹	مانذکا	ماندن کا
۸۲	۱	چشم کوکون	چشم نے کیون آج
۸۳	۱	جوملا	ملاجو
〃	۱۳	جان	حاضر
۸۴	۵	غرب کو	عرب کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۰	نی اگر	کی گر
۸۹	۱۳	دہکیتی ہم گریاوری	دہکتے گریاوری
۹۲	۱۴	زرہے	زرسے
۹۸	۱۲	ہی خوشرہی	ہی خوشتر تہی
״	۱۵	سنعقد	معتقد
۱۰۲	۳	کاجہاڑون	کاہی جہاڑون
۱۰۴	۱۶	شہ نے ددار	شہ نے روداد
۱۰۵	۷	یہہ تو	پہر تو
״	״	سنعقد	معتقد
۱۰۶	۸	داور	داورا
״	۱۷	فرار	قرار
۱۰۸	۱	سن	اسن
״	۸	خدای رضابر	رضائے خداپر
۱۱۲	۸	دیوان	ایوان
۱۱۳	۱۶	ہرکی مد	کی ہرمد
״	۱۸	رتبہ تیرا	رتبہ تو
۱۳۰	۹	ذکرسونی	ذکرگک ہونسی
۱۲۵	۲	کرتی ہین	کرتی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۷	۱۰	اینجا	انکی
۱۲۸	۳	یہ حضرت	یہہ کہتے تہے
۱۳۱	۴	تیرا	میرا
״	۱۰	شکستہ	بشکستہ
۱۳۷	۱۲	حنسن	حسن
۱۳۹	۱۰	گردان خوکاں	گردون ہے
״	۱۶	ضعف	ضعفا
۱۴۰	۷	گہر	گر
۱۴۳	۹	قائل اکنار	قابل اکنار
״	۱۷	ہای غفلت کا	ہای کا غفلت کا
۱۴۴	۴	جسکی	جسکو
״	۱۵	شعار	شمار
۱۴۵	۸	نظر	سفر
۱۵۰	۱۹	اورجہان	اورجان
۱۵۶	۷	امامت کو	امامت کا

تمت